# موت کے بعد

# حیاتِ انبیاء علیہم السلام و شہداء رحمہم اللہ



موت کے بعد حیاتِ انبیاء علیہم السلام و شہدا و اولیاء رحمہم اللہ اور
احوالِ آخرت پر مختصر مگر جامع و مدلل کتاب

مؤلف
حضرت مولانا سخاوت علی خان

میلاد پبلی کیشنز

موت کے بعد حیاتِ انبیاء علیہم السلام وشہدا واولیاء رحمہم اللہ

اور احوالِ آخرت پر مختصر مگر جامع و مدلّل کتاب

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے  مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن بعد ان کی حیات  مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

# موت کے بعد

# حیاتِ انبیاء علیہم السلام و شہداء

مؤلّف حضرت مولانا سخاوت علی خان

ملنے کا پتہ
میلاد پبلیکیشنز
داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-7220939
Mobile:0333-4503530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



| | |
|---|---|
| نام کتاب | موت کے بعد حیاتِ انبیاءؑ وشہداء |
| مصنف | حضرت مولانا سخاوت علی خان |
| سن اشاعت | اپریل 2005 |
| تعداد | 1100 |
| صفحات | 128 |
| قیمت | 45 |
| ناشر | میلاد پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور |

محمد امجد علی عطاری

دیگر ملنے کے پتے

1 مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
2 مکتبہ زاویہ دربار مارکیٹ لاہور
3 ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
4 مکتبہ غوثیہ اوکاڑہ
5 مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور
6 مکتبہ قطب مدینہ میانوالی
7 شبیر برادرز اردو بازار لاہور
8 مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ
9 مکتبہ المدینہ ملتان
10 مکتبہ فیضان رضا بصیر پور

ملنے کا پتہ

میلاد پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
☎ 042-7220939
Mobile:0333-4503530

# شرف التھدیہ

عہدِ حاضر کا وہ عظیم رہنما جو علم وعمل کا پیکر اور شریعت و طریقت کا سنگم ہے جو علماء و اصفیاء کا سرتاج اور اہل سنت کا قابل صد افتخار مقتدیٰ ہے۔

یعنی مرشد برحق شیخ ملت شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب نوری مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی اس حقیر ترتیب کو پیش کرنے کا شرف حاصل کررہا ہوں۔

گر قبول اُفتد رہے عز و شرف

سگِ بارگاہِ نوری

ابوالاظہار سخاوت علی خاں رضوی بستوی عفی عنہ

خادم دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا پوسٹ بکھر ضلع بستی (یو۔ پی)

# تقریظ جمیل

## زبدۃ العلماء قدوۃ العرفا شیخ ملت شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا
## الحاج مصطفیٰ رضا خاں صاحب نوری مفتی اعظم
## ہند لازالت شموس برکاتہم زیب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

الحمد للہ رب العالمین میں نے مولانا المحترم عزیز مکرم مولوی سخاوت علی صاحب قادری رضوی سلمہ ربہا القوی ساکن اگیا ضلع بستی مدرس مدرسہ تنویر الاسلام امرڈوبھا کا یہ رسالہ مبارکہ نافعہ کہیں کہیں سے دیکھا مجھے پسند آیا۔

مولا تعالیٰ مولانا سلمہ کی اس خدمت دینی کو شرف قبول بخشے اور مزید توفیق عطا فرمائے برادرانِ اہل سنت اسے ہاتھوں ہاتھ لیں اور ہر ہر گھر میں پہنچائیں اس کے مطالعہ سے نفع اٹھائیں۔ مجھے مولانا کا یہ رسالہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ

شب 21 ربیع الاول 85ھ

# تقریظ

## فخر الاماثل خطیب البراہین حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین خاں صاحب قادری رضوی مفتی دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی (یو۔پی)

موجودہ دور کس قدر تنگ و تاریک ہوتا جارہا ہے محتاج بیان نہیں۔ اس پر فتن و پر آشوب زمانہ میں لوگوں کے اندر جس قدر دنیوی انہماک بڑھتا جارہا ہے اور امور دینیہ جزا وسزا حساب وکتاب وغیرہ امورِ آخرت ذہنوں سے مٹتا جارہا ہے وہ تو اظہر من الشمس وابین من الامس ہے وقت کے اس اہم تقاضے کے پیش نظر سلیس اُردو زبان میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو موت و مابعد الموت واحوالِ آخرت پر مشتمل ہو اس سلسلے میں نظر انتخاب عالم لوذعی و فاضل یلمعی حضرت علامہ مولینا سخاوت علی خاں صاحب قادری رضوی دام فیضہ پر پڑی جو ایک عظیم دینی درسگاہ تنویر الاسلام قصبہ امرڈوبھا کے صدر المدرسین ہیں موصوف کی ذات اس ادارے کی حیرت انگیز ترقی اور شاندار تعلیمی و تبلیغی خدمات کی ضامن ہے۔ انتظامی مصروفیات اور درس تدریس کے مشاغل سے سخت عدیم الفرصت ہونے کے باوجود احباب کے اصرار پر اس بار گراں کو انجام دہی کے لئے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ آمادگی ظاہر فرمائی اور اپنے قلیل ترین اوقاتِ فرصت میں اس کتاب کا مسودہ تیار فرمادیا۔ جس کو دیکھ کر اور مطالعہ کر کے مجھے بے پایاں مسرت حاصل ہوئی اور اسے کے دلائل وبراہین سے تو آنکھوں میں نور اور دل میں انتہائی سرور پیدا ہوا۔ مدرسے کی مناسبت اور مضامین کتاب کی رعایت کرتے ہوئے اس مبارک کتاب کا نام تَنْوِیْرُ الْھُدیٰ فِیْ حَیَاتِ الشُھَدَاءِ وَالْمَوْتیٰ رکھا۔ حضرت مولانا مدظلہ کی یہ اولین گرانقدر تصنیف بیحد مفید ہے۔ جو اپنے اندر افادیت و تاثر کے بیش بہا لعل و گہر رکھتی ہے۔ طرز بیان عام فہم اور تطویل و اختصار مخل سے خالی ہے۔ پوری کتاب اصلاح امت کے نیک جذبہ سے پُر ہے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ انشاء المولیٰ تعالیٰ دنیائے اسلام وسنیت میں اس کا شاندار خیر مقدم کیا جائیگا۔ مولیٰ تعالیٰ قبولیت تامہ عطا فرمائے اور حضرت مصنف کے علمی وفیضان کو عام سے عام تر فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد نظام الدین عفاعنہ المتین

خادم دار العلوم تنویر الاسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرست مضامین

## پانچواں باب

# عرضِ حال

نَحمَدُہٗ وَنُصَلّیِ عَلٰی حَبِیبِہِ الکَرِیمِ

تصنیف و تالیف کی منزل کس قدر دشوار ہے یہ ارباب فن پر مخفی نہیں اس کے لیے علمی سرمایہ اور وسعت مطالعہ و فرصت وقت کی ضرورت ہے اور مجھ ناچیز کا حال یہ ہے کہ نہ علمی پونجی رکھتا ہے نہ فرصت مطالعہ اور کثرت مشاغل کے باعث گنجائشِ وقت سے بھی محرومی ہے پھر اس خاردار وادی میں کیوں قدم رکھا۔

درحقیقت اس کے محرک وہ ملی جذبات تھے جو امام جلیل علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور کے مطالعہ کے دوران پیدا ہوئے جو حقیقت میں موتی و قبور کے حالات میں شرح الصدور ہے۔ جو نصیحت آمیز وعبرت انگیز اور ہیبت ناک حالات و واقعات اور حصول فلاح و مراتب کے گرانقدر مبشرات کا مجموعہ ہے۔ اس کے اندازِ ترغیب و ترہیب کو دیکھ کر یہ خواہش ہوئی کہ اگر پوری کتاب کو اردو کا جامہ پہنا دیا جائے تو قوم کے پاس یہ ایک قیمتی سرمایہ بے حد مفید ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اہل سنت کے قلمکاروں میں کسی نے ابھی ایسے اصلاحی مضمون کی جانب توجہ نہیں فرمائی۔ ہمارا سُنی طبقہ اس موضوع پر شدت سے تشنگی محسوس کر رہا ہے۔

لیکن مجھ جیسے عدیم الفرصت وکم مایہ کے لیے علی الاستعاب اس کتاب کا ترجمہ کر ڈالنا ناممکن کی حد تک دشوار تھا۔ مگر احباب کے پیہم اصرار اور تکمیل جذبہ کی خاطر اس مُبارک کتاب کے اہم و مفید اقتباسات کی تدوین شروع کر دی اور رات کے آرام کا حصہ اس کام کے لیے وقف کر دیا...... بحمدہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ شرح الصدور کے علاوہ دیگر کتبِ معتبرہ کے تعاون سے قلیل وقفے میں ایک مسودہ تیار ہو گیا

ہے جس کو دیکھ کر خطیب العصر علامہ جلیل حضرت مولانا نظام الدین خان صاحب قبلہ قادری رضوی نے بے حد پسند فرمایا۔ مگر اپنی اس کج مج تحریر پر خود کو اعتماد و تسکین کیسے حاصل ہو یہ فکر دامن گیر رہی کہ بلا تنقید و تبصرہ کے شائع کر دینا بمصداقِ مَنْ صَنَّفَ هَدَفَ کے اپنے آپ کو چوگان گاہ میں مرکز نشانہ بننا ہے لہٰذا کسی مخلص مُنقدِ کی تنقید کو ضروری خیال کیا اور اس کے لیے اکابرین میں سے کسی ہستی کو تکلیف دینے کی بجائے میری نگاہ انتخاب اپنے قریبی مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف کے صدر المدرسین بدر العلما حضرت علامہ بدر الدین احمد صاحب رضوی کی ذات گرامی پر پڑی۔ جو صاحب تصانیف بھی ہیں اور جن کے ہمراہ چار سال کی مدت تک گلشن اشرفیہ مبارکپور کا دور طالب علمی بھی گزر چکا ہے۔ چنانچہ مولانا موصوف نے نہ صرف اپنے ہی دیکھنے پر اکتفاء فرمایا بلکہ تقریباً فیض الرسول کے پورے اسٹاف کو بھی دکھایا اور سب نے بے لوث مخلصانہ تنقیدی نظر سے مطالعہ کیا اور اپنے بیش بہا و مفید مشوروں سے میری راہنمائی فرمائی۔ فَجزَاهُمُ الْمَوْلٰی تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاء جب مسوّدے کی تیاری کی اطلاع حجت الخلف بقیت السلف جامع معقول و منقول استاذ گرامی حضرت علامہ الحاج الحافظ مبین الدین صاحب قبلہ امروہوی شیخ الحدیث مظہر السلام بریلی کو ہوئی تو حضرت نے بار بار تاکید فرمائی کہ مسودہ مجھے ضرور دکھانا۔ اس لیے بذریعہ رجسٹری موصوف کی خدمت میں حاضر کیا۔ حضرت کا طلب مسوّدہ سے مقصد یہ تھا کہ اس پر شیخ ملت شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتیِ اعظم ہند مدظلہ العالی کی مبارک تقریظ حاصل کر لی جائے خود میری بھی یہی تمنا تھی مگر یہ کام حضور کے اخلاق کریمہ سے جس قدر آسان تھا اس سے کہیں زیادہ دشوار بھی کیونکہ حضرت کے اوقات مبارکہ نفع رسانی عوام میں اس قدر گرے ہوتے ہیں کہ صبح سے ۱۲ بجے شب تک خواص کو بدقت موقع میسر ہو پاتا ہے۔ اُستادِ محترم بار بار فرماتے گھبراؤ نہیں دیر آید درست

آید۔ الحمد للہ۔ آپ کی کوشش بار آور ہوئی اور حضور مفتی اعظم دامت برکاتہم کے دعائیہ کلمات طیبات حاصل ہو گئے جو اس رسالہ کے لیے باعث صد افتخار ہیں (کسی اور کو شاذ و نادر ہی یہ شرف حاصل ہوا ہو فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ)

ناقدین حضرات کی تنقیدات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مبیضہ شروع کیا تو احادیث و واقعات کو صحاح و دیگر کتب معتبرہ کے حوالہ جات مع قید صفحہ درج کرتا رہا تا کہ خواص و عوام ہر ایک یکساں طور پر مستفید ہو سکیں اور رسالہ کو پانچ ابواب پر منقسم کر دیا مولیٰ تعالےٰ ناچیز کی ان حقیر کاوشوں کو اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل شرف قبولیت بخشے اور نفع بخش فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

## تشکّر

بڑی ناحق شناسی ہوگی اگر اپنے کرم فرماؤں کا شکریہ نہ ادا کروں بالخصوص رفیق معظم حضرت مولانا نظام الدین خاں صاحب قادری رضوی جنہوں نے حوالہ کتب کی تتبع و تلاش میں کافی اعانت فرمائی اور اُستاد مکرم حضرت علامہ الحاج الحافظ مبین الدین صاحب و حضرت مولانا بدر الدین صاحب رضوی و حضرت مولانا حکیم محمد نعیم الدین صاحب صدیقی و سُلطان القلم حضرت مولانا محمد صابر صاحب نسیم بستوی ان حضرات کی مخلصانہ تنقیدات و تقریظات نے رسالہ کے معنوی حسن و جمال میں چار چاند لگا دیئے۔ میں ان تمام محسنین کا انتہائی ممنون ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کی دینی خدمات کو بیش از بیش فرمائے۔ آمین۔

نہ نازم بسرمایہ فضل خویش　　　بدریوزہ آوردہ ام دست پیش

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ ھٰذَا وَاجْعَلْہُ نَافِعًا لِّلْمُسْلِمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ۔

فقیر ابو الظہار سخاوت علی خان رضوی عفی عنہ

2 رجب المرجب 1385ھ

## پہلا باب

# زندگی کا مشاہدہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً وَّ فَضَّلَ الشُّھَدَاءَ وَالصُّلَحَاءَ عَلٰی عَامَۃِ الْمَوْتٰی وَجَعَلَ لَھُمُ الدَّارَجَاتِ الْعُلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَنْبِیَاءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی الَّذِیْ بَشَّرَ بِاَنَّ لِلشُّھَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْوَاعًا مِّنَ الْفَضَائِلِ الْعُلْیَا وَ بِاَنَّ فِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ نَفْعًا لِّلْمَوْتٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْکُمَلَاءِ الْمُجْتَبٰی وَ اَصْحَابِہٖ ذَوِی الْفَضْلِ وَالتُّقٰی وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (پارہ 4 رکوع 8)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انھیں مردہ نہ خیال کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر خریدۂ عالم دوام ما!

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو![1] اس دنیا میں ہر وجود کے لئے عدم اور ہر زندگی کو نیستی یقینی ہے۔ جسے حیات ملی ہے۔ اس کو موت سے ضرور ہمکنار ہونا ہے۔ یوں تو زندگی پانے میں سب لوگ برابر ہیں لیکن ہمارا روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ زندگی گزارنے میں ان کے درمیان فرق ہے۔

چنانچہ ایک شخص اس حال میں زندگی بسر کرتا ہے کہ اگر شام کو پیٹ بھر کھانے کا انتظام ہے تو صبح کے لئے محتاج ہے۔ اور دوسرا اس عالم میں ہے کہ اس کی تجوری میں

لاکھوں اور کروڑوں کی رقم پڑی ہوئی ہے۔ ایک انسان سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے چھپر کے مکان کا محتاج ہے۔ مگر دوسرا اس کے پڑوس میں ہی عالیشان کوٹھیوں اور حویلیوں میں عیش وعشرت کر رہا ہے۔ اگر ایک برسرِ اقتدار صاحب تخت وتاج ہے تو دوسرا خدمت کا پٹکا کمر میں لگائے ہوئے دروازے پر حکم حاکم کا منتظر ہے۔ یہ تو ظاہری عروج وزوال کا منظر ہے یہاں سے ہٹ کر روحانیت کی طرف نظر ڈالیئے تو ایک طرف بت کدوں میں تو ہمات کے پجاری آنکھیں بند کئے ہوئے نظر آرہے ہیں تو دوسری جانب مساجد میں معبود حقیقی کے سامنے خلوص ومحبت سے عابدوں کی پیشانیاں مزے لے لے کر زمین سے چپک رہی ہیں۔ ایک فسق ومعصیت میں ڈوبا ہوا نظر آرہا ہے تو ایک کی پیشانی نور عبادت سے جگمگا رہی ہے۔ ایک کم ہمتی کے سبب مکان میں اہل وعیال کے حلقے میں اعزاہ واحباب کی نظروں کے سامنے بستر مرگ پر کراہ کراہ کر بیوی بچوں پر پیار ومحبت کی نگاہ ڈالتے ہوئے نصیحت ووصیت کرتے ہوئے زندگی کا آخری سفر کر رہا ہے۔ یار واحباب اپنے کاندھوں پر سوار کر کے احتیاط وحفاظت سے قبر میں دفن کر دیتے ہیں۔ مگر دوسری جانب ایک انسان اپنے اعزاہ واحباب وبیوی بچوں سے دور وطن سے دور معرکہ جنگ میں کفار ومشرکین کی للکار کا جواب دے رہا ہے۔ اعلاءِ کلمۃ الحق کے لئے سردھڑ کی بازی لگا رہا ہے اور عزم واستقلال کے ساتھ پرچم اسلام لئے ہوئے میدان میں مردانہ وار باطل کی آہنی دیواروں سے ٹکرا کر زندگی کی آخری سانس اور خون کا آخری قطرہ حمایت دین پر قربان کر رہا ہے۔ نہ تو وہاں پر غمخواری کے لئے اعزہ واحباب ہیں نہ رنج والم سے کے آنسو بہانے والے اہل وعیال ہیں لاش خاک وخون میں لت پت بے گور وکفن میدان میں پڑی ہوئی ہے۔

حیات وممات کے اس تفاوت کا ہم شب وروز مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان کی زندگی نہ دنیوی اعتبار سے برابری ہے نہ مذہبی حیثیت سے اور نہ موت وحیات کے اعتبار سے تو کیا مرنے کے بعد سب یکساں حالت میں ہو جائیں گے؟

ہرگز نہیں یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو جیسا عمل کرے گا اسی اعتبار سے وہ جزا کا مستحق ہوگا۔

چنانچہ قرآنِ کریم کی آیۂ مبارکہ اسی فرق مراتب کی طرف اشارہ فرمارہی ہے۔

کہ دنیا کے اندر زندہ رہنے میں تو سب برابر ہیں مگر طرزِ زندگی جدا جدا ہے۔ اسی طرح موت تو سب کو آئے گی لیکن جو حالات مرنے کے بعد پیش آئیں گے ان میں فرق وامتیاز ہوگا۔

ایک جماعت اللہ کے محبوبوں اور شہیدوں کی ہے جن کی ایک خاص امتیازی شان ہے ان کی موت کا یہ عالم ہے کہ صرف وعدہ الٰہیہ پورا ہونے کے لیے ان پر موت طاری ہوتی ہے پھر اس موت کے بعد ان کے لیے حیات ہی حیات ہے بلکہ ان کی حیات برزخی حیات دنیوی سے بدرجہا بہتر ہے افضل ہے ان کی روحانی قوت اور بڑھ جاتی ہے وہ جنت کی سیر وتفریح کرتے ہیں اور دنیا والوں کی امداد واعانت بھی' ان کی زندگی کا یہ عالم ہے کہ قرآن فرماتا ہے' اے لوگو! میرے ان محبوبوں کو مردہ کہنا تو درکنار ان کے مردہ ہونے کا اپنے دل میں خیال بھی نہ کرو۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ ان کی زندگی کو تم اپنے شعور کی خامی اور عقل کی کمزوری کے باعث سمجھ نہیں سکتے۔

حیاتِ شہداء کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ شہداء کی برزخی زندگی جسمانی ہے کیوں کہ رُوح تو ہر مومن، مشرک اور ہر عاصی ومطیع کی زندہ رہا کرتی ہے پھر قرآنِ مجید کا شہداء کی حیات کو اس شدومد کے ساتھ بیان فرمانا اور انہیں مردہ کہنے بلکہ مردہ خیال کرنے سے بھی روکنا اور انہیں رزق دیئے جانے کا اعلان کنا کوئی معنی ضرور رکھتا

ہے ورنہ رُوح کی حیات میں توسب مساوی ہیں۔ شہداء کی اس میں کیا تخصیص ہے لہذا ثابت ہوا کہ شہداء کی زندگی جسمانی زندگی ہے غور کیجئے کہ جب شہداء کی یہ شان ہے تو ابنیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ حیات کیا ہوگی۔ اب ہم یہاں سے انبیاء علیہم السلام اور شہداء کی زندگیوں کے متعلق الگ الگ بابوں میں مدلل بیان کریں گے۔

## حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے　　مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد انکی حیات　　مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ انکا　　جسم پر نور بھی روحانی ہے
یہ ہیں حیّ ابدی ان کو رضا　　صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ)

1. ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام بالخصوص رحمت اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیاتِ حقیقی جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔
2. اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔
3. نمازیں پڑھتے ہیں،
4. گونا گوں لذتیں حاصل کرتے ہیں،
5. سنتے ہیں۔
6. دیکھتے ہیں۔
7. جانتے ہیں۔
8. کلام فرماتے ہیں اور۔
9. سلام پیش کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔

10، چلتے پھرتے اور

11، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں،

12، جس طرح چاہیں تصرفات فرماتے ہیں۔

13، اپنی اُمتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور

14، مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔

15، اس عالم دنیا میں ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ بہت سے خوش نصیبوں نے بارہا ان کے جمال جہاں آراء کی زیارت کی اور ان کے انوار سے مستنیر ہوئے۔

## زمین پر انبیاء کا جسم حرام ہے

1۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ حضورِ اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک آپ زندہ ہیں اس وقت تک تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپ کی خدمت میں ہمارا درود پیش کیا جاتا ہے لیکن یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آپ انتقال فرمائیں گے۔ اور قبر میں آپ کا جسم مقدس بوسیدہ ہو جائے گا تو اس وقت کس طرح ہمارا درود آپ تک پہنچے گا۔ یہ سن کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَ نْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ

"بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو خراب کرے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں۔"

2۔ ابویعلی نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی حیات الانبیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ (انباء الاذکیا)

انبیائے کرام علیہم السلام اپنی (نورانی) قبروں میں زندہ ہیں اور وہاں نماز پڑھتے ہیں۔

3۔ موسیٰ علیہ السلام

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرٰی بِہٖ مَرَّعَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ

(رواہ جلد 2 ص 268 مسلم۔ انباء الاذکیا)

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے۔

4۔ امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَقَدْرَأَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَامُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَارَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَ ۃٍ وَاِذَا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ وِاذَاابْرَاھِیْمُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَہَ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ (انباء الاذکیاء)

بے شک میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا۔ ناگاہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ہلکے بدن اور گھونگھریالے بال والے ہیں گویا وہ قبلہ شنوۃ کے لوگوں میں سے ہیں اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا سامنا ہوا تو وہ (بھی) نماز میں کھڑے تھے اور یوں ہی ابراہیم علیہ السلام نماز میں کھڑے تھے ان کے ہم شکل سب سے زیادہ تمہارے آقا ہیں (اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات پاک مراد لی ہے) پھر نماز کی تیاری ہوئی ہے میں نے انبیاء کرام کی امامت کی۔

5۔ دربار محبوب اور ہمارا درود

امام اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی کہ

جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی شب میں مجھ پر سو ۱۰۰ بار درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی ستر ضرور تیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ اس درود شریف پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس درود کو قبر میں میرے سامنے پیش کرے گا جس طرح تمہارے سامنے ہدیے پیش کئے جاتے ہیں۔

اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیَاتِ

بیشک میرا علم وصال کے بعد ایسا ہی ہے جیسے دنیا کی زندگی میں ہے۔

6۔ عَنْ عَمَّارٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ اِسْمَاعَ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ فَمَا مِنْ اَحَدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا بَلَّغَنِیْھَا

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اس کو تمام مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت بخشی گئی ہے وہ فرشتہ میری قبر کے پاس کھڑا رہے گا تو جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا۔ وہ فرشتہ مجھ تک پہنچاتا رہے گا۔ (انباء الاذکیا للسیوطی)

## 7۔ مزار پاک سے اذان کی آواز

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَۃَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَیَّامَ الْحَرَّۃِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنگ حرۃ (یعنی جب یزیدی فوج نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی) مسجد نبوی شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف میں ہی تھا اور ہر نماز کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پاک سے میں اذان اور اقامت کی آواز سنتا تھا۔

## 8۔ عیسیٰ علیہ السلام

ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

لَينزِلَنَّ عِيسَى بنُ مَريَم ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبرِى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَاجُبْتُهُ

(انباء الاذکیا)

میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عیسی بن مریم ضرور (آسمان سے) نازل ہوں گے۔ اس کے بعد اگر وہ میری قبر پر آکر یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ کر پکاریں تو میں انھیں ضرور جواب دوں گا۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات جسمانیہ مبارکہ کے ثبوت میں جنت کے آٹھ ابواب کے عدد کی مطابقت میں آٹھ مبارک حدیثوں کے ذکر پر اکتفاء کرتا ہوں جن سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہوگیا کہ یہ مقدس ہستیاں زندہ جاوید ہیں اور عبادت الٰہیہ میں مشغول ہیں اور بالخصوص سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود شریف پیش کرنے والے امتیوں کے درود کو سنتے اور سلاموں کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

اب دلائل کے اخیر میں حجت تامہ قائم کرنے کے لئے دیو بندی مکتبہ فکر کی دو مسلمہ اور متفقہ کتابوں کی عبارات کا نقل ضروری خیال کرتا ہوں۔

المهندص 13 عند ناوعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه واله وسلم حى فى قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه واله وسلم دنيوية من غيرتكليف وهى مختصة به صلى الله عليه واله وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم الشهداء لابرزخية كماهى حاصلة لسائر المومنين بل لجميع الناس (المهند عربى)

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات (زندگی) دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں جو کہ حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ (المہند اردو)

دیکھا آپ نے المہند کی مذکورہ عبارت میں نہ صرف خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء کرام وشہدا اسلام کی دنیا کی سی زندگی کا صاف صاف لفظوں میں اقرار ہے سچ ہے حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے۔

الفضل ماشهدت به الاعداء

شاہ ولی اللہ صاحب

فیوض الحرمین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی وہ کتاب ہے جس میں انھوں نے دربارِ خداوندی عزوجل ودربارِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیوض وبرکات حاصل ہونے کا تذکرہ کیا ہے ذیل کی عبارات اسی کتاب سے اخذ شدہ ہیں۔ فرماتے ہیں۔

لمادخلت المدينه المنوره ذرت الروضة المقدسة على صاحبها افضل الصلوة والتسليمات رائيت روحه صلى الله عليه واله وسلم ظاهرة بارزة لا فى عالم الارواح فقط بل فى المثال القريب من الحس

(فیوض الحرمین ص ۲۷)

جس وقت میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کی تو آپ کی روح مبارک ومقدس کو ظاہر میں کھلم کھلا دیکھا صرف عالم ارواح میں نہیں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

وَرَأَيْتُهُ صلى الله تعالى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَكْثَرِ الْاُمُوْرِ يُبْدِىْ لِىْ صُوْرَتَهُ الْكَرِيْمَه الَّتِىْ كَانَ عَلَيْهَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اِنِّىْ طَامِحُ الْهِمَّةِ اِلٰى رُوْحَانِيَّةٍ لَا اِلٰى جِسْمَانِيَةٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ فَتَفَطَّنْتُ اِنَّ لَهُ خَاصِيَةً مِنْ تَقْوِيْمِ رُوْحِهِ بِصُوْرَةِ جَسَدِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَنَّهُ الَّذِىْ اَشَارَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهِ اَنَّ الْاَنْبِيَاءِ لَايَمُوْتُوْنَ وَاَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ وَيُحَجُّوْنَ فِىْ قُبُوْرِهِمْ وَاَنَّهُمْ اَحْيَاءٌ اِلٰى غَيْرِ ذَالِكَ

(فیوض الحرمین ص ۲۸)

دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر امور میں بار بار اصلی صورت

مقدسہ میں حالانکہ میری پوری خواہش یہ تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں عالم روحانیت میں دیکھوں نہ کہ جسمانیت میں پس میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کا خاصہ ہے کہ روح کو صورت جسم میں فرمادیں اور یہ وہی بات ہے جس کی طرف حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء مرتے نہیں (بلکہ زندہ رہتے ہیں) اور قبروں میں نماز پڑھتے اور حج کیا کرتے ہیں اور وہ زندہ ہیں وغیر ذالک

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! غور کیجئے۔ کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ جاوید ہونے کو مانتے ہیں اور حیاتِ طیبہ مبارکہ کے ثبوت میں حدیث پاک میں برہان بھی قائم کررہے ہیں اور خود زیارتِ مقدسہ سے بارہا فیضیاب ہونے کا اقرار فرمارہے ہیں کسی نے سچ کہا ہے۔

وہ زندہ جاوید نبی زندہ رہے گا  اور اس سے جو انکار کرے بوجہلی ہے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ملاحظہ فرمانا

اسی فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ محدث صاحب اور آگے دوسرے مشہد میں بیان فرماتے ہیں کہ

لَمْ یَزَلْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ وَلَا یَزَالُ مُتَوَجِّهًا اِلَی الْخَلْقِ مُقْبِلًا اِلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ (فیوض الحرمین ص ۳۰)

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ مخلوق کی جانب چہرہ مبارکہ فرماتے رہیں گے۔

لہٰذا آپ حیاتِ جسمانیہ کے ساتھ زندہ رہنے کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ آپ رحمت للعلمین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے اس شعر کا ترجمہ فرمایا ہے ملاحظہ کریں۔

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں  شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم     کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

شاہ ولی اللہ صاحب اور آگے چل کر فرماتے ہیں کہ

رَأَیْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْشَرِحُ اِنْشِرَاحًا عَظِیْمًا لِمَنْ صَلّٰی علیه او مد حه ورایته صلی الله علیه واله وسلم بارزا مفیضا فیض الصحبة کمثل الشائغ الصوفیه فی مجالس الا فاضة وانابین یدیه

(فیوض الحرمین ص ۳۳)

میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ جب کوئی آپ کی خدمت میں درود پاک کا تحفہ بھیجتا ہے یا نعت پاک پیش کرتا ہے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرین بارگاہ کو خوان نعمت سے کھم کھلا فیضیاب فرماتے ہیں جیسے کہ صوفیاء حضرات اپنی مجلسوں میں فیض رسانی فرماتے ہیں اور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو حاضر تھا۔

امام بیہقی کی حیات الانبیاء اور علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی کی انباء الاذکیا سے نقل کردہ احادیث مبارکہ اور مذکورہ دونوں کتابوں المہند و فیوض الحرمین کی عبارات سے واضح طور پر حیاتِ طیبہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کا ثبوت ہو چکا۔ ان تصریحات کے باوجود کوئی ہٹ دھرم ہی ہوگا جس کو شک وشبہ باقی رہ جائے یا بطور بغض وعناد انکار کی مجال کر سکے۔

گر بیند بروز شپرہ چشم     چشمہ آفتاب راچہ گناہ

## ناخلف

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فیوض الحرمین کے اندر کس قدر کھلے الفاظ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت پاک کو بیان کیا اور حیاتِ جسمانیہ کا اقرار کیا اور حدیث شریف سے استدلال

لائے ہیں مگر انھیں کے خاندان کا انکا ایک ناخلف پوتا اسماعیل دہلوی ہے جس نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں حضور علیہ السلام کو مردہ بتایا اور اپنے اس گندے خیال کی نسبت سرکار کی طرف کردی۔

یعنی میں بھی ایک دن مرکرمٹی میں ملنے والا ہوں۔ معاذ اللہ، نعوذ باللہ

(تقویۃ الایمان ص 112، مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

معمولی پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ مٹی میں ملنا تباہ و برباد ہو جانے، سڑگل جانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حرام فرمایا کہ وہ انبیاء کے اجسام (طیبہ) کو کوئی گزند پہنچائے۔

ایک جانب یہ صریح حدیث ہے دوسری جانب تقویۃ الایمان کی عبارت ہے دیکھئے کس قدر فرمانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کررہی ہے کم از کم یہ شخص اپنے دادا کی فیوض الحرمین ہی کا اگر مطالعہ کرلیتا تو باپ دادا کی مخالفت تو نہ لازم آتی۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو پھر پسر لائق میراث پدر کیونکر ہو

## جسم اطہر کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب درثمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ

اَخْبَرَنِیْ وَالِدِیْ اَنَّهٗ کَانَ مَرِیْضًا فَرَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ کَیْفَ حَالُکَ یَابُنَیَّ ثُمَّ یَسَّرَهٗ بِالشِّفَاءِ وَاَعْطَاهُ شَعْرَتَیْنِ مِنْ شُعُوْرِ اللِّحْیَتِهٖ فَتَعَافٰی مِنَ الْمَرَضِ فِی الْحَالِ وَلَقِیْتُ التَّسْعَتَانِ عِنْدَهٗ فِی الْیَقْظَةِ فَاَعْطَانِیْ اَحَدُ هُمَا فَهِیَ عِنْدِیْ

شاہ ولی اللہ صاحب اپنے والد ماجد شاہ عبد الرحیم صاحب علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بیمار تھا جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے کرم فرمایا اور خواب میں زیارت کے شرف سے نوازا اور مجھ سے حال دریافت فرمایا کہ بیٹا کیسی طبیعت ہے۔ شفایابی کی بشارت دے کر دو موئے مبارک اپنی ریش پاک سے عطا فرمائے میں اسی وقت تندرست ہو گیا۔ سارا مرض دور ہو گیا اور دو عدد بال شریف جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عنایت فرمائے تھے بیداری کے بعد اُن کے پاس موجود رہے پھر حضرت والد صاحب نے ایک بال مجھ کو عنایت فرمایا جو میرے پاس اب تک موجود ہے۔

انفاس العارفین میں شاہ ولی اللہ صاحب نے اس واقعہ کو مفصل طور پر تحریر فرمایا ہے اس میں سینہ پاک سے لپٹانے اور درازی عمر کی دعا وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔

(الاستشفاء والتوسل ص ۹۴)

## موئے مبارک کا اعجاز

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ان موئے مبارک کے خواص و اعجاز کے بیان میں فرماتے ہیں کہ دونوں موئے مبارک آپس میں لپٹے ہوئے رہتے تھے۔ لیکن جب دُرود پاک پڑھا جاتا تو دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے۔

دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تین منکر امتحان کے لیئے آئے میں ان کی بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے دیکھنے کی اجازت نہیں دی۔ بہت بحث و مباحثہ کے بعد جب دونوں موئے مبارک کو باہر دھوپ میں نکالا گیا تو فوراً بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ سخت گرمیوں کا زمانہ تھا۔ بادل کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔ یہ منظر دیکھ کر ان تینوں میں سے ایک نے بے ادبی گستاخی سے توبہ کر لی لیکن اِس کے دو ساتھیوں نے کہا کہ یہ اتفاقی بات ہے بادل ظاہر ہو گیا۔ لیکن جب دوبارہ باہر لے جایا گیا تو فوراً پھر ابر نے ظاہر ہو کر سایہ کر لیا اس مرتبہ ان دونوں میں سے ایک توبہ کر کے راہِ راست پر آ گیا۔ مگر ایک اب بھی بولا کہ یہ امر اتفاقی ہے جب تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں موئے

مبارک کو لایا گیا تو اس بار بھی ابر نے ظاہر ہو کر سایہ کر لیا۔ اب اس تیسرے شخص نے بھی بے ادبی اور گستاخی سے توبہ کر کے راہِ ہدایت اختیار کی فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِکَ

تیسرا اعجاز یہ ہے کہ ایک مرتبہ کثیر تعداد میں لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لیے میرے پاس آئے میں نے چاہا کہ قفل کھول کر موئے مبارک تو نکالوں مگر باوجود پوری کوشش کے قفل نہ کھلا مراقبہ کرنے پر پتہ چلا کہ اس مجمع میں کوئی جنب (ناپاک) ہے۔ فوراً میں نے سب کو طہارت کا حکم دیا جب وہ ناپاک شخص بھی باہر گیا اب قفل کو جو ہاتھ لگایا تو آسانی سے کھل گیا اور سب نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔

(الاستشفاء والتوسل ص ۹۵)

سبحان اللہ اس نورانی بیان کے سننے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے لیکن

آنکھ والا تیرے جلوؤں کا تماشا دیکھے دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

جس کے قلب کا ایمانی بلب شارٹ ہو چکا ہو قلب ظلمت کدہ بن چکا ہو اس کے سامنے لاکھوں انوار ساطعہ براہین قاطعہ موجود ہوں کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا۔ حجت اور دلیل کی ٹانگیں لڑایا ہی کرے گا۔ مگر جس کا دل ایمان و محبت سے لبریز ہے وہ تو یہ ہی کہے گا۔

حجت کو چھوڑ چشمِ عقیدت سے دیکھ لے

زندہ ہے بال بال رسُولِ کریم کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## نورانی مصافحہ

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء میں بیان فرماتے ہیں کہ امام اجل قطب اکمل حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال حاجیوں کے

واسطے سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت پاک میں سلام کا ہدیہ بھیجتے۔ جب خود حج کے لیے گئے اور روضۂ مقدسہ پر حاضری ہوئی تو مزار پاک کے قریب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ........ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک دور تھا تو اپنی روح بھیج دیتا تھا۔ تا کہ حاضر ہو کر میری نیابت میں زمین بوس ہوا کرے لیکن اس مرتبہ جسم کی باری ہے کہ وہ خود حاضر ہوا لہٰذا اب یہ عرض ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دست مبارک کو مزار پُر انوار سے باہر نکالیے تا کہ میں بوسہ دوں حضرت احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کا یہ عرض کرنا تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ مزار پاک سے باہر ظاہر ہوا اور شیخ احمد کبیر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر مصافحہ اور دست بوسی سے شرف حاصل کیا۔ (ابر المقال ص ۱۲۲ امام احمد رضا)

علامہ جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ جس وقت یہ واقعہ ہوا ہے اس وقت نوے ہزار آدمیوں کا مجمع مشاہدہ کر رہا تھا جس سے ایک ہل چل پڑ گئی[1] کہاں ہیں وہ لوگ جو سرکارِ ابد قرار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم ہی جیسے ہیں ان کے لیے احمد کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ جس پر فرشتوں کو بھی رشک آ گیا ہو گا۔ قابل نصیحت و باعثِ عبرت ہے۔

## باطل حدیث:۔

اللہ کے ولی محبوب بارگاہ ایک مرتبہ ایک شیخ الحدیث کے درس میں تشریف لائے تو شیخ الحدیث نے ایک حدیث پڑھنا شروع کی اور کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔

توان اللہ والے بزرگ نے فرمایا یہ حدیث باطل ہے سرکار نے ہرگز یوں نہیں فرمایا وہ شیخ الحدیث بولے کہ آپ نے ایسا کیوں فرمایا اور آپ کو کس طرح پتہ چلا کہ یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان نہیں ہے۔ ان بزرگ نے جواب دیا۔

هٰذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عَلٰی رَاسِکَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ هٰذَا الْحَدِیْثَ

ترجمہ:۔ یہ دیکھو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے سر پر کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں نے ہرگز یہ حدیث نہیں کہی۔

محدث صاحب یہ سن کر حیران رہ گئے تو ان بزرگ نے فرمایا کیا تم بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہتے ہو تو لو دیکھ لو۔ چنانچہ جب محدث صاحب نے نظر اوپر اٹھائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا۔ اور دیدار سراپا نور سے مشرف ہو گئے۔

(فتاوی حدیثیہ ص 212)

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! بلاشبہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں مگر دیکھ لینا ہر شخص کی نگاہ کا کام نہیں۔ اولیاء کرام بزرگان دین جن کی نگاہوں سے حجابات اُٹھ چکے ہیں وہ حضرات سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سراپا انوار سے ہمہ وقت فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میزان شریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ عارف باللہ ابوالحسن شاذلی اور ان کے شاگرد ابو العباس مرسی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَوِاحْتَجَبْتُ رُوْیَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُرْفَةَ اَعْیُنٍ مَّا اَعْدَدْنَا اَنْفُسَنَا مِنْ جُمْلَةِ الْمُسْلِمِیْنَ

اگر ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے کو مسلمان ہی نہ سمجھیں۔

(العذاب الشدید ص 126)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو غور کیجئے ۔ کہ بزرگانِ دین کا یہ حال ہے کہ بہت سے محبین ایسے ہیں کہ جو ہمہ وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں اور ایک پلک مارنے کی بھی غَیبُو بَت یہ حضرات اپنے لئے روانہیں رکھتے ۔

## آدھی روٹی :۔

شیخ ابوالخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا پانچ دن گزر گئے مگر کوئی چیز کھانے کو نہ ملی گنبدِ خضرٰی پر حاضری دی ۔ مزار پاک کے قریب کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں سلام کا نذرانہ پیش کیا اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کیا ۔ اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں یہ درخواست پیش کر کے مسجد نبوی شریف میں ممبر کے قریب آ کر سو گیا

فَرَأَیْتُهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ وَابُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَمِیْنُهُ وَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ شِمَالِهٖ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَحَرَّکَنِیْ عَلِی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ قَالَ لِیْ قُمْ فَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ وَقَبَّلْتُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَدَفَعَ اِلَیَّ رَغِیْفًا فَاَکَلْتُ نِصْفَهٗ وَ اِنْتَهَبْتُ وَ فِیْ یَدِیْ وَاللّٰهِ نِصْفُهٗ

(روضۃ الریاحین اللیافعی مصری ص 124)

میری قسمت جاگی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کی داہنی جانب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ اور بائیں جانب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آگے آگے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

ہیں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اُٹھ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں فوراً اُٹھا اور بارگاہ میں حاضر ہو کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس پیشانی کو بوسہ دیا سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ابھی نصف روٹی کھا پایا تھا کہ بیدار ہو گیا۔ لیکن خدا کی قسم بیدار ہونے پر روٹی کا آدھا حصہ میرے ہاتھ میں موجود تھا۔

سبحان اللہ کیوں نہ ہو کہ شیخ ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی درخواست قاسم نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں پیش کی تھی جس دربار کی شان یہ ہے کہ

لا وَربِّ العرشِ جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

گدا کی جھولی تنگ ہو جاتی ہے لیکن داتا کی عطا میں کمی نہیں جس کو جو کچھ ملتا ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے دربار سے تقسیم ہو کر ملتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ

انما انا قاسم واللہ یعطی رب دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
دیتا رب ہے دلاتے یہ ہیں

## خوش قسمت دیہاتی:۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے تین دن بعد ایک اعرابی آئے اور مزار پاک پر گر پڑے اس کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے جو کچھ اپنے رب سے سنا وہ میں نے آپ سے سنا اور جو کچھ آپ نے خدا سے یاد کیا میں نے آپ سے یاد کیا اور اس میں سے یہ آیت کریمہ بھی ہے کہ۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (پ5ع6)

''اگر لوگ اپنی جانوں پر (گناہ کر کے) ظلم کرلیں اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے دربار میں حاضری دیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہیں اور ان کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔''

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنے اُوپر ظلم کیا ہے اور شفاعت کی بھیک مانگنے آیا ہوں۔ آپ میرے لئے بخشش کی شفاعت فرمادیجئے فوراً مزار پاک سے آواز آئی تیری مغفرت ہوگئی۔ (راحت القلوب ص224)

اس بشارت عظمیٰ کوسُن کر وہ دیہاتی مسرت اور شادمانی کے عالم میں زبانِ حال سے یہ کہتا جاتا تھا

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤاک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

سُلطان نورالدین زنگی:۔

557ھ کا واقعہ ہے کہ سُلطان نورالدین زنگی نے ایک رات میں تین مرتبہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ جلد آؤ اور یہ دو آدمی جو کھڑے ہیں ان کے فتنہ سے مجھ کو بچاؤ سُلطان نے اپنی دانائی سے سمجھ لیا کہ معلوم ہوتا ہے مدینہ طیبہ میں کوئی عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا ہے۔ مجھے فوراً وہاں حاضری دینی چاہئے چنانچہ اسی وقت رات کے آخری حصے میں تیز رفتار سانڈنیوں پر سوار ہو کر اپنے بیس خاص آدمیوں کو ہمراہ لے کر روانہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کافی مال ودولت لے لیا لگاتار سفر کر کے سولہویں دن ملک شام سے مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر ان دونوں ملعونوں کے حاضر کرنے کی ایک تدبیر نکالی۔ اعلان کر دیا کہ مدینہ طیبہ کا ایک ایک باشندہ

سلطان کے دربار میں حاضر ہوکر سلطانی جود وکرم سے حصہ لے جائے ہر شخص باری باری سلطان سے ملتا اور مالا مال ہوکر رخصت ہوتا مگر ان آنے والوں میں کسی کو اس شکل کا نہ پایا جن کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھایا تھا۔ بادشاہ نور الدین نے کہا کہ کوئی ایسا شخص تو نہیں باقی رہ گیا جو حاضر نہ ہوا ہو۔ حاضرین نے عرض کی کہ مدینہ کے باشندوں میں تو کوئی حاضری سے نہیں رہ گیا ہاں دو مغربی عابد وزاہد ہیں جو رات دن عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتے ان کو دُنیا اور اس کے ساز وسامان سے کوئی تعلق نہیں وہ البتہ اب تک نہیں حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی لایا جائے جب وہ آئے تو بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں پہچان لیا کہ یہی ہیں جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے۔ بادشاہ نے دریافت کیا تم کہاں رہتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ کے پچھمی (یعنی مغربی) جانب رہتے ہیں۔ جب سلطان نے اتنا دریافت کرلیا تو ان کو اسی جگہ چھوڑا اور خود اس مکان میں پہنچا جس میں وہ دونوں مقیم تھے دیکھا کہ دو قرآن مجید طاق میں رکھے ہیں۔ اور چند کتابیں وعظ نصیحت کی رکھی ہوئی ہیں ایک طرف غرباء ومساکین کو دینے کے لئے کچھ غلہ رکھا ہوا ہے اور سونے کی جگہ پر چٹائی پڑی تھی سلطان نے چٹائی اٹھائی تو وہاں پر ایک گہرا گڑھا نظر آیا جو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوابگاہ کی طرف کو کھدا ہوا ہے اور اس کے ایک گوشے میں چمڑے کے دو تھیلے رکھے پائے کہرات کو مٹی اس میں بھر کر بقیع کے اطراف میں لے جاکر ڈالتے تھے یہ منظر دیکھ کر سلطان نور الدین کانپ اٹھے۔ ان دونوں کو بلا کر ڈرایا دھمکایا اور دریافت کیا کہ ایسی نازیبا حرکت کیوں کی دونوں نے اقرار کیا کہ ہم عیسائی ہیں ہم کو عیسائیوں نے مغربی حاجیوں کے لباس میں کافی مال ودولت دے کر یہاں بھیجا تھا کہ کسی حیلہ سے حجرہ شریف میں داخل ہوکر حضرت

سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کے ساتھ گستاخی کریں۔ جس رات میں یہ بدنصیب اس نقب کو قبر شریف تک پہنچانے والے تھے کثرت سے ابر آیا بارش ہونے لگی اور گرج وچمک نے زور باندھا اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا۔ جس سے وہ اپنے ناپاک ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور صبح کو سلطان نورالدین زنگی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ واقعہ کی تفصیل معلوم کر کے سلطان زاروقطار رونے لگا اور غیظ وغضب میں ان دونوں ناپاکوں کی گردن مار کر ان کے ناپاک جسموں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور روضۂ پاک کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا اور سیسہ پگھلا کر اس میں بھروا دیا تاکہ قبر شریف تک پہنچنا دشوار ہو جائے۔

(راحت القلوب ص 128-127)

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ہر زمانے میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مٹانے والے اور شانِ رسالت کے گھٹانے والے ایمان والوں ہی کے روپ میں رونما ہوتے رہے لیکن جس ذات پاک کی رفعت وبلندی کی محافظت خالقِ کائنات جل جلالہ فرمائے اس کو کون مٹا سکتا ہے۔ مٹانے کی سعی کرنے والے خود صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ اوران کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ان مذکورہ نورانی واقعات سے اگرچہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا پایا گیا۔ لیکن کوئی مسکرا کر یہ کہہ کر نکلنا چاہے کہ یہ خواب وخیال کی باتیں ہیں۔ قابل حجت نہیں تو ان کے اس راستے کو بھی بند کردوں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ (رواہ الترمذی ص 52)

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا بلا شبہ اس نے مجھی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

دوسری حدیث جس کو امام بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ (مشکوۃ ص 394)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی حقیقت میں مجھ کو ہی دیکھا)

تیسری حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ (متفق علیہ، مشکوۃ ص 394)

جس نے مجھے کو خواب میں دیکھا اس کو عنقریب بیداری میں میری زیارت میسر ہوگی (کیونکہ) شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ جس خوش قسمت کے خواب میں سرکار سراپا انوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرم فرما کر تشریف لائیں۔ تو اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی زیارت کا شرف حاصل کیا شیطان مردود حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صورت نہیں بن سکتا۔

## علماء اُمت کا اتفاق:۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مبارکہ سلوک اقرب السبیل

میں فرماتے ہیں کہ باچندیں اختلاف وکثرت مذاہب کہ دراست ہست یک کس رادریں مسئلہ خلافے نیست کہ آنحضرت علیہ السلام بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز وتوہم تاویل دائم وباقی است وبراعمال امت حاضر وناظر است ومرطالبان حقیقت راومتو جہاں آنحضرت رامفیض ومربی (جاءالحق ص134)

باوجود اس بات کے کہ کرامت میں بہت سے اختلافات اور مذاہب ہیں لیکن اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ایسی حقیقی زندگی کے ساتھ قائم ہیں کہ کسی تاویل اور مجاز کا احتمال نہیں اور امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں اور حقیقت کے طلبگاروں اور حاضرین بارگاہ کو فیض رساں اور مربی ہیں۔

یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ شرح فتوح الغیب ص 333 میں فرماتے ہیں امام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام دنیاوی حقیقی زندگی کے ساتھ زندہ اور باقی اور عمل درآمد فرمانے والے ہیں اس میں کسی کو شک وشبہ نہیں۔

امام ابن الحاج مدخل میں اور امام قسطلانی مواہب جلد دوم ص 387 فصل ثانی زیارت قبر شریف میں فرماتے ہیں۔

وَقَدْ قَالَ عُلَمَاءُ نَالَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَ حَیَاتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ مُشَاهَدَتِهٖ لَا مَّتِهٖ وَ مَعْرِفَتِهٖ . بِحَوالِهِمْ وَ نِیَّاتِهِمْ وَ عَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذَالِکَ جَلِیٌّ عِنْدَهٗ لَا خِفَاءَ بِهٖ

ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں سرکار اپنی اُمت کو دیکھتے ہیں اور ان کے حالات ونیات اور ارادوں اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بالکل عیاں ہیں اس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔

علامہ شیخ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی حنفی اپنی کتاب نورالایضاح ومراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔

وَمِمَّا هُوَ مُقَرٌّ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ مُمَتَّعٌ (اَيْ مُنْتَفِعٌ) بِجَمِيْعِ الْمَلَاذِ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ اَنَّهٗ حَجَبَ عَنْ اَبْصَارِ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ شَرِيْفِ الْمَقَامَاتِ (مراقی الفراح علی طحطاوی ص 447 مصری ونور الایضاح ص 91)

اور محققین علماء کے نزدیک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں آپ کو جملہ لذائذ وعبادات کا رزق دیا جاتا ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ان لوگوں کی نگاہوں سے آپ مجوب ہیں جو مقاماتِ عالیہ سے قاصر ہیں۔

## امام بارزی کا فتویٰ:۔

امام بارزی سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں؟

آپ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں جیسا کہ اُستاذ العلماء ابوالمنصور بغدادی فقیہ اصول شافعیوں کے شیخ نے مسائل انجاز مبین میں فرمایا کہ علماء متکلمین محققین اہل سنت کا ارشاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں اور اپنی اُمت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور گنہگاروں کے گناہ سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں تمام سرکاری غلاموں کا درود پیش ہوتا ہے۔

وَقَالَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَبْلُوْنَ وَلَا تَاْكُلُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ شَيْئًا

اور یہ بھی فرمایا کہ انبیاء بوسیدہ نہیں ہوتے اوران حضرات کے پاک جسموں کا کوئی حصہ زمین کھا نہیں سکتی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں وصال فرما گئے اور ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے مزار میں نماز پڑھتے دیکھا اور حدیث معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ میں نے

موسیٰ (علیہ السلام) کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور سیدنا آدم (علیہ السلام) کو آسمان دنیا پر دیکھا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا

مَرحبا بِابْنِ الصَّالِح وَالنَّبِیِّ الصَّالِح وَاذَاصَحَّ لَنَا هٰذَا الْاَصْلُ قُلْنَا نَبِیِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامِ قَدْصَارَ حَیًا بَعْدَ وَفَاتِهِ وَ هُوَ عَلٰی نُبُوَّتِهِ

اور جب قرآن وحدیث کی دلیلوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے تو ہم نے یقین کرلیا کہ ہمارے نبی علیہ السلام وصال فرمانے کے بعد زندہ ہیں اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت برقرار ہے۔ (انباء الاذکیا للسیوطی مترجم ص 9)

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! علماء کرام وفقہائے اسلام کی منقولہ عبارات سے سید کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد زندہ رہنے کا ثبوت مکمل طور پر ہو گیا کتاب کے طویل ہونے کا اندیشہ ہے ورنہ جس قدر احادیث نبویہ وعلمائے سلف کے اقوال و بزرگان دین کے مشاہدات اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں اگر ان ہی سب کو جمع کردوں تو بجائے باب کے اس موضوع پر خود ہی ایک مستقل کتاب ہو جائے۔ لیکن اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں جو طالب حق کے لئے کافی ووافی ہے لیکن جو برگشتہ قسمت ہیں ان کے سامنے لاکھ دلائل پیش کئے جائیں بے سود ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ سنگ پاروں سے کلمہ پڑھایا۔ گوہ سے تصدیق رسالت کرا دیا۔ درختوں سے اعلانِ نبوت کرالیا ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیا۔ لیکن سب اعجاز نبوت دیکھنے کے باوجود ابوجہل اور بوجہلیوں نے جادو ہی بتایا اور جو خوش نصیب ہستیاں تھیں وہ اعلان نبوت ہی کو سن کر مطیع وفرمانبردار ہو گئیں۔

تہی دستان قسمت راچہ سُود از رہبر کامل

کہ خضر از آب حیوان بیروں می آرد سکندر را

وَمِمَّا هُوَ مُقَرٌّ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ مُمَتَّعٌ (اَیْ مُنْتَفِعٌ) بِجَمِيْعِ الْمَلَاذِ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ اَنَّهُ حَجَبَ عَنْ اَبْصَارِ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ شَرِيْفِ الْمَقَامَاتِ (مراقی الفراح علی طحطاوی ص 447 مصری ونور الایضاح ص 91)

اور محققین علماء کے نزدیک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں آپ کو جملہ لذائذ وعبادات کا رزق دیا جاتا ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ان لوگوں کی نگاہوں سے آپ محجوب ہیں جو مقاماتِ عالیہ سے قاصر ہیں۔

## امام بارزی کا فتویٰ:۔

امام بارزی سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں؟

آپ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں جیسا کہ اُستاذ العلماء ابوالمنصور بغدادی فقیہ اصول شافعیوں کے شیخ نے مسائل انجاز مبین میں فرمایا کہ علماء متکلمین محققین اہل سنت کا ارشاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں اور اپنی اُمت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور گنہگاروں کے گناہ سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں تمام سرکاری غلاموں کا درود پیش ہوتا ہے۔

وَقَالَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَبْلُوْنَ وَلَا تَأْكُلُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ شَيْئًا

اور یہ بھی فرمایا کہ انبیاء بوسیدہ نہیں ہوتے اور ان حضرات کے پاک جسموں کا کوئی حصہ زمین کھا نہیں سکتی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں وصال فرما گئے اور ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے مزار میں نماز پڑھتے دیکھا اور حدیث معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ میں نے

موسیٰ (علیہ السلام) کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور سیدنا آدم (علیہ السلام) کو آسمان دنیا پر دیکھا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا

مَرْحَبًا بِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَاذَاصَحَّ لَنَا ھٰذَا الْاَصْلُ قُلْنَا نَبِیُّنَا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْصَارَ حَیًا بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَ ھُوَ عَلٰی نُبُوَّتِہٖ

اور جب قرآن وحدیث کی دلیلوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے تو ہم نے یقین کرلیا کہ ہمارے نبی علیہ السلام وصال فرمانے کے بعد زندہ ہیں اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت برقرار ہے۔ (انباء الاذکیا للسیوطی مترجم ص 9)

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! علماء کرام وفقہائے اسلام کی منقولہ عبارات سے سید کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد زندہ رہنے کا ثبوت مکمل طور پر ہوگیا کتاب کے طویل ہونے کا اندیشہ ہے ورنہ جس قدر احادیث نبویہ وعلمائے سلف کے اقوال و بزرگان دین کے مشاہدات اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں اگر ان ہی سب کو جمع کردوں تو بجائے باب کے اس موضوع پر خود ہی ایک مستقل کتاب ہو جائے۔ لیکن اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں جو طالب حق کے لئے کافی ووافی ہے لیکن جو برگشتہ قسمت ہیں ان کے سامنے لاکھ دلائل پیش کئے جائیں بے سود ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ سنگ پاروں سے کلمہ پڑھایا۔ گوہ سے تصدیق رسالت کرا دیا۔ درختوں سے اعلانِ نبوت کرالیا ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیا۔ لیکن سب اعجاز نبوت دیکھنے کے باوجود ابوجہل اور بوجہلیوں نے جادو ہی بتایا اور جو خوش نصیب ہستیاں تھیں وہ اعلان نبوت ہی کو سن کر مطیع و فرمانبردار ہوگئیں۔

تہی دستان قسمت راچہ سُود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان بیروں می آرد سکندر را

## دوسرا باب

## حیات الشہداء

اس باب میں شہداء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات طیبہ کا ذکر ہوگا۔ جس کو قرآن کریم واحادیث نبویہ واقوال علماء اور واقعات ومشاہدات کی روشنی میں واضح طور پر بیان کیا جائے گا قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ (پارہ 4 رکوع 8 ترجمہ رضویہ)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

(پ 2، رکوع 3۔ ترجمہ رضویہ)

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

قرآنِ کریم کی ان نصوص باہرہ سے صاف طور پر ظاہر ہورہا ہے کہ شہداء کرام شہادت کے بعد زندہ رہتے ہیں ان کو مردہ کہنا قرآن کی مخالفت کرنا ہے بلکہ آیت کریمہ میں مردہ خیال کرنے پر بھی پابندی لگادی گئی ہے کہ شہداء کو مردہ کہنا تو بڑی بات ہے خیال بھی نہ کرنا کہ وہ مردہ ہیں وہ زندۂ جاوید ہوجاتے ہیں۔ رزقِ آخرت سے کھاتے پیتے عیش وعشرت کرتے ہیں جنت کی اور جہاں ان کا رب چاہے سیر کرتے ہیں۔ امداد واعانت کرتے ہیں اور ان حضرات کی زندگی جسمانی ہوتی ہے۔ قبر کی مٹی انہیں نقصان نہیں پہنچاتی جس کا سلف صالحین نے بارہا مشاہد کیا جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

## شہید کے معنی اور حکم

لغت میں شہید کے معنی گواہ، حاضر، گواہی میں امانت دار جملہ اشیاء کا علم رکھنے والا۔ (مصباح ص 426 کالم 3)

شریعت مطہرہ میں شہید، مکلّف مسلمان ہے جو نیزہ یا ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو۔ یا میدانِ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی ہو اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ اس کو نہ تو کفن دیا جائے گا نہ غسل اپنے کپڑوں ہی میں رکھا جائے گا۔ نماز جنازہ پڑھی جائے گی اس کو شہید فقہی کہتے ہیں۔ (کتب فقیہہ)

## شہید کی قسمیں

بعض شہید وہ ہیں جن پر احکامِ دنیا تو نہیں جاری ہوں گے لیکن وہ شہید ہیں اور آخرت میں شہادت کا مرتبہ پائیں گے۔

جیسے 1، پانی میں ڈوب کر اور 2، آگ میں جل کر مرنے والا 3، دیوار کے نیچے دب کر 4، درخت سے گر کر مرنے والا، 5، طالب علم اگر زمانہ طالب علمی میں مر جائے، 6، سفر حج میں، 7، پیٹ کے مرض میں، 8، طاعون اور 9، ذات الجنب اور 10، سل ودق میں مرنے والا، 11، نفاس میں مرنے والی عورت، 12، جمعہ کے دن مرنے والا۔ (خزائن العرفان پ 2 ص 27)

## وہ حضرات جن کے اجسام کو زمین خراب نہیں کر سکتی

1، نبی، 2، شہید، 3، ولی، 4، حافظ قرآن جبکہ اس پر عامل ہو، 5، عالم دین صحیح العقیدہ، 6، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنے والا، 7، مؤذن جو بلا اُجرت اذان دیا کرتا ہو، 8، وہ شخص جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو، 9، سورۂ ملک پڑھنے والا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام طیبہ کے محفوظ ہونے کے تو دلائل گزر چکے، شہداء واولیاء کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ اگلے صفحات میں آرہا ہے۔

## حافظ کا جسم نہیں سڑتا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ اَوْحَی اللّٰہُ اِلَی الْاَرْضِ اَنْ لَّا تَاْکُلِیْ لَحْمَہٗ فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ اَیْ رَبِّ کَیْفَ اٰکُلُ لَحْمَہٗ وَ کَلَامُکَ فِیْ جَوْفِہٖ (اش ص ص 132)

فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس وقت حافظ قرآن انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس (حافظ) کے گوشت کو نہ کھائے زمین دربار خداوندی عزوجل میں عرض کرتی ہے۔ کہ اے پروردگار! میں کس طرح اس کا گوشت کھاسکتی ہوں۔ جب کہ اس کے سینے میں تیرا کلام موجود ہے۔

چونکہ حافظ قرآن کلام الٰہی کی اپنے سینے میں حفاظت کرتا ہے اس لئے خداوند قدوس قبر میں اس کے جسم کی حفاظت فرماتا ہے۔

## علامہ تاش کبریٰ زادہ کا عبرتناک واقعہ

جس وقت آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ "علماء دین کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی اوران کا جسم سلامت رہتا ہے۔" دیکھی تو شیطان نے ان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ ہمارے استاذ بہت جید عالم تھے۔ لہٰذا ان کی قبر کھول کر دیکھنا چاہئے کہ ان کا جسم کس حال میں ہے یہ وسوسہ ان پر ایسا غالب ہوا کہ ایک رات میں جا کر قبر کو کھولا دیکھا کہ کفن بھی میلا نہ ہوا تھا جب یہ منظر دیکھ چکے تو قبر سے آواز آئی کہ دیکھ چکا۔ اللہ تجھے اندھا کرے اسی وقت علامہ تاش کی دونوں آنکھیں بہہ گئیں۔

(الملفوظ حصہ چہارم ص 72)

اس حدیث اور عبرتناک واقعہ سے ظاہر ہوا کہ عالم دین اور حافظ قرآن کا جسم قبر میں محفوظ رہتا ہے۔ قبر کی مٹی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی مگر عالم سے مراد وہ ہی عالمِ دین ہے جو صحیح العقیدہ ہو۔ اللہ ورسول جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کا بے ادب و گستاخ نہ ہو اور توہینِ رسالت کرنے والے گمراہ فرقوں سے اجتناب کرتا ہو اور ان کے گستاخانہ عقائد سے متنفر رہتا ہو ورنہ اس زمانہ میں ہر جبہ ودستار والا عالم ہونے کا مدعی ہے اس لباس میں کتنے ایسے ہیں جن کے عقیدے سراسر اسلامی عقائد کے خلاف ہوتے ہیں۔ جو خود بھی گمراہ ہیں اور خلقِ خدا کو دھوکے میں ڈال کر ضلالت و گمراہی کی جانب لے جا کر خود بھی جہنم میں جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی لے جاتے ہیں۔ بیچارے عوام ان کے ظاہری زہد وتقدس کو دیکھ کر اپنا رہنما مان لیتے ہیں۔ لہٰذا حدیث پاک سے ایسے گمراہ علماء ہرگز مراد نہیں وہ تو اس کے مصداق ہیں۔

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

## درود پڑھنے والے کا جسم

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں بکثرت درود پاک پڑھنے والے کا بھی جسم قبر میں محفوظ رہتا ہے اور اس کی قبر سے خوشبو آتی ہے۔ جس پر حضرت علامہ محمد بن سُلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات کا واقعہ شاہدِ عدل ہے جس کو مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں علامہ علی بن یوسف فاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ محمد بن سلیمان کے وصال کے سستر (77) برس بعد جب کسی وجہ سے ان کو قبر سے نکال کر مراکش کے قبرستان ریاض العراس میں دوبارہ دفن کیا تو آلا

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا یَمُوْتُوْنَ کا مصداق پایا یعنی جس طرح قبر میں رکھا تھا ویسا ہی بجنسہ جسم شریف نکلا، یہاں تک کہ وصال سے قبل جو حجامت آپ نے بنوائی تھی اسی طرح تازہ تھی کوئی تغیر نہ پایا گیا۔ کفن اور جسم کے بوسیدہ ہونے کا کیا ذکر سرخ وسفید چہرہ ایسا حشاش بشاش تھا کہ جیسے ابھی کوئی سو گیا ہو خلق میں آپ کا چرچا ہوا۔ لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا آپ کے چہرے شریف پر امتحاناً انگلی سے دبایا گیا تو خون ہٹ گیا جب انگلی اٹھائی تو زندوں کی طرح خون اُبھر آیا۔

وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَةَ الْمِسْکِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ صَلَاتِهٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ آپ کی مزار پاک سے نافہ مشک کی خوشبو آتی ہے اور اس کی وجہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں بکثرت درود پاک کا پڑھنا ہے۔ (مطالع المسرات ص 3-4)

صاحبِ دلائل الخیرات حضرت محمد بن سلیمان جزولی کے بکثرت درود پڑھنے کے ثبوت میں کتاب دلائل الخیرات خود شاہد ہے جو درود پاک کے مختلف صیغوں کا مجموعہ ہے اور ایک ہفتہ کا وظیفہ ہے جو اکثر علماء ومشائخ کے اوراد میں شامل رہتی ہے اور اس کے پڑھنے کے فیوض وبرکات سے فیضیاب ہوتے ہیں آپ کے مزار پاک پر حاضری دینے والے دلائل الخیرات شریف کا ختم کر کے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

## اُونچی گردن

جو شخص بلا معاوضہ فی سبیل اللہ اذان کہتا ہے انتقال کے بعد اس کا بھی جسم قبر میں محفوظ رہتا ہے اور وہ بہت بڑے اجر وثوا کا مستحق ہوتا ہے چنانچہ حدیث میں سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ تَعَالٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ

جس نے طلب ثواب کے لئے سات سال تک اذان دی اس کے واسطے جہنم سے امن کا پروانہ لکھا جائے گا۔ (ترمذی ص 69)

دوسری حدیث میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (رواہ مسلم، مشکوۃ ص 64)

اذان کہنے والے میدانِ قیامت میں سب سے اونچی گردن والے ہوں گے۔

تیسری حدیث کو امام طبرانی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلا تنخواہ و بلا معاوضہ بہ نیت ثواب جو شخص اذان کہتا ہے اس شہید کے مثل ہے جو خون کے اندر لت پت ہے اور جب مؤذن مرتا ہے تو قبر میں اس کے جسم کو کیڑے نہیں لگتے۔

قَالَ الْقُرْطَبِیُّ وَ ظَاھِرُ ھٰذَا اَنَّ الْمُؤَذِّنَ الْمُحْسِبَ لَا تَاکُلُہُ الْاَرْضُ اَیْضًا

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ بیشک خالصاً اللہ اذان دینے والے کو زمین بوسیدہ نہیں کرتی۔ (مختصر تذکرہ ص 40)

## اللہ کی نافرمانی سے بچنے والا

اَخْرَجَ الْمَرْوُزِیُّ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تُسَلِّطُ عَلٰی جَسَدِ الَّذِیْ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَۃً (س ص۔ ص 133)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جس شخص نے کوئی گناہ نہیں کیا زمین اس کے جسم پر قابو نہیں پاتی یعنی اس کے جسم کو سڑا گلا نہیں سکتی۔

## سورہ ملک پڑھنے والا

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! جو شخص سورہ ملک پابندی سے پڑھتا رہے۔ اسے بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔ سب سے عظیم فائدہ یہ ہے کہ وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ زندہ سلامت رہے گا۔

جیسا کہ حدیث پاک میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

ایک صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ گاڑا۔ لیکن ان صحابی کو اس جگہ قبر ہونے کا علم نہیں تھا کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ یہاں کسی انسان کی قبر ہے۔ اور اس میں سے سورہ ملک شریف پڑھنے کی آواز آرہی ہے۔ یہاں تک کہ پوری سورۃ کو ختم کردیا۔ جب وہ صحابی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے بے خبری میں ایک قبر پر خیمہ لگایا تھا تو اس قبر والے کو پوری سورہ ملک پڑھتے سنا۔

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ ملک روکنے والی اور نجات دلانے والی ہے اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔

(اخرجہ الترمذی وخازن جلد 4 ص 289)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ان احادیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ روحیں تو سب کی زندہ رہتی ہی ہیں۔ لیکن کچھ محبوبانِ خدا ایسے بھی ہیں۔ جو وصال کے بعد جسمانی دنیوی طریقے پر زندہ رہتے ہیں۔ ان کی حیات و ممات میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

اَلْمَوْتُ جَسْر" یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

موت ایک ایسا پل ہے جس کو پار کر کے محبوب محبوبِ حقیقی کے قرب خاص میں پہنچ جاتے ہیں۔

بلکہ ان کی اخروی زندگی دنیوی زندگی سے بدرجہا افضل واشرف ہے اور کچھ اللہ کے برگزیدہ بندے ایسے بھی ہیں جن کا جسم قبر کے اندر محفوظ رہتا ہے۔ قبر کی زمین اور اس کے حشرات کوئی گزند اور تکلیف نہیں پہنچا سکتے ان کا جسم مع کفن صحیح سلامت رہتا ہے۔

## شہدا کی حیات

شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ سرور کائنات حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ احد سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ اس وقت حضرت مصعب بن عمیر اور دوسرے شہدا کے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہوکر فرمایا اے شہداءِ اُحد میں تم سب کے زندہ ہونے کی گواہی دیتا ہوں اس کے بعد صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ ان شہیدوں کی زیارت کرتے رہو اوران پر سلام کرو۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا اس کے سلام کا یہ لوگ جواب دیں گے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عامل رہے۔ چنانچہ یہ ہی علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ ہاشم بن محمد عمری سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں جمعہ کے دن آفتاب غروب ہونے کے بعد میرے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ شہداء مدینہ کی زیارت کے لئے لے گئے آگے آگے وہ تھے۔ اوران کے پیچھے میں چل رہا تھا جب میں قبرستان پہنچا تو میرے والد نے بلند آواز سے کہا۔ سَلَامٌ "عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ" تو فوراً کسی نے جواب دیا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اس آواز کو سُن کر میرے والد میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا بیٹا یہ جواب تم نے دیا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ اب میرے والد صاحب نے مجھ کو پیچھے رکھنے کے بجائے اپنے داہنے جانب کرلیا اس کے بعد تین مرتبہ پھر سلام کیا اور ہر مرتبہ اپنے سلام کا جواب پایا فوراً میرے والد صاحب نے دربار خداوندی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ (ش۔ص۔ص 88)

## فاطمہ خزاعیہ

حدیث: حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں شہدا اُحد کے پاس شام کے وقت پہنچی میرے ساتھ میری بہن بھی تھیں میں نے کہا چلو سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر سلام کرلیں جب ہم نے قبر کے قریب آکر سلام عرض کیا تو فوراً ہم کو سلام کا جواب سنائی دیا حالانکہ قریب میں کوئی بھی انسان موجود نہ تھا۔

(ش،ص۔ص 87)

کیوں نہ ہو جب ان حضرات کے لئے بَلْ اَحیَاءٌ کی بشارت ہے تو سلام کرنے والے زائرین کے سلام کا جواب دینا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ بعشق
ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما

## بزرگانِ دین کے عُرس کا ثبوت

امام بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقدی سے نقل فرماتے ہیں کہ

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُ الشُّھَدَاءَ بِاُحُدٍ فِیْ کُلِّ حَوْلٍ۔ وَاِذَا بَلَغَ الشَّعْبَ رَفَعَ صَوْتَہٗ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کُلَّ حَوْلٍ یَفْعَلُ مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَ کَانَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَاْتِیْھِمْ وَ تَدْعُوْھُمْ وَ کَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ ثُمَّ یَقْبَلُ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَیَقُوْلُ اَلَا تُسَلِّمُوْنَ عَلٰی قَوْمٍ یَرُدُّوْنَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ (ش،ص۔ص 87)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر سال شہداء اُحد کے پاس تشریف لے جاتے اور جب گھاٹی کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے اُن پر سلام فرماتے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد خلیفہ دوم

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کی سنت کریمہ پر عامل رہے اور ہر سال شہداء احد کی زیارت فرماتے اور اسلام کرتے۔ شہزادئی اسلام سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شہدا اُحد کی زیارت کو تشریف لے جاتی تھیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شہداء اُحد پر سلام کرتے اور اپنے ہمراہیوں سے فرماتے کہ تم لوگ کیوں نہیں سلام کرتے ان لوگوں پر جو تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ [1]

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہر سال پابندی کے ساتھ شہداء کی زیارت کو تشریف لے جانا اور ان پر سلام کرنا و دُعا کرنا ہمارے لئے اس بات کے ثبوت کو کافی ہے جو ہم بزرگانِ دین اولیاء اللہ اور علمائے کرام کے مزارات پر وقت مقررہ پر ہر سال حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں اور قرآن مجید پڑھ کر اور فقراء و مساکین کو کھانا کھلا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور ان حضرات کے فیوض و برکات سے فیضیاب ہوتے ہیں اب رہا یہ سوال کہ بعض اعراس میں مزارات طیبہ پر خلافِ شرع حرکتوں، ناچ رنگ کی مجلسیں، ڈھول تماشہ وغیرہ خرافات لہو ولعب کا پایا جانا تو یہ سب امور تو ہر جگہ نا جائز و حرام ہیں خاص طور پر مقامات مقدسہ پر تو اور اشد و ممنوع ہیں ان سب سے اجتناب لازم ہے لیکن ان افعال شنیعہ سے نفس حاضری وایصال ثواب پر کیا اثر پڑے گا۔ نفس عرس تو بہر حال جائز ہے اور جائز رہے گا۔

## حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنگ موتہ میں سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن حارثہ کے بعد لشکر اسلام کی سپہ سالاری کے لئے حکم فرمایا تو آپ علم اسلام سنبھالے ہوئے خود بھی جنگ میں حصہ لے رہے تھے کہ کسی بدنصیب کی تلوار سے آپ کا ایک

دست مبارک کٹ گیا۔ مگر آپ اس کی پرواہ کئے بغیر دشمنان اسلام سے نبرد آزما رہے کہ تھوڑی دیر بعد کسی شقی ازلی نے دوسرے ہاتھ پر تلوار مار کر کاٹ دیا فوراً آپ نے پرچم اسلام کو اپنے دانتوں سے سنبھال لیا اور میدان میں اڑے رہے دونوں دستان مبارک راہ خدا میں قربان ہو چکے ہیں مگر حمایت دین میں آخری وقت تک قائم رہے۔ یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرمایا اس کے متعلق سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِکَةِ (اسد الغابہ جز اول ص 287 مصری)

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتے دیکھا۔

دوسری حدیث ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل (علیہ السلام) نے مجھ کو خبر دی کہ

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَیْنِ مُفَرَّجَیْنِ بِالدَّمِ یَطِیْرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِکَةِ (اسد الغابہ جز اول ص 289 مصری)

بیشک اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو ایسے پر عطا فرمائے ہیں۔ جو خون میں لتھڑے ہوئے ہیں اور وہ اُنھیں پروں سے فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں۔

میرے[1] پیارے اور محترم اسلامی بھائیو سبحان اللہ راہ حق میں جو اپنے کو قربان کردے انعام واکرام خداوندی اس کو آغوشِ رحمت میں ڈھانک لیتے ہیں۔

فدا کردے جو بہر دین وایماں سر بھی سینہ بھی
مبارک اس کا مرنا بھی مبارک اس کا جینا بھی

## تین شامی قیدی

امام المحدثین خاتم الحفاظ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ وہ

بزرگ امام ہیں جن کی تصنیفات میں اسلام کا ایک عظیم سرمایہ محفوظ ہے۔ اور ہندوستان کے تقریباً سبھی فرقے والوں کے نزدیک مسلم و معتمد ہیں چنانچہ علم تفسیر میں ان کی مایہ ناز کتاب تفسیر جلالین شریف درس نظامیہ و درس عالیہ دونوں میں داخل نصاب ہے۔ علامہ موصوف اپنی کتاب شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور کے صفحہ 89 پر ذیل کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ملک شام کے تین بھائی جو بڑے جری اور بہادر بہترین سوار تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ ان کا مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رومیوں نے ان تینوں کو گرفتار کرلیا اور بادشاہ روم کے دربار میں پیش کیا۔ شاہِ روم نے ان حضرات کو ملک دینے اور شہزادیوں سے شادی کر دینے کا لالچ دلایا اور دین اسلام چھوڑ کر دین عیسائیت قبول کرنے کو کہا مجاہدین نے شاہِ روم کی پیش کش کو ٹھکرا دیا اور جب دیکھا کہ اب دشمنوں کے نرغے میں پھنس گئے ہیں۔ نجات کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تو فوراً یا محمداہ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہہ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارا شاہِ روم نے حکم دیا کہ تین دیگوں میں زیتون کا تیل تین دن تک کھولایا جائے۔ تین دن تک تیل کھولتا رہا اور ہر روز ان مجاہدین اسلام کو دکھایا جاتا اور دین عیسائیت کی دعوت دیتے لیکن یہ حضرات انکار ہی کرتے رہے۔ بادشاہ روم جب اپنے ناپاک ارادے میں ناکام رہا تو پہلے بڑے بھائی کو اس کھولتے ہوئے تیل میں ڈلوایا اس کے بعد منجھلے کو پھر چھوٹے کو قریب لایا گیا۔ اس وقت ایک درباری نے بادشاہ سے عرض کیا۔ اے بادشاہ سلامت اس جوان کو آپ میرے سپرد کر دیں میں اپنی تدبیر سے اس کو دین اسلام سے منحرف کرلوں گا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کس طرح تم اس کو ورغلاؤ گے؟ درباری نے عرض کیا کہ حضور عربی لوگ عورتوں کے شائق ہوتے ہیں۔ اور ملکِ روم میں میری لڑکی سے بڑھ کر کوئی عورت حُسن و جمال نہیں رکھتی ہے میں اس

جوان کو اس کے سپرد کر دوں گا وہ اس پر ڈورے ڈال کر اپنی طرف متوجہ کر لے گی۔ جب اس کے دل میں لڑکی کا عشق پیدا ہو جائے گا۔ تو اس کو حاصل کرنے کے لئے یہ جوان اپنے دین سے پھر جائے گا۔ اس کے لئے مجھے چالیس روز کی مہلت دی جائے۔ چنانچہ درباری نے مہلت لے کر مجاہد کو اپنی بیٹی کے حوالے کر کے حالات سے باخبر کر دیا لڑکی بولی ابا جان آپ بے فکر رہیں۔ اس جوان کو اپنے دام حسن میں پھنسا لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ تو منٹوں میں کرلوں گی۔ مگر اس لڑکی کو کیا خبر کہ یہ شخص نوجوان تو ضرور ہے لیکن کچے دھاگے میں نہیں بندھا ہے اس کے رگ وریشہ میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سرایت کر چکا ہے۔ اور اسلام کی حقانیت سے اس کا سینہ معمور ہو چکا ہے اور بقول شاعر

سما سکتی ہے کیونکہ حبِ دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جب کہ نقشِ حب محبوب خدا دل میں

چنانچہ مجاہد جب درباری کے مکان پر پہنچے تو انہوں نے اپنا معمول بنالیا کہ دن بھر روزہ سے رہتے اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ یہاں تک کہ چالیس دن کی مقررہ مدت قریب الختم ہوگئی لڑکی رات دن اس فکر میں رہتی کہ کوئی موقعہ ملے تو میں جوان کو اپنے اوپر فریفتہ کرلوں لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ ایک دن درباری نے اپنی بیٹی سے دریافت کیا کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی یا نہیں؟ لڑکی نے کہا میں بالکل ناکام ہوں چونکہ اسی شہر میں اس کے دو بھائی مارے گئے ہیں۔ اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ اسی وجہ سے وہ میری جانب التفات نہیں کرتا۔ لہٰذا مناسب ہے کہ بادشاہ سے اور کچھ دنوں کی مہلت مانگ لیجئے اور اس جوان کو میرے ساتھ کسی دوسرے شہر میں رہنے کا انتظام کرا دیجئے اگرچہ یہ سب انتظام بھی ہوگیا۔ لیکن اس

شامی نوجوان نے وہاں پر بھی پہنچ کر اپنے معمولات کو برقرار رکھا یہاں بھی وہی دن بھر روزہ، رات بھر نماز جب دوسری مدت بھی ختم ہونے کو آئی تو ایک رات کو لڑکی نے کہا اے نوجوان تجھے تیرے رب کی قسم ہے تجھ کو اس عبادات وریاضت میں مشغول دیکھ کر میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی میں شکاری بن کر تجھے شکار کرنا چاہتی تھی لیکن اب میں خود تیرا شکار ہو چکی ہوں اور میں اپنا دین ومذہب چھوڑ کر تیرے دین کو قبول کر چکی ہوں۔

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہ خدا

وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اب نوجوان مجاہد اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوا اور دنوں صلاح ومشورہ کر کے رات کے وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر خاموشی کے ساتھ اس جگہ سے نکل پڑے صرف رات میں سفر کرتے اور دن میں چھپ کر کہیں پناہ گزیں ہو جاتے۔

ایک رات دونوں گھوڑے پر سوار جا رہے تھے کہ انہیں پیچھے سے کچھ گھوڑوں کے آنے کی آواز سنائی دی دیکھا تو نوجوان مجاہد کے دنوں شہید بھائی تھے۔ جن کو شاہِ روم نے تیل کی کھولتی ہوئی دیگ میں ڈلوا دیا تھا اور انکے ساتھ فرشتوں کا ایک گروہ بھی ہے۔ جب وہ قریب آ گئے تو نوجوان نے سلام کیا اور حالات دریافت کئے۔ انہوں نے کہا کہ بس وہ تو ایک غوطہ تھا جو تم نے ہمیں کھولتے ہوئے تیل میں لگاتے دیکھا۔ پھر ہم جنت الفردوس میں جا کر نکلے خداوندِ قدوس عزوجل نے ہمیں اس وقت تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ اس نومسلم لڑکی سے تمہاری شادی کرا دیں۔ چنانچہ شادی کر کے دونوں شہید واپس ہو گئے۔ (رسالہ مبارکہ الانوار الانتباہ وش ص 89)

سبحان اللہ! شہیدوں کی شہادت اور فرشتوں کی نورانی بارات میں یہ مبارک شادی رچائی جا رہی ہے کیوں نہ ہو۔

فدا کردے جو بہر دین وایمان سر بھی سینہ بھی
مبارک اس کا مرنا بھی مبارک اس کا جینا بھی

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو اس نورانی واقعہ سے ثابت ہوا کہ مصیبت و پریشانی کے وقت مجاہدین اور غازی حضرات یارسول اللہ کہہ کر حضور اکرم دافع رنج والم فداہ ابی وامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد طلب کرتے تھے یہ بھی ثابت ہوا کہ شہید زندہ ہوتے ہیں۔ حیات جسمانیہ حسیہ کے ساتھ اور انہیں عالم میں آنے جانے اور غمزدوں کی فریادرسی [1] کرنے کی قدرت ہوتی ہے۔

وہ حضرات اپنے اعزہ واحباب کی شادی وغمی میں شرکت فرماتے ہیں اور ان کے ہمراہ فرشتوں کا نورانی گروہ بھی ہوتا ہے سچ ہے

سیعطی الصادقین بفضل صدق
نجات فی الحیات و فی الممات

## فقیہ عبدالرحمٰن نویری

آپ شہر منصورہ کے رہنے والے تھے جس وقت عیسائیوں کا اس شہر پر قبضہ ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان کا قتل عام شروع کردیا جس وقت دھتا عیسائی حضرت عبدالرحمٰن نویری کو گرفتار کرنے آئے اس وقت آپ قرآن کریم کی آیت مبارکہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا تلاوت فرمارہے تھے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کردیئے گئے انھیں مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے روزی پاتے ہیں۔

گرفتار کرنے کے بعد جب عیسائیوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا اس وقت ایک عیسائی نیزہ (بلم) ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور آپ کے سر مبارک پر نیزہ مار کر شہید کر دیا۔۔۔۔ اور کہا کہ اے مسلمانوں کے عالم گرفتار ہونے سے پہلے تو کہتا تھا کہ شہید

مرتے نہیں زندہ رہتے ہیں اب تیری زندگی کیا ہوئی ؟ عیسائی کی زبان سے اتنا سننا تھا کہ آپ نے فوراً سر اُٹھایا اور فرمایا حَیّ ''وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ مَرَّتَیْن کعبہ کے رب کی قسم میں زندہ ہوں۔ یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا۔ عیسائی یہ منظر دیکھ کر فوراً سواری سے نیچے اُتر پڑا اور سر مبارک کو بوسہ دینے لگا۔ اور لاش مبارک کو اپنے شہر اٹھا لے گیا۔ (ش ص صفحہ 86)

فراز دار پر پہنچا زمانے سے خفا ہو کر
حیاتِ جاوداں پائی راہ حق میں فنا ہو کر

اسی طرح کا دوسرا واقعہ صاحب شرح الصدور نقل فرماتے ہیں کہ ابو سعید خزار نے بیان کیا کہ میں مکہ معظّمہ میں تھا کہ باب بنی شیبہ کے قریب ایک جوان کو مردہ دیکھا جب اس پر میری نگاہ پڑی تو وہ مسکرا کر فرمانے لگے ابو سعید کیا تو نہیں جانتا کہ اِنَّ الْاَحِیَّاءَ اَحبَاء'' وَّاِنْ مَاتُوْا وَاِنَّمَا یَنْقُلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔

''بیشک اللہ کے محبوب بندے مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ ان کی موت صرف یہ ہے کہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکانوں میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ (ش،ص86)

اولیا کو مت سمجھئے مر گئے وہ تو اس دنیا سے اپنے گھر گئے

## امام عالی مقام کا سر مبارک

جب یزیدیوں نے امام عالی مقام اور آپ کے رفقاء کو شہید کر دیا اور اہل بیت کے شہزادوں اور شہزادیوں کو گرفتار کر لیا اور شہیدوں کے سروں کو نیزوں پر رکھ کر شہر بہ شہر پھراتے ہوئے دمشق میں پہنچے ابن عساکر کی روایت ہے کہ منہال بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے بچشمِ خود دیکھا کہ ایک شخص سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے سامنے سورہ کہف پڑھ رہا تھا جب وہ اس آیت پر پہنچا اِنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا

یعنی بیشک اصحاب کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے سر مبارک کو گویائی دی اور بزبان فصیح فرمایا

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ

کہ اصحاب کہف کے واقعہ سے میرا قتل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔

کیونکہ اصحاب کہف پر کافروں نے ظلم کیا تھا اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے نانا جان کی امت نے مہمان بنا کر بلایا پھر بیوفائی کر کے پانی تک بند کر دیا۔ اور آپ کے آل واصحاب کو آپ کے سامنے شہید کیا۔ پھر خود حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شہید کر دیا اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ اہل بیت کی شہزادیوں اور شہزادوں کو گرفتار کیا اور شہداء کے سروں کو نیزوں پر رکھ کر گلی گلی پھرایا۔ اصحاب کہف کا سالہا سال کی طویل نیند کے بعد بولنا ضرور عجیب ہے۔ لیکن حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کا جسم پاک سے جدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات ہے۔ (سوانح کربلا ص 144)

## صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہید کی وصیت کو مان لیا

جنگ یمامہ جو خلیفہ اوّل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں واقع ہوئی اس میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شہید ہو گئے تو کسی مسلمان نے ان کی زرہ اتار لی چنانچہ دوسرے دن ایک مجاہد نے خواب میں حضرت ثابت بن قیس کو دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ میں تجھ سے ایک وصیت کرتا ہوں تم اس کو خواب وخیال سمجھ کر ٹال مت دینا واقعہ یہ ہے کہ کل جب میں شہید ہوا تو ایک مسلمان نے میری زرہ اتار لی اس کا خیمہ سب سے پیچھے ہے اور اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا لمبی رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے زرہ کو خیمہ کے اندر دیگ کے نیچے چھپا کر اوپر سے کجاوہ رکھ دیا ہے لہٰذا تم سپہ سالار حضرت خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو

کہ وہ کسی کو بھیج کر اس زرہ کو منگوالیں پھر جب تم مدینہ منورہ جاؤ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کر دینا کہ میرے اوپر اس قدر قرضہ ہے اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں۔ جب وہ صحابی خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا انہوں نے اسی پتہ پر زرہ لانے کے لئے آدمی بھیجا تو ان کے بیان کے مطابق اسی مقام پر زرہ پائی گئی۔ اس کے بعد جب وہ خواب دیکھنے والے مجاہد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو اپنا پورا خواب آپ سے بیان کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُن کر ثابت بن قیس کی وصیت کو قبول فرما کر اس پر پورا پورا عمل فرمایا یعنی ثابت بن قیس کا قرض ادا کر دیا اور ان کے غلاموں کو آزادی کا حکم صادر فرمایا۔ (اسد الغابہ اول ص 230 خازن جلد چہارم ص 165)

آواز آرہی ہے شہیدوں کی خاک سے
بخشی گئی ہے زندگی جاوداں مجھے

## شہداء فی البحر کی حفاظت

حضرت عبیداللہ بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے۔ کہ ایک آدمی آئے جن کی آنکھیں ہری تھیں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہاری آنکھ کا یہ رنگ پیدائشی ہے یا عارضی؟ اس شخص نے جواب دیا کہ کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم کون ہو اُس پر اس شخص نے اپنا نسب بیان کیا تو سب حاضرین مجلس نے اس کو پہچان لیا اور دریافت کیا کہ آخر تمہاری حالت ایسی کیوں ہو گئی؟ اس نے اپنی سرگزشت اس طرح بیان کی کہ میں اپنا سب مال لے کر کشتی پر سوار ملک یمن جا رہا تھا بادِ مخالف چلی جس

سے کشتی ڈوب گئی سارا مال واسباب ہلاک ہو گیا میں ایک تختہ پر بیٹھ کر سمندر کے ساحل پر پہنچا اور تقریباً چار ماہ تک ادھر اُدھر سرگرداں رہا اور درختوں کا پھل کھاتا اور سمندر کا پانی پیتا۔ جب نجات کی کوئی سبیل نظر نہ آئی تو ایک جانب ہمت کر کے چل پڑا کہ اگر زندگی باقی ہے تو سلامتی سے نکل جاؤں گا۔ کچھ ہی دور چلا تھا کہ ایک عالیشان محل دکھائی دیا وہاں پہنچ کر دروزہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا دیکھا تو محل کے اندر طاقوں میں موتی کے صندوق ہیں جو مقفل ہیں لیکن ان پر نگاہ پڑتے ہی کھل جاتے ہیں۔ میں نے ایک صندوق کھولا تو اس کے اندر سے عمدہ قسم کی خوشبو آئی اور اس میں ریشم کے کپڑوں میں کچھ آدمی لپٹے ہوئے نظر آئے ان کو بلایا تو معلوم ہوا کہ مردہ ہیں لیکن بالکل زندوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں میں نے فوراً صندوق بند کر دیا اور محل سے نکل آیا تھوڑی دور اور آگے چلا تو دو شخص گھوڑے پر سوار نظر آئے جو بہت ہی حسین وجمیل ہیں انہوں نے مجھ سے حالات دریافت کیے میں نے اپنا پورا واقعہ سنایا۔ دونوں سواروں نے کہا اچھا اور آگے جاؤ ایک بزرگ درخت کے نیچے نماز میں مشغول ملیں گے۔ ان سے اپنا قصہ بیان کرو وہ تمہاری مدد فرمائیں گے۔ میں نے ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور واقعہ بیان کیا محل کا واقعہ سن کو ان کو کچھ گھبراہٹ ہوئی فرمایا تم نے وہاں پر کیا کیا؟ میں نے کہا صندوق اور دروازہ سب بند کر دیا اب ان کو اطمینان ہوا فرمایا اچھا تم بیٹھو اتنے میں ایک بادل آیا جس نے کہا، السلام علیک یا ولی اللہ بزرگ نے فرمایا کس طرف کا ارادہ ہے؟ بادل نے جواب دیا فلاں مقام پر جانا ہے۔ اس کے بعد دوسرا بادل حاضر ہوا۔ اس نے کہا میں بصرہ کو جا رہا ہوں اس بزرگ نے حکم دیا اچھا تم نیچے اُتر آؤ وہ فوراً اُتر کر حاضر خدمت ہوا بزرگ نے اس شخص کو سوار کر کے کہا اس کی منزل تک پہنچا دو جب میں اس بادل پر سوار ہوا تو ان بزرگ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ کو اس ذات کا واسطہ جس نے آپ کو یہ بلند

مرتبہ عنایت فرمایا مجھے یہ بتادیں کہ وہ محل کیسا ہے۔ اور وہ گھوڑے سوار کون لوگ ہیں؟ اور آپ کون ہیں بزرگ نے جواب دیا جو محل تم نے دیکھا ہے وہ سمندر میں شہید ہونے والوں کے لئے ہے۔ جو سمندر میں شہید ہو جاتے ہیں تو کچھ فرشتے مقرر ہیں جو انھیں اُٹھا کر اس محل میں صندوق کے اندر ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور وہ دونوں گھوڑے سوار ہر صبح وشام اللہ رب العزت کی جانب سے سلامتی کی خوش خبری سناتے ہیں اور میں خضر ہوں (علیہ الصلوۃ والسلام) میں نے دربارِ الٰہی میں سوال کیا ہے کہ میرا حشر تمہارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ ہو۔ بعد ازاں میں اس جگہ سے بادل پر سوار ہو کر چلا تو مجھ پر ایسا خوف وہراس طاری ہوا کہ جس سے میری صورت متغیر ہوگئی۔ جیسا کہ اس وقت آپ لوگوں کو نظر آرہی ہے ۔ اس واقعہ کو علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب اصابہ فی معرفت الصحابہ میں نقل فرمایا ہے۔ (بحوالہ ش ،ص صفحہ 179)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! قرآن کریم کی نصوص ظاہرہ وافرمین نبویہ اور تاریخی واقعات سے شہداء کرام کی حیات طیبہ جسمانیہ واضح طور پر ثابت ہو چکی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ حضرات باذنہٖ تعالیٰ مختلف مقامات پر تشریف لیجاتے اور رنج ومصیبت میں مبتلا ہونے والوں کی امداد واعانت فرماتے اور فریاد رسی کو پہنچتے ہیں جو ان حضرات کی حیات مبارکہ میں شک وشبہ ظاہر کرے یا انکار کرے وہ قرآن و حدیث کا مخالف ہے۔ اور عقیدۂ اسلام سے منحرف ہے ان واضح اور روشن دلائل کے باوجود اگر کسی بدقسمت کو حق نہ نظر آئے تو اس کا کیا علاج۔

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

# تیسرا باب

## اولیاء وصلحا کی حیات برزخی

قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔

اَلا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ O

خبردار بلاشبہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ملال۔

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

جو اللہ والا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

[1] میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! بلاشبہ جو اللہ کا محبوب اور پیارا ہو جاتا ہے اس کو نہ تو دنیا میں کسی کا خوف و خطر رہتا ہے اور نہ آخرت ہی میں ان حضرات کو کوئی رنج و غم ہے۔ دنیا کی زندگی میں حاجتمندوں کی حاجت روائی فرماتے ہیں اور نا مرادوں کی مرادیں بر لاتے ہیں بلاؤں کو رد فرماتے ہیں۔ مظلوموں کی فریاد رسی کرتے ہیں۔ درندے، آگ، پانی، ہوا اور زمین سب ان حضرات کے لئے مسخر کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ اولیاء کرام کے حالات کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ہوا میں اُڑتا نظر آتا ہے تو کوئی پانی پر نماز ادا کر رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس طرح وصال کے بعد بھی اپنے فیوض و برکات سے معتقدین وزائرین کو مستفیض فرماتے اور اہلِ حاجت کی حاجت روائی فرماتے رہتے ہیں۔ جس کو جس قدر ان حضرات سے قرب حاصل ہوگا۔ اسی قدر فیضیاب ہوگا۔ اور رحمت خداوندی کا مستحق ہوگا۔

چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ بندہ نفلی عبادات کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب و پیارا بنا لیتا ہوں۔ اور جب وہ میرا محبوب و پیارا ہو جاتا ہے تو میں اس بندے کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنا کرتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس

سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ طلب کرتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں۔ اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں اس کے کسی سوال کو رد نہیں کرتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اسی حدیث قدسی میں اللہ رب العزت جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

جس (بدنصیب) نے میرے کسی ولی سے عداوت کی اس کو میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ (مشکوۃ شریف ص 197)

## توضیح حدیث

1 میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیت سے منزہ ہے لہٰذا کسی بندے کا ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مقام قریب میں پہنچ کر من جانب اللہ وہ طاقت وقدرت بخش دی جاتی ہے۔ جو عام انسانوں سے بدرجہا اتم واکمل ہوتی ہے اور جب وہ بندہ اپنی اس خداداد طاقت و قوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جیسے مہینوں کی مسافت منٹوں میں طے کر لینا۔ دور دراز کی چیزوں کو دیکھ لینا مردہ کو زندہ کر دینا ایک وقت میں مختلف مقامات میں موجود ہونا وغیرہ تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

حدیث پاک سے کھلے طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کے ان محبوبوں کی شان میں بے ادبی وگستاخی کرنا ان سے بغض وعداوت کرنا رب تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ ذرا سوچیں وہ لوگ جو ان محبوبان حق کو اپنے جیسا کہتے ہیں۔ اور مٹی کا ڈھیر بتاتے ہیں اور بتوں اور تھانوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور ان کے مزارات طیبہ پر حاضری کو شرک و

بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور طرح طرح کے گستاخانہ کلمات استعمال کرتے ہیں کیا محبت وعقیدت کی یہی دلیل ہے۔ یا بغض وعداوت کی کھلی ہوئی علامت ہے۔

لو کان حبک صادقا لا طعته
ان المحب لمن یحب مطیع

## باقی رہنے والی محبت

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار

(ترجمہ رضویہ پارہ 25 ع 12)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اللہ والوں سے عقیدت ومحبت وہ مضبوط رشتہ ہے جو دنیا وآخرت دونوں جگہ قائم رہنے والا ہے قیامت کے دن جب کہ نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا اس وقت یہ جماعت بے خوف ہوگی اور اپنے محبین کی دستگیری کرے گی۔

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَسْتُ مِنْھُمْ
لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

اولیاء اللہ بزرگان دین کا دنیا وآخرت دونوں مقام پر امداد واعانت کرنا، فریاد رسی کرنا احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا اخْتَصَّھُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ اُولٰئِکَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمادیا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں۔ اور

ان بندوں کا خود یہ حال ہے کہ عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔

(الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بسند حسن (بحوالہ الامن والعلیٰ، امام احمد رضا ص 30)

دوسری حدیث میں سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا صَيَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کا مرجع حاجات بناتا ہے۔ کہ لوگ اپنی حاجتیں اس کے پاس لے جائیں اور وہ حاجت برآری فرمائیں۔ (حوالہ مذکورہ ص 3)

ان ارشادات سے ظاہر ہوا کہ اولیاء کرام وصال کے بعد بھی عالم کے اندر تصرف کرتے اور اس کے کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں۔

## امام غزالی وامام رازی

علامہ احمد بن محمد شہاب خفاجی کفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی وامام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں۔

اِذَا تَحَيَّرْ تُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ كَمَا تَوَهَّمَ وَلِذَا اتَّفَقَ النَّاسُ عَلٰى زِيَارَةِ مَشَاهِدِ السَّلَفِ التَّوَسُّلَ بِهِمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ اَنْكَرَهٗ بَعْضُ الْمُلَاحِدَهِ فِیْ عَصْرِنَا وَالْمُشْكٰى اِلَيْهِ هُوَ اللّٰهُ (الامن والعلیٰ ص 147)

جب تم اپنے کاموں میں متحیر ہو تو مزارات اولیاء سے مدد مانگو مگر یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے اور اسی لئے بزرگان دین واولیاء کرام کی زیارت کرنے اور انھیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اگرچہ ہمارے زمانہ میں بعض ملحد بے دین لوگ اس کے منکر ہوئے اور خدا ہی کی طرف اس فساد کی فریاد ہے۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! سبحان اللہ۔ کیا صاف وصریح فرمان ہے اہل سنت وجماعت کو بدعتی کہنے والے دیکھیں کہ بدعتی کون ہے؟ اولیاء کرام سے

عقیدت ومحبت رکھنے والے اور ان سے مرادیں مانگنے والے ان کو وسیلہ ٹھہرانے والے یا ان سب امور مستحبہ ومتفقہ کو شرک و بدعت کہنے والے امام غزالی وامام فخری الدین رازی رحمہما اللہ تعالیٰ عنہما زیارت قبور اور اہل قبور سے طلب استعانت کو مسلمہ اور متفقہ مسئلہ فرماتے ہیں۔ اور مخالفت کرنے والوں کو بے دین اور ملحد فرماتے ہیں ان پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

## غیر اللہ سے مدد مانگنا

حدیث شریف میں اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا ضَلَّ اَحَدُکُمْ شَیْئاً وَ اَرَادَ عَوْنًا وَھُوَ بِاَرْضٍ لَیْسَ بِھَا اَنِیْس " فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْ نِیْ یَا عِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ فَاِنَّ لِلّٰہِ عِبَاد" لَا یَرَاھُمْ (بحوالہ برکاتہ الامداد امام احمد رضا ص 16)

جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے۔ یا راستہ بھول جائے اور رہنمائی میں مدد چاہتا ہو مگر ایسی جگہ ہو کہ وہاں کوئی ہمدم نہیں تو اس کو چاہئے اس طرح پکارے تین مرتبہ کہ "اے اللہ کے بندو میری مدد کرو" کیونکہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو یہ نہیں دیکھتا مگر وہ اس کی مدد کریں گے۔

طبرانی وابن حبان وغیرہ محدثین نے نقل فرمایا کہ

سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اُطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَالرُّحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِیْ تَعِیْشُوْا فِیْ اَکْنَافِھِمْ فَاِنَّ فِیْھِمْ رَحْمَتِیْ

میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اُطْلُبُوْا الْحَوَائِجَ اِلٰی ذَوِیْ لرَّحْمَةِ مِنْ اُمَّتِیْ یُرْزَ قُوْاوَتَنْجَحُوْا

اپنی حاجتیں میرے رحمدل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پوری ہوں گی۔

دوسری جگہ حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رحمدل بندوں سے فضل طلب کرو ان کے دامنِ رحمت میں عیش کرو گے کیونکہ میں نے ان کے اندر اپنی رحمت رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

طوالت کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ اس باب میں متعدد آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ پیش کی جاسکتی ہیں جن کے اندر غیر اللہ سے مدد مانگنے اور وسیلہ ٹھہرانے کی صراحت ثابت ہوتی ہے لہٰذا اس سے انکار بلاشبہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت ہے جو یقیناً بدعت وگمراہی ہے۔

## اسلامی عقیدہ

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا دلائل سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا مرادیں چاہنا حاجت روا ماننا جائز ہے لیکن ان سے مدد مانگنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کو موثر حقیقی اور مختار مطلق مان لیا جائے بلکہ فیض یافتہ وفیض رساں جان کر وسیلہ ٹھہرائے اور یہی ہر مسلمان صاحب ایمان سمجھتا بھی ہے کہ

توسل کر نہیں سکتے خدا سے
اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

ورنہ کوئی جائل سے جاہل مسلمان ہرگز ہرگز کسی ولی یا بزرگ کو خدا یا موثر حقیقی سمجھ کر معاذ اللہ مراد نہیں مانگتا۔ ہمارے طرف گنواروں میں یہ مثل مشہور ہے کہ گاجی میاں کا دگھرلے آنکھ دیہیں؟ یعنی کیا سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کو آنکھ گھر سے دیں گے؟ دیگا رب لیکن ان کے وسیلے اور ان کی دُعا سے چنانچہ علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ القوی فرماتے ہیں کہ

لَیسَ الْمُرَادُ نِسبَۃُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَلْقِ وَلَاِسْتِقْلَالِ بِالْاَفْعَالِ ھٰذَا لَا یَقْصِدُہٗ مُسلِمٌ نَصْرَفُ الْکَلَامِ اِلَیہِ وَمَنْعُہٗ مِنَ التَّلْبِیْسِ فِی الدِّیْنِ وَالتَّشْوِیْشِ عَلٰی عَوَامِ الْمُوَحِّدِیْنَ

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا۔لہٰذا اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

امام ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَلتَّوَجُّ وَالْاِسْتِعَانَۃُ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَبِغَیرِہٖ لَیسَ لَھَا مَعْنٰی فِی قُلُوْبِ الْمُسْلِمِیْنَ غَیرِ ذٰلِکَ وَلَا یَقْصِدُ بِھَا اَحَدٌ" مِّنھُمْ سِوَاہُ فَمَنْ لَّمْ یَنْشَرِحْ صَدْرُہٗ لِذَالِکَ فَلْیَبْکِ عَلٰی نَفْسِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ (برکاتہ الامداد ص35)

یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے سوا انبیاء اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کی طرف توجہ کرنا اوران سے فریاد چاہنے کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی بھی مسلمان دوسرے معنی مرادنہیں لیتا لہٰذا اگر کسی کا دل اسے قبول نہ کرے یا اس کی سمجھ میں نہ آئے تو اس کو اپنی قسمت پر رونا اوراپنے اوپر ماتم کرنا چاہئے (کہ ایسی ناقص فہم اس کو ملی)

کسی کی کم فہمی یا لاعلمی کی بنا پر اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم تو نہیں بدل دیا جائے گا۔

گر نہ بیند بروز شیرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

حقیقۃً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ رب العزت اور بندے کے درمیان واسطہ اور ذریعہ ہیں۔

## امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک پر علماء مشائخ و عوام الناس کا ایک اژدھام ہوتا۔ لوگ اپنی حاجتیں و مرادیں ان کے وسیلہ سے طلب کرتے اور با مراد واپس ہوتے آپ کا مزار اہل حاجت کے لئے تریاق کا اثر رکھتا ہے۔ اسی لئے عوام تو عوام آئمہ وقت بھی ضرورت کے وقت حاضری دیتے۔ چنانچہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مجتہد وقت، امام زمانہ اور صاحب مذہب بھی ہیں۔ آپ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی یا کسی مسئلہ میں پیچیدگی ہوتی تو آپ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک پر بصد عزت و احترام حاضر ہوتے اور مسلک حنفی پر دوگانہ ادا فرماتے اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اس جلیل القدر امام کے سامنے اس کے مذہب کے خلاف نماز ادا کروں مجھے شرم آتی ہے۔ چنانچہ الخیرات الحسان میں حضرت علامہ شہاب الدین بن حجر مکی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّهُ لَمْ يَزَلِ الْعُلَمَاءُ وَذُوْ وُالْحَاجَاتِ يَزُوْرُوْنَ قَبْرَهُ وَيَتَوَسَّلُوْنَ عِنْدَهُ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِمْ وَ يَرَوْنَ نُجْحَ ذَالِكَ مِنْهُمُ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَمَّا كَانَ بِبَغْدَادَ فَاِنَّهُ جَاءَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ تَبَرَّكُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَجِئِيْ اِلٰى قَبْرِهِ فَاِذَا عَرَضْتُ لِيْ حَاجَةٌ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَجِعْتُ اِلٰى قَبْرِهِ وَسَاَلْتُ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَتَقْضِيْ سَرِيْعًاوَ ذَكَرَ بَعْضُ الْمُتَكَلِّمِيْنَ عَلٰى مِنْهَاجِ التَّوْوِيْ اَنَّ الشَّافِعِيَّ صَلَّى الصُّبْحَ عِنْدَ قَبْرِهِ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقِيْلَ لَهُ لِمَ قَالَ تَاَدُّبًا مَعَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَ ذَكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ اَيْضًا وَزَادَ اَنَّهُ لَمْ يَجْهَرْ بِالْبَسْمَةِ

(الخیرات الحسان ص 63، مطبوعہ مصر)

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں علماء و اہل حاجت حضرات ہمیشہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پاک کو وسیلہ بناتے اور ان کی حاجتیں پوری ہوتی

تھیں۔ ان علماء میں سے ایک تو خود حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جس وقت آپ بغداد میں قیام فرماتے تھے۔ تو فرماتے ہیں۔ کہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض و برکات حاصل کرتا ہوں جب مجھے کوئی ضرورت پیش ہوتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر آپ کے مزار کی جانب متوجہ ہوتا ہوں اور مزار کے قریب کھڑا ہو کر اللہ سے سوال کرتا ہوں فوراً میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ بعض متکلمین فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فجر کی نماز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے پاس ادا کی لیکن دعا قنوت نہیں پڑھی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ بسم اللہ بھی بلند آواز سے نہیں پڑھی (حالانکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بسم اللہ بلند آواز سے اور فجر میں دعا قنوت کے پڑھنے کا حکم ہے)۔ لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ نے اپنے مسلک کے خلاف کیوں کیا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اس مزار پاک میں آرام فرمانے والے کے ادب واحترام کی وجہ سے۔

ابن جوزی جو مخالفین کے معتمد علیہ ہیں اپنی کتاب صفوۃ الصفوہ میں لکھتے ہیں۔

انَّهُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ الْجَزْلِيُّ يَقُوْلُ قَبْرُ مَعْرُوْفٍ كَرْخِيٍ التِّرْيَاقُ الْمُجَرَّبُ

ابراہیم جزلی فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک دعا کی اجابت کے لئے تریاق مجرب ہے۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیوان آئمہ اسلام وعلماء کرام کے مزارات طیبہ پر حاضری دینا اور ان کے توسل سے اپنی مرادیں مانگنا یقیناً جائز و درست ہے اس کو ناجائز و شرک و بدعت کہنا بلا شبہ محرومی و خسران ہے ایسے بے ادبوں اور گستاخوں سے اجتناب لازم ہے۔

## مزار موسیٰ کاظم وامام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاشیہ مشکوۃ باب زیارۃ القبور میں ہے۔

اَمَّا الْاُسْتِمْدَ ادُبِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ او الْاَنْبِیَاءِ فَقَدْ اَنْکَرَهُ کَثِیْر'' مِنَ الْفُقَهَاءِ وَاَثْبَتَهُ الْمَشَائِخُ الصُّوْفِیَةُ وَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ قَبْرُ مُوْسیٰ الْکَاظِمِ تِرْیَاق'' مُجَرَّب'' لِاِ جَابَةِ الدُّعَاءِ وَقَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِیُّ مَنْ یُّسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِهٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ (ص154)

حضور علیہ السلام ودیگر انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور اہل قبور سے مدد مانگنے کا بہت سے فقہاء نے انکار کیا اور مشائخ وصوفیہ اور فقہاء کی ایک جماعت نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم کی قبر شریف دعا کی قبولیت کے لئے آزمودہ تریاق ہے اور سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس شخص سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے بعد وفات بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

میرے پیارے ورمحترم اسلامی بھائیو اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے مدد طلب کرنے میں تو کسی کو انکار ہی نہیں بلکہ علماء وبزرگان دین سے بھی مدد طلب کرنا جائز ہے۔

## کفن چور کی مغفرت

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص کفن چور تھا۔ اس کا کام ہی تھا مردوں کو تلاش کر کے قبر سے کفن چرالینا۔ ہر اچھے برے کے جنازہ میں شریک ہونا۔ چنانچہ ایک صالحہ عورت کا انتقال ہوا۔ یہ کفن چور جنازہ میں شریک ہوا تاکہ قبر پر نشان مقرر کرے اور رات کو تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ جب لوگ دفن سے فارغ ہوکر اپنے اپنے گھروں کو پلٹے رات ہوئی حسب معمول کفن چور پہنچا اور قبر کھود کر کفن نکالنا چاہا کہ اتنے میں صالحہ عورت سے آواز آتی ہے۔ سبحان اللہ جنتی آدمی

جنتی عورت کا کفن لیجانا چاہتا ہے۔ یہ کلام سن کر کفن چور متحیر ہو گیا اور پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے اور مجھے دونوں کو بخش دیا۔ اس نیک عورت نے جواب دیا کہ خداوند قدوس نے میری مغفرت تو فرما ہی دی بلکہ ہر اس شخص کو بخش دیا جو میری نماز جنازہ میں شریک تھا تم بھی میری نماز جنازہ میں تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمہاری بھی مغفرت فرمادی۔ اس کفن چور نے اتنا سنا تو فوراً قبر کو برابر کر دیا اور اس برے کام سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا (ش ص۔ ص 86)

میرے محترم اسلامی بھائیو! سبحان اللہ۔ اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت مغفرت کا ذریعہ بن جاتی ہے اور وصال کے بعد بھی بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست دکھاتے رہتے ہیں۔

## اللہ والوں کا قبر میں اعزاز

شرح الصدور میں علامہ موصوف روضہ الریاحین سے ایک بزرگ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک عابد کے لئے قبر کھود رہا تھا ابھی کھدائی مکمل نہ کر سکا تھا کہ اچانک بغل والی قبر سے ایک اینٹ گر پڑی اور وہ قبر کھل گئی۔ اس قبر کی طرف دیکھا تو اچنبھا سا ہو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ قبر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے جسم پر سفید کپڑا ہے جو حرکت کر رہا ہے۔ اور گود میں قرآن مجید سونے کے حرفوں سے لکھا ہوا رکھا ہے اور وہ اللہ والے بزرگ اس کی تلاوت کر رہے ہیں۔ میری جانب سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے میں نے عرض کیا۔ ابھی نہیں بزرگ نے فرمایا اچھا اس اینٹ کو اس کی جگہ درست کر دو اللہ تم پر رحم فرمائے اور محفوظ رکھے۔ (ش ص ص 85)

اگر گیتی سدا سر باد گر دو      چراغ مقبلاں ہر گز نہ میرد

## حکایت

قاضی بہاء الدین فرماتے ہیں کہ ہم چند آدمی قاہرہ جا رہے تھے کہ راستہ میں ہمارے ایک ساتھی شیخ امین الدین کا انتقال ہو گیا جس وقت ہم لوگ ان کی لاش لے

کر قاہرہ کے دروازے پر پہنچے تو پہرہ داروں نے اندر داخل ہونے سے روک دیا کہ شہر کے اندر مردہ لے کر جانے کی اجازت نہیں ہے اتنے میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امین الدین نے اپنے ہاتھ کو اٹھا دیا پہرہ داروں نے سمجھا کہ یہ شخص زندہ ہے اس لئے اندر جانے کی اجازت دے دی۔ (ش،ص۔صفحہ 86)

## اسکندریہ کا قلعہ

اسلامی لشکر شہر اسکندریہ پر حملہ آور تھا۔ اسکندریہ کا بادشاہ خود بھی اس جنگ میں شریک تھا اور بڑے زور وشور سے لڑائی کا انتظام کر رہا تھا۔ کافروں کی فوج ایک بہت بڑے مضبوط قلعہ کے اندر تھی اور لشکرِ اسلام قلعہ کے سامنے ایک بڑے میدان میں خیمہ زن تھا زیادہ دنوں تک باہم جنگ ہوتی رہی مگر چونکہ کفار قلعہ کے اندر بند تھے اس لئے انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا ایک دن صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار سے فرمایا کہ اے کافرو! اس وقت ہمارے لشکر میں اللہ کے ایسے پیارے بندے بھی موجود ہیں کہ اگر اس قلعہ کی دیواروں کو حکم دے دیں کہ زمین میں دھنس جائے تو فوراً قلعہ زمین کے اندر دھنس جائے گا اتنا فرما کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ہاتھ سے قلعہ کی فصیل کو دھنس جانے کا اشارہ کیا۔ فوراً پورا قلعہ جو اس قدر مضبوط اور سنگین تھا زمین میں اتر گیا۔ اور جتنے قلعہ کے اندر تھے آن کی آن میں کھلے میدان میں کھڑے نظر آنے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر اسکندریہ کے بادشاہ کے ہوش اُڑ گئے بادشاہ پوری فوج لے کر بھاگ نکلا اور شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

(سچی حکایات حصہ دوم ص 80)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! بیشک اللہ والوں کی زبان سے جو بات نکلتی ہے۔ وہ فوراً پوری ہو کر رہتی ہے۔ اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی شان یہ ہے کہ سوکھے دریا کو حکم دے دیں تو رواں ہو جاتے ہیں اور بہتے ہوئے دھارے پر قدم رکھ دیں تو خشکی پیدا ہو کر راہ دے دے بلاؤں کے رد ہونے اور مصائب کے دور ہونے کی دُعائیں فرما دیں تو پروردگار عالم قبول فرما لیتا ہے۔

وَلٰكِنَّ الْحُسَّادَ لَا يَفْقَهُوْنَ

# چوتھا باب

## عام احوالِ برزخ

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس وجن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے دنیا کو عالم برزخ کے ساتھ ایسی ہی نسبت ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ کو دنیا کے ساتھ۔

برزخ میں کسی کو تکلیف ملتی ہے کسی کو آرام کفار ومشرکین اور منافقین تو ہمیشہ عذاب قبر میں مبتلا رہیں گے کبھی انہیں چھٹکارا نہیں ملے گا۔ مسلمان اگر عصیان ونا فرمانی کی بنا پر عذاب میں مبتلا بھی ہوگا تو کچھ دیر کے لئے۔ ایمان والے پر ہمیشگی کا عذاب نہیں ہوگا۔ بلکہ مومنین کی فاتحہ خوانی اور دُعا واستغفار سے مسلمانوں پر عذابِ قبر کی تخفیف ہوتی ہے اور ان کے گناہ معاف ہوتے اور مراتب کی بلندی ہوتی ہے۔

### اُمت مرحومہ

اَخرَجَ الطَّبرَانِیُ فِی الاَوسَطِ عَن اَنَسٍ مَرفُوعًا اُمَّتِیُ اُمَّة" مَرحُومَة" تَدخُلُ قُبُورَهَا بِذُنُوبِهَا. تَخرُجُ مِن قُبُورِهَا لَا ذُنُوبَ عَلَیهَا تَمَحَّصَ عَنهَا بِاستِغفَارِ المُؤمِنِینَ لَهَا

طبرانی نے اوسط میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت اُمتِ مرحومہ ہے قبروں میں گناہ کی حالت میں داخل ہوتی ہے لیکن جس وقت قبر سے اُٹھے گی تو مومنین کے استغفار اور دعاؤں کی وجہ سے گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نکلے گی۔ (ش ص۔ ص 128)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ الصَّدقَةَ لَتُطفِی عَن اَهلِهَا حَرَّ القُبُورِ (حوالہ مذکور)

بیشک صدقہ کرنا صدقہ کرنے والے سے حرارتِ قبر کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ زندوں کا دُعاء استغفار کرنا فاتحہ پڑھنا، تلاوت قرآن مجید، صدقہ وخیرات کرنا، مردوں کے لئے نفع بخش ہے۔

## قبر کا تحفہ

اَخرَجَ الطَّبرَانِیُ فِی الاَوسَطِ عَن اَنسٍ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِن اَھلِ مَیتٍ یَمُوتُ مِنھُم مَیت" فَیَتَصَدَّقُونَ عَنہُ بَعدَ مَوتِہٖ اِلَّااَھدَ اَھَالَہُ جِبرِیلُ عَلیٰ طَبَقٍ مِن نُورٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلیٰ شَفِیرِ القَبرِ فَیَقُولَ یَا صَاحِبَ القَبرِ العَمِیقِ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃً اَھدَاھَا اِلَیکَ اھلک فَاقبَلھَا تَتَدخُلُ عَلَیہِ فَیَفرَحُ بِھَاوَ یَستَبشِرُو یَحزِنُ جیرانہ انہ الَّذِینَ لَا یُھدیٰ اِلَیھِم شَیئی (ش ص۔ صفحہ 129)

طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا کہ میں نے حضور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص مرجاتا ہے اور اس کے عزیز واقارب اس کے لئے صدقہ وایصالِ ثواب کرتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام نورانی طشت میں رکھ کر اس مردے کے پاس لے جاتے ہیں اور قبر کے کنارے کھڑے ہو کر پکارتے ہیں کہ اے قبر کی گہرائی میں رہنے والے تمہارے گھر والوں نے یہ تحفہ بھیجا ہے اسے قبول کرلو۔ مردہ اسے حاصل کر کے خوش ہوگا اور دوسروں کو خوشخبری سنائے گا۔ اس کے پڑوسیوں میں جس کے لئے کوئی ہدیہ نہیں بھیجا گیا ہوگا۔ وہ یہ سن کر رنجیدہ اور مغموم ہوگا۔

## حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ قبرستان میں

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ جمعرات کو ایک قبرستان میں پہنچا۔ اچانک ایک چمکدار روشنی دیکھی۔ تعجب سے لا الہ الا اللہ کہا اور میں نے سمجھا کہ اس قبرستان کے تمام مردوں کی مغفرت کردی گئی ہے اتنے میں ایک غیبی آواز مجھے سنائی پڑی کہ اے مالک

بن دینار جو تمہیں اس قبرستان میں نور دکھائی دے رہا ہے۔ یہ ایک مسلمان کو بھیجا ہوا تحفہ ہے۔ جو اس نے اس قبرستان کے مردوں کے لئے بھیجا ہے میں نے اس پکارنے والے سے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے بولنے کی قدرت دی ہے۔ یہ بھی بتا دے کہ یہ ہدیہ کس قسم کا ہے۔ اس پر اس ہاتف نے فرمایا کہ آج رات ایک مومن نے اٹھ کر وضو کیا اور عمدہ وضو کیا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔ اس میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد" پڑھا اور اس دو رکعت کا ثواب قبرستان کے مسلمانوں کی ارواح کو ہدیہ کر دیا۔ جس کو اللہ رب العزت نے نورانی شکل میں ان لوگوں کو عطا فرمایا ہے جس کی وجہ سے پورا قبرستان بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے میں نے ہر جمعرات کو پابندی کے ساتھ دو رکعت پڑھ کر ایصال ثواب کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ ایک رات کو میری قسمت کا ستارہ بلندی پر آیا اور خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا کرامت سے مشرف ہوا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے مالک بن دینار تم نے میری امت کو جو تحفے بھیجے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو قبول فرما لیا اور اس کے نور کے برابر تیری مغفرت فرما دی اور ان نمازوں کا تجھے ثواب بھی ملا اور قصر جنت میں ایک محل تیرے واسطے خاص کر دیا جس کا نام منیف ہے۔ (ش،ص۔ صفحہ 128)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو بیشک ہماری چھوٹی چھوٹی عبادتیں اگر دربار خداوندی میں قبولیت حاصل کر لیں تو وہ عظیم مرتبہ والی ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں ایصال ثواب کرنے میں اس کا کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ یہ معمولی چیز ہے یا تھوڑی عبادت ہے بلکہ اس میں خلوص ومحبت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ریا کاری اور نام و

نمود و دکھاوے کا شائبہ بھی نہ ہونا چاہیئے اور نہ کوئی دنیوی غرض اس سے وابستہ ہو بلکہ خلوص و صداقت کے ساتھ کارِ خیر کیا جائے اور اس ایصال ثواب کو اپنے والدین واعزاء واحباب کو نذر کر دیا جائے تو اس سے ان کو بھی فائدہ پہنچے گا اور کرنے والا بھی اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔

## نورانی طشت

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قبرستان کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ قبریں پھٹی ہوئی ہیں مردے قبروں سے باہر نکل کر بیٹھے ہوئے ہیں اور سب کے سامنے ایک ایک طشت نور کا موجود ہے لیکن ایک آدمی کو دیکھا کہ اِس کے سامنے نورانی طشت نہیں ہے میں نے اِس سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ سب کے سامنے نورانی طشت ہے مگر تمہارے سامنے نہیں ہے۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ اے ابو قلابہ جن لوگوں کے سامنے آپ نورانی طشت دیکھ رہے ہیں دنیا کے اندر ان سب کی نیک بخت وصالح اولاد ہے اور دوست واحباب ہیں جو ان کے لیے دعا واستغفار اور ایصالِ ثواب کرتے رہتے ہیں صدقات وخیرات دیتے ہیں یہ نور جو تم دیکھتے ہو انھیں باتوں کی وجہ سے ہے اے ابو قلابہ ایک لڑکا میرا بھی دنیا میں ہے، لیکن نالائق ہے نہ تو کبھی دُعا کرتا ہے نہ کسی چیز کا ایصالِ ثواب ہی کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ میرے سامنے کوئی نور نہیں ہے جس سے میں اپنے پڑوسیوں کے رُوبرو سخت شرمندہ ہوتا ہوں حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اس شخص کے لڑکے کو بلا کر پورا واقعہ سنایا اس لڑکے نے فوراً اپنے برے اعمال وعادات سے توبہ کی اور وعدہ کیا کہ آج سے سب برے کام چھوڑ کر اعمالِ صالحہ وعبادت کی جانب متوجہ رہوں گا۔ اب اس لڑکے نے اپنے باپ کیلئے دعا واستغفار وایصالِ

ثواب، خیرات وصدقات کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں بعد دوبارہ اسی قبرستان کو خواب میں دیکھا قبریں پھٹی ہوئی ہیں اور مردے قبروں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پہلی مرتبہ جس مردہ کے سامنے نورانی طشت نہیں نظر آیا تھا آج دیکھا کہ اس کے سامنے سب سے زیادہ نور ہے جو آفتاب کی طرح جگمگا رہا ہے اس شخص نے کہا اے ابو قلابہ! اللہ تعالیٰ تم کو میری طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے۔ کیونکہ تمہاری نصیحت سے میرا لڑکا جہنم کی آگ سے نجات پا گیا اور میں اپنے پڑوسیوں میں شرمندگی سے بچ گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک (قلیوبی)

تنبیہ: میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ذرا غور کرو کہ تم اپنی بے راہ روی اور اپنی غفلتوں و بداعمالیوں سے اپنے والدین واعزہ واحباب کو جو اس دنیا سے تم سے جدا ہو گئے ہیں کس قدر انھیں دکھ اور رنج پہنچاتے ہو کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے ذرا سوچو تو یہ وہی لوگ تو ہیں جن کے لیے زندگی میں تم ہر طرح کا آرام و آسائش پہنچانے کی کوشش کرتے تھے وقت آجانے پر جان و مال قربان کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ اگر وہ کسی تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہوتے تو تم بے چین ہو جاتے مگر آج جبکہ وہ تم سے ظاہری زندگی میں جدا ہو گئے تو تم نے انکو ایسا بھلا دیا کہ کبھی انکی قبر پر جا کر درود و فاتحہ وایصالِ ثواب کی بھی یاد نہیں آتی حالانکہ آج ان کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کی زیادہ ضرورت ہے، آج تمہاری معمولی نیکیاں ان کے لیے بہت بڑا سرمایہ ثابت ہوں گی کیونکہ اس وقت ان کی نیکی اور بھلائی کرنے کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اپنی زندگی میں جو کچھ کرنا تھا کر لیا۔

یاد رکھو! ایک دن تمہارے لیے بھی ایسا ہی آنیوالا ہے جب کہ قبر کی تاریکی میں تنہائی کے عالم میں ہو گے نیکیوں کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔ کراماً کاتبین دفتر اعمال تہہ

کر چکے ہوں گے۔ اس وقت تم بھی یہ خواہش کرو گے کہ تمہارا کوئی عزیز کوئی دوست تمہاری قبر پر آکر فاتحہ پڑھ جائے ایصالِ ثواب کر دے، دُعاء مغفرت کر دے لہٰذا تم پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور دوستوں کی قبروں پر پابندی سے حاضری دیا کرو اور قرآن مجید کی تلاوت دوُرود و فاتحہ و ایصال ثواب سے ان کو خوش رکھو۔ ان کے پڑوسیوں کے رُوبرُو اِنھیں شرمندگی اور رسوائی سے بچاؤ اِس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو ان کی خوشنودی حاصل ہوگی دُوسرا تمہاری اولاد اگر آج ان اعمال پر تمہیں دیکھے گی تو کل تمہارے ساتھ اسی طرح کا حُسنِ سلوک کرے گی۔

چوں خواہی کی نامت بود در جہاں　　مکن نام نیک بزرگان نہاں

## ام سعد کا کنواں

اس میں علماء مشائخ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ زندوں کے اعمال خیر مردوں کے لیے نفع بخش ہوتے ہیں چنانچہ علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ شرح عقائد میں فرماتے ہیں کہ فِیْ دُعَاءِ الْاِحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْع" خِلَا فًالِلْمُعْتَزِ لَةِ

زندہ لوگ اگر مردوں کے لیے دعا کریں یا مردوں کی طرف سے صدقہ کریں تو مردوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے اس مسئلہ میں (گمراہ فرقہ) معتزلہ ہی کا اختلاف ہے۔

اسی طرح ہدایہ میں امام برہان الدین مرغینانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ان الانسان له ان یجعل ثواب عمل لغیره صلوة اوصوماً اوصدقة اوغیرها عند اهل السنة والجماعة (ھدایه اولین صفحه ۲۷۶)

بلاشبہ ہر انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو بخش دے چاہے نماز ہو یا روزہ، صدقہ ہو یا اس کے علاوہ اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں کا اچانک میری عدم موجودگی میں انتقال ہو گیا تو کیا میرے کسی عمل سے انکو

نفع پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیوں نہیں؟ تم کنواں کھدوا کر اپنی ماں کے نام ایصالِ ثواب کر دو۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنواں بنوایا اور اس کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ (بخاری واحمد طبرانی بحوالہ شرح الصدور صفحہ ۱۲۸)

طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں کا انتقال ہو گیا اور اس نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں قرضدار ہوتی اور تو اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتی تو کیا قرضہ ادا ہو جاتا یا نہیں؟ صحابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور ہو جاتا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اپنی ماں کی جانب سے حج کرو۔

یہاں پر انہیں دو حدیثوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں یوں تو زندوں کے اعمال سے مردوں کو فائدہ پہنچنے کے ثبوت میں بیشمار احادیث کریمہ وارد ہیں خود اس کتاب میں بھی مختلف مقامات پر اس سے متعلق احادیث ملیں گی۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو حدیث مذکور میں خاص طور پر قابل غور بات یہ ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ ھذا لام سعد کنویں کو اپنی والدہ ماجدہ کے نام سے موسوم کر دیا اور اس پر اپنی ماں کا نام پکارا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو سید ھے سادھے سنیوں کو وما اھل بہ لغیر اللہ کی آیت کریمہ پڑھ کر مرعوب کرتے اور اپنے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ غوث پاک کا نام گیارہویں کا مرغا اس لئے حرام ہے کہ اس پر غیر اللہ کا نام پکار دیا گیا بڑے پیر کا بکرا اس

لئے حرام ہے کہ غیر اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے کیا وہ لوگ ام سعد کے کنویں کے پانی پینے کو بھی حرام ہونے کا فتویٰ دیں گے؟ جس کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نوش فرمایا اور کسی نے ناجائز وحرام ہونے کا حکم نہیں دیا۔ نہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس نسبت کرنے سے منع فرمایا اگر وہابیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک وَمَا اُهِلَّ بِهٖ کی آیت کریمہ کا وہی مطلب ہے جو وہ بیان کرتے ہیں تو پھر هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کا کیا مطلب نکالیں گے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کا بکرا اور مرغا اور ام سعد کو کنواں دنوں کا ایک ہی حکم ہے۔ فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ آیت کا پھر بھی وہ مطلب نہیں جو غوث پاک واولیاء کرام کے مخالفین لیتے ہیں بلکہ اس کا مطلب وہ ہے جو صحابہ کرام نے لیا جو مفسرین وفقہاء نے بیان کیا کہ اگر کسی جانور کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا اور اسی پر ذبح کر دیا گیا۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح نہیں کیا یا بسم اللہ اللہ اکبر کے ساتھ غیر خدا کو بھی شریک کر لیا۔ تو وہ جانور حرام ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں الحمد للہ ہم اہل سنت وجماعت کا یہی مسلک ہے غوث پاک کا بکرا اور مرغا ضرور پکارا جاتا ہے لیکن ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جاتا ہے۔ اس وقت غوث پاک کا نام ہرگز ہرگز کوئی سنی نہیں لیتا یہ منکرین کا دھوکہ دینا ہے اس سے ان کا مقصد اولیاء کرام و بزرگانِ دین سے عوام کو پھیرنا ہے جو ان کا اصل مدعا ہے۔

## رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان امت کے نام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُ

کُم بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ اَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا اَجْرُهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا (ش،ص۔صفحہ 129)

وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّيْ عَلَيْهِمَا مَعَ صَلٰوتِكَ وَاَنْ تَصُوْمَ عَنْهُمَا مَعَ صِيَامِكَ وَاَنْ تَتَصَدَّقَ عَنْهُمَا مَعَ صَدَقَتِكَ (حوالہ مذکورہ)

’’آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی صدقہ نافلہ کرلے تو اسے چاہئے کہ اس صدقہ میں اپنے والدین کو بھی شریک کرلے تو ان کو بھی ثواب ملے گا اور اس صدقہ کرنے والے کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوگی‘‘

اور فرمایا کہ

’’والدین کے ساتھ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کے لئے بھی پڑھ لیا کرو اور جب تم روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب تم صدقہ و خیرات کرو تو ان کے نام بھی کردیا کرو۔‘‘

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ان حدیثوں میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والدین کے ساتھ ان کے انتقال کے بعد حسن سلوک کرنے کی خاص طور پر تاکید فرمارہے ہیں۔ اس سے مردوں تک ہمارے اعمالِ حسنہ کے اجر وثواب پہنچنے کا واضح طور پر ثبوت ملتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرکے والدین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسنِ سلوک کرنا چاہئے تاکہ ان کی خوشنودی حاصل ہو جن کی رضامندی میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی ہے مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس کا عامل بنائے۔ آمین۔

## مُردوں کی شکایت سے بچو

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ملک شام سے بصرہ کی طرف جارہا تھا۔ راستہ میں ایک خندق پڑی۔ اس سے وضو کیا اور دورکعت نماز

پڑھی رات کا وقت تھا ایک قبر سے ٹیک لگا کر سو گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو صاحب قبر نے مجھ سے بطور شکایت کہا کہ اے ابو قلابہ آج رات بھر تم نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ اے ابو قلابہ جو دو رکعت نماز تم نے پڑھی ہے اس کی قدر و منزلت کا تم زندوں کو علم نہیں۔ اس کی اہمیت کو ہم مردے ہی سمجھتے ہیں۔ یہ دو رکعت دنیا کی ساری نعمتوں سے بہتر و افضل ہیں لیکن ہم مجبور ہیں کہ ہمارے عمل کا زمانہ ختم ہو چکا ثواب کی قدر ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ مگر کر نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اے ابو قلابہ زندوں سے میرا اسلام کہنا بے شک ان کی دُعائیں اور استغفار و ایصال ثوابُ ہم لوگوں تک نور کا پہاڑ بن کر پہنچتا ہے۔ (ملخص ش ص۔ صفحہ 128)

## عالم برزخ کو پارسل

ایک صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ ایک رات میں انہوں نے خواب دیکھا کہ چند عورتیں ایک جگہ بیٹھی ہیں لیکن ان میں اپنی بیوی کو نہ پایا۔ تو ان عورتوں سے اپنی بیوی کی حالت دریافت کی۔ عورتوں نے بتایا کہ چونکہ تم نے اپنی بیوی کو اچھا کفن نہیں دیا اس لئے وہ لوگوں کے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے جب وہ صحابی خواب سے بیدار ہوئے تو دربار رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا دیکھو مدینہ میں کوئی ایسا ہے جو مرنے کے قریب ہو۔ ان صحابی نے تلاش کیا تو ایک انصاری کو قریب الموت پایا تو انصاری سے اپنا خواب بیان کر کے خواہش ظاہر کی کہ آپ اپنے ہمراہ ایک اچھا عمدہ کفن میری بیوی کے لئے لیتے جائیں انصاری نے فرمایا اگر ایسا ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری بیوی تک کفن پہنچا سکوں تو لے جانے کو تیار ہوں۔ چنانچہ جب انصاری کا انتقال ہو گیا تو ان کے ہمراہ دو کپڑے زعفران میں رنگے ہوئے شامل کر دیئے گئے۔

دوسری شب میں پھران صحابی نے خواب میں دیکھا کہ چند عورتیں ایک جگہ جمع ہیں۔اور آج ان کے ساتھ اپنی بیوی کو بھی دیکھا کہ وہی زعفرانی رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ (بشری الکئیب ص 94-93)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مومنین صالحین پر حالات برزخیہ کا انکشاف ہوتا ہے اور مردے جس عالم میں ہوتے ہیں یہ حضرات کبھی بیداری میں کبھی خواب میں باخبر ہوتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے کو اس کی حیثیت کے مطابق عمدہ کفن دیا جائے۔لٹھا، گاڑھا، کھادی، کسی ایک کی قید اور پابندی لگانا بیجا ہے بلکہ وہ شخص زندگی میں جس قسم کے کپڑے استعمال کرتا تھا۔اسی حیثیت کا لحاظ کرتے ہوئے دیا جائے کیونکہ مردے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو آپس میں فخر ومباہات کرتے ہیں۔

## مردے کا کفن

عَنْ جَابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسِّنُوْا کَفَانَ مَوْتَاکُمْ فَاِنَّھُمْ یَتَبَاھُوْنَ وَیَتَزَاوَرُوْنَ فِیْ قُبُوْرِ ھِمْ (بشری الکئیب صفحہ۹۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو عمدہ کفن دیا کرو۔کیونکہ وہ ایک دوسرے کیساتھ فخر کرتے ہیں اور قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اِذَاوَلِّی اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفْنَہٗ فَاِنَّھُمْ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْ اَکْفَانِھِمْ

جب کوئی شخص تم میں کسی بھائی کا وارث ہو تو چاہیے کہ اس کو اچھا کفن دے کیونکہ مردے ایک دوسرے سے اپنے کفن میں ملاقات کرتے ہیں (اور کفن کے اچھے ہونے

پر فخر کرتے ہیں) (ش ص صفحہ ۱۸۰)

## اچھا کفن

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عیوان الحکایات میں محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قیساریہ عورت کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ وہ عورت لڑکی سے شکایت کرتی ہے کہ تم لوگوں نے مجھے تنگ کفن دیا۔ جس کی وجہ سے میں اپنے پڑوس کی عورتوں سے شرم محسوس کرتی ہوں اور فلاں عورت فلاں دن ہم لوگوں کے پاس آنے والی ہے مکان کے اندر فلاں جگہ چار اشرفیاں رکھی ہوئی ہیں اس کا کفن خرید کر اس آنے والی کے ذریعہ میرے پاس بھیجدو لڑکی کا بیان ہے کہ اشرفیوں کو جس جگہ ماں نے بتایا تھا اسی جگہ ہمیں مل گئیں اور جس عورت کا بتایا تھا کہ فلاں دن آنے والی ہے ہم نے اس کو دیکھا تو کوئی بیماری نہیں لیکن اس معینہ دن کے آنے سے پہلے ہی وہ عورت بیمار ہوئی علامہ فریابی فرماتے ہیں کہ وہ لڑکی اور اس کے ورثہ مجھ سے فتویٰ دریافت کرنے آئے کہ لڑکی نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے اس وقت مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ حدیث کہ مردے ایک دوسرے سے ملتے ہیں یاد آگئی میں نے اس سے کہا ان اشرفیوں کا کفن خرید لو لڑکی نے جا کر اس عورت سے گفتگو کی کہ جب تمہارا انتقال ہو جائے تو اپنے ساتھ میری والدہ کے واسطے کفن لے جانا جب اس عورت کا جس دن لڑکی کی ماں نے بتایا تھا انتقال ہو گیا تو اس کے ہمراہ وہ کفن رکھ دیا گیا لڑکی نے دوبارہ جو اپنی ماں کو خواب میں دیکھا تو لڑکی سے اس کی ماں نے کہا اے بیٹی وہ عورت آگئی اور اس نے تمہارا بھیجا ہوا کفن مجھ تک پہنچا دیا۔ تم نے بہت پسندیدہ کفن بھیجا اللہ تعالیٰ تجھے جزاء خیر عطا فرمائے۔ (ش ص صفحہ ۸۱)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ارشادات نبوی وسلف صالحین کے اقوال سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اپنے مردوں کو اچھے کفن دیئے جائیں کیونکہ جب وہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اپنے انہیں کفنوں میں ہوتے ہیں۔ اگر کفن اچھا ہوتا ہے تو فخر ومباہات کرتے ہیں اور اگر کفن ناقص یا معمولی ہوتا ہے تو دوسرے کے سامنے شرم وخجالت محسوس کرتے ہیں ایک طرف تو یہ مبارک ارشادات ہیں اور کفن کے اچھے دیئے جانے کی تاکید ہو رہی ہے دوسری جانب دیوبندی مکتبہ فکر کے شیخ الاسلام مولوی مدنی صاحب کا واقعہ ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کو کھادی کپڑے سے اس قدر عشق تھا کہ ایک مرتبہ مراد آباد میں تقریر کے اسٹیج پر پان کی پیک جبہ پر پھوٹ پڑی معتقدین ومریدین نے اپنے اپنے رومال اور دستیاں پیش کیں تاکہ اس سے صاف کر کے جبہ کی گل کاری کچھ مدہم کرلی جائے مگر ان میں چونکہ کوئی کھادی کا رومال نہ تھا اس لیے قبول نہ کیا۔ بسیار تلاش کے بعد جب اپنا ہی کھدر کا رومال ملا تو اس سے جبہ صاف کیا گیا۔ کھادی کا عشق یہاں تک غالب تھا کہ ایک شخص کی نمازِ جنازہ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا کیونکہ اس کا کفن کھادی کا نہ تھا۔ یہ کسی معمولی آدمی کا عمل نہیں بلکہ ان کی جماعت کے شیخ الکل کا عمل ہے تصدیق کے لیے الجمعیۃ کا شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۲۵ ملاحظہ فرمالیجیے۔

بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس تقویٰ وطہارت کا اظہار کس آیت اور کس حدیث کی روشنی میں کیا جارہا ہے جب کہ اللہ کے محبوب سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد اس کے خلاف ناطق ہے۔

شیخ کو غیر سے مجھ کو ان سے لگن
اپنی اپنی روش اپنا اپنا چلن

## اہل قبور کا زائرین سے انس پانا

امام بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عثمان بن سورہ سے روایت کیا ہے میری والدہ بہت ہی عابدہ صالحہ تھیں لوگ ان کو راہبہ کہتے تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں پابندی کے ساتھ ہر جمعرات کو ان کی قبر پر زیارت کے لیے جاتا اور والدہ مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کرتا ان کے ساتھ قبرستان کے دوسرے مردوں کو بھی شریک کر لیتا کچھ عرصہ کے بعد میں نے خواب میں والدہ کو دیکھا حالات معلوم کئے تو فرمایا کہ اے لختِ جگر نورِ نظر بیشک موت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں برزخ (قبر) میں بہت ہی آرام سے ہوں گلِ ریحان کا بستر اور سندس واستبرق کی مسند لگی ہے رحمتِ خداوندی عزوجل سے فیضیاب ہوں۔ میں نے کہا اماں جان کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتایئے فرمایا ہاں بیٹا ایک ضرورت ہے وہ یہ کہ جو تم ہر جمعرات کو میری زیارت کرتے ہو اس کو قائم رکھو۔ کیونکہ تمہارے آنے سے مجھے انسیت ہوتی ہے جس وقت تم مکان سے چلتے ہو۔ مجھے فوراً اطلاع کر دی جاتی ہے کہ اے راہبہ تیرا لڑکا زیارت کرنے آتا ہے اس وقت مجھے بڑی خوشی حاصل ہوتی اور میرے پڑوس کے مردے بھی خوش ہوتے ہیں لہٰذا اے بیٹا اس عمل کو مت چھوڑنا اس کو پابندی کے ساتھ کرتے رہنا۔ (ش ص صفحہ ۹۵)

## مردوں کا زائرین کو دیکھنا

شرح الصدور میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسد بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے ایک دوست کا انتقال ہو گیا ایک روز خواب میں ملاقات ہوئی شکایت کرنے لگے کہ تم فلاں دوست کی قبر پر آئے اور قرآن مجید پڑھا ۔ دُعا و استغفار کیا مگر میرے پاس تم نہ آئے اور نہ دُعا و استغفار ہی کیا میں نے کہا تم نے کیسے جانا کہ میں فلاں دوست کی قبر پر گیا کہنے لگے میں نے خود تم کو دیکھا تھا میں

نے ان سے ازراہِ تعجب دریافت کیا کہ تم قبر کے اندر منوں مٹی کے نیچے چھپے ہوئے ہو پھر مجھ کو کس طرح دیکھ لیا اس نے جواب دیا جس طرح شیشے کے برتن میں رکھا ہوا پانی باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح ہم لوگ بھی قبر میں رہتے ہوئے اپنی زیارت کرنے والوں کو دیکھتے ہیں۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ان واقعات سے نصیحت حاصل کرو اور عبرت پکڑو۔ اپنے والدین بھائی، بہن، دوست واحباب اور بزرگوں کی قبروں پر جانے کی پابندی کرو ان کی زیارت سے خود نفع حاصل کرو اور ان کو فائدہ پہنچاؤ اسی میں تمہاری سعادت مندی اور فلاح و بہبودی ہے اس کے خلاف کرنے میں محرومی و بد بختی ہے جن بدقسمتوں کا یہ عقیدہ ہو کہ قبروں پر جانا شرک ہے اور قبر والوں کا ادب و احترام کرنا بدعت ہے وہ فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تو ارشاد فرمایا۔

زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ اُمُوْرَا الْاٰخِرَةِ

قبروں کی زیارت کرو تمہیں آخرت کی باتیں یاد آئیں گی۔

لہٰذا منکرین زیارتِ قبور خود بدعتی ہیں ایسے بدعتیوں سے دور رہو۔

## زندوں کے اعمال مُردوں پر پیش ہوتے ہیں

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ہم دن کے اجالے یا رات کی تاریکی میں جو کچھ بھی اچھے یا برے اعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور پھر اس کے پیارے رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو تو اس کے ذرے ذرے کی خبر رہتی ہی ہے۔ اس میں تو کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں لیکن یہ بھی یاد رکھئے کہ جو ہمارے عزیز واقارب ، والدین ہم سے پہلے انتقال کر چکے ہیں ان کو بھی ہمارے اعمال کی اطلاع برابر ہوتی رہتی ہے۔ زندوں سے تو چھپایا جا سکتا ہے۔ لیکن ان سے پوشیدہ نہیں رہا جا سکتا جب

ان لوگوں کو ہمارے نیک اور اچھے اعمال کا علم ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور ہماری بداعمالیوں ونافرمانیوں پر مطلع ہو کر رنجیدہ ہوتے ہیں اور دربارِ خداوندی عزوجل میں دُعا کرتے ہیں کہ اے مولیٰ تعالیٰ ان کو برے کاموں سے بچا، نیکیوں کی توفیق عطا فرما، جیسا کہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

چنانچہ امام ابوعبداللہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

كَانَ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَعْمَلَ عَمَلًا تَخزَنُ بِهِ اَمْوَاتِیْ وَ كَانَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْه یَقُوْلُ اَنَّ الْاَمْوَاتِ لَتَاْتِیْهِمْ اَخْبَارُ الْاَحْیَاءِ فَمَا مِنْ اَحَدٍ لَهٗ حَمِیْمُ الْاَوْیاَ تِیْه خَبْرًا قَارَبَهٗ فَاِنْ كَانَ خَیْرًا سَرّبَهٗ وَ فَرِحَ وَاِنْ كَانَ شَرًّاعَبَسَ لِدُ وا حَزَنَ حَتّٰی اِنَّهُمْ یَتَسَاءَ لُوْنَ عَنِ الرَّجُلِ قَدْ مَاتَ فَیَقُوْلَ مَا فَعَّال" فَلَانَ" فَیَقُوْلُ اَلَمْ یَا تِكُمْ فَیُقْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَاجَاءَ نَاوَلَا مَرَّ بِنَاسَالِكٌ" بِهٖ اِلٰی اُمِّهِ الْهَاوِیَةِ فَبِئْسَتِ الْاُمِ وَبِئْسَتِ الْمُوْبِیه (تذکرہ قرطبی ص 91)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دُعا کرتے تھے کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں ہر ایسے عمل سے جو میرے مردوں کے لئے رنج وغم کا باعث بنے اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بیشک زندوں کی خبریں مردوں کے پاس پہنچتی ہیں۔ اگر مردے کا کوئی قریبی زندہ ہوتا ہے تو اس کے حالات کی اطلاع مردوں کو ہوتی ہے اگر اچھی خبریں ہوتی ہیں تو مردے اسے سُن کر خوش ہوتے ہیں اور بری خبر سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور رنجیدہ ہوتے ہیں اور جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو جان پہچان والے مردے اس سے ملاقات کرتے اور اپنے متعلقین کے حالات دریافت کرتے ہیں کہ فلاں کس طرح ہے۔ فلاں کیسا ہے۔ اگر کسی ایسے آدمی کو مردے دریافت کرتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہے تو یہ نیا مردہ جواب دیتا ہے خدا کی قسم وہ ہمارے پاس نہیں آیا ہمارے قریب سے نہ اس کا گزر ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے وہ تو بہت ہی بری جگہ ہے۔

## مردوں کو رنجیدہ مت کرو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اَعۡمَالَکُمۡ تُعۡرَضُ عَلٰی عَشَائِرُکُمۡ وَاَقَا رِبکُمۡ مِنَ الۡمَوۡتٰی فَاِنۡ کَانَ خَیۡرًا اِسۡتَبۡشَرُوۡا وَاِنۡ کَانَ غَیۡرُ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا تُمِتۡهُمۡ حَتّٰی تَهۡدِيَهُمۡ کَمَا هَدَيۡتَنَا (تذکرہ قرطبی ص 12۔ ش ص، صفحہ 110)

بیشک تمہارے خاندان کے مردوں کے سامنے تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اگر برے ہوتے ہیں تو بارگاہ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں کہ اے مولیٰ تعالیٰ جس طرح تو نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی ان لوگوں کو بھی ہدایت دے۔ (کہ وہ عمل صالح کریں)

دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم سب کے اعمال اللہ رب العزت کے دربار میں ہر دوشنبہ و جمعرات کو پیش ہوتے ہیں اور ہر جمعہ کو انبیاء کے دربار میں اور ماں باپ کے رُوبرو پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر تمہارے اعمال میں نیکیاں ہوتی ہیں۔ تو ان کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور مسرت سے ان کے چہرے چمک اُٹھتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے برے اعمال سے مردوں کو تکلیف مت پہنچاؤ۔ (تذکرہ قرطبی ص 19۔ ش ص، صفحہ 110)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ان احادیث کریمہ وواقعات سے ظاہر ہوا کہ مردے آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور دُنیا و عالم برزخ کے حالات دریافت کرتے ہیں اگر اچھی خبر پاتے ہیں تو خوشی وشادمانی کرتے ہیں اور اگر بُری خبر سنتے ہیں تو رنجیدہ ومغموم ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت عزوجل کے دربار میں دُعا کرتے ہیں کہ انھیں نیکی کی توفیق بخشے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے خواب میں زندوں سے بھی ملتے ہیں۔ اور ان سے حالات معلوم کرتے اور اپنے برزخی حالات بیان کرتے ہیں۔

## نینداور موت میں فرق

حضرت عکرمہ ومجاہد کا قول ہے کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح جسم سے

باہر پھیل جاتی ہے۔ جب تک وہ سوتا رہتا ہے اس کی روح جہاں چاہے پھرتی رہتی ہے جس وقت بدن میں واپس آجاتی ہے تو سونے والا بیدار ہو جاتا ہے۔

روح کے جسم سے جدا ہونے کی مثال ایسی ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں کہ وہ سورج کی ٹکیہ کے ساتھ ہوتی ہیں لیکن اس کی روشنی سارے عالم پر بکھری ہوتی ہے۔

ابن مندہ نے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ جب آدمی سوتا ہے تو اس کی روح ناک کے راستہ سے پھیلتی ہے۔ اور اصل روح جسم میں موجود ہوتی ہے اگر پوری روح جسم سے الگ ہو جائے تو انسان کو موت آجائے جس طرح جلتے ہوئے چراغ میں آگ تو صرف اس کی بتی میں ہوتی ہے مگر اس کی روشنی پورے مکان میں پھیلی ہوتی ہے۔ اس طرح انسان کی روح نیند کی حالت میں اس کے منخرہ (یعنی ناک کے سوراخ) سے پھیلتی ہے اور عالم ملکوت کی سیر کرتی ہے جو جو چیزیں اس کو پسند ہوتی ہیں روحوں کا فرشتہ اسے دکھا کر انسان کے جسم میں اس کو واپس کر دیتا ہے۔ (ش،ص۔ص 116)

ابن مندہ نے کتاب الروح اور طبرانی نے اوسط میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ

بَلَغَنِیْ اَنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَلْتَقِیْ فِی الْمَنَامِ فَیَتَسَاءَ لُوْنَ بَیْنَھُمْ فَیُمْسِکُ اللّٰہُ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی وَ یُرْسِلُ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ اِلٰی اَجْسَادِ ھَا

(ش،ص۔ص 112)

مجھے خبر ملی ہے کہ زندوں اور مردوں کی روحیں خواب میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں اور آپس میں حالات معلوم کرتی ہیں اس کے بعد اللہ رب العزت عزوجل مردوں کی روح کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روح کو اس کے جسم کی جانب بھیج دیتا ہے۔ (تاکہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام گزارے)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس معنی کی حدیث مختلف روایتوں سے بیان کی گئی ہے۔ جس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ زندوں کی روحیں خواب میں مختلف مقامات پر جاتی ہیں اور مردوں کی ارواح سے بھی ملاقات کرتی اور ایک دوسرے کے حالات کی پوچھ تاچھ کرتی ہیں۔

## پانچواں باب

## عذاب قبر کے اسباب اور اس سے نجات کے طریقے

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! عالم برزخ کے عذاب کو عذاب قبر کہتے ہیں۔ اس کی نسبت قبر کی جانب اس وجہ سے ہے کہ اکثر و بیشتر مردے قبر میں دفن ہوتے ہیں ورنہ خداوند قدوس عزوجل جس میت کو عذاب دینا چاہے تو وہ خواہ قبر میں ہو یا دریا میں۔ کسی جانور کے پیٹ میں ہو یا ہوا میں منتشر ہو۔ آگ میں جلا کر راکھ کر دیا گیا ہو یا کھلے میدان میں پڑا ہو غرض کہ کہیں بھی کسی حالت میں ہو اس کے عذاب سے نجات نہیں پا سکتا۔ ہم اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

عذاب قبر گنہگار مومن پر بھی ہوتا ہے اور کافر و مشرک پر بھی فرق یہ ہے کہ ایمان والوں کے لئے نجات کی صورت ہے اور کفار کے لئے اس سے کبھی نجات نہیں نیز مومن پر محض اس کے برے اعمال کے سبب عذاب ہوتا ہے جس میں قبر کی تنگی وغیرہ ہے اور کافر پر اس کے کفر اور بدکاری کے سبب سخت عذاب ہوتا رہتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَذابُ القُبرِ حق" (بخاری جلد اول صفحہ 83)

کہ قبر کا عذاب حق ہے۔

اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لئے خود اس سے پناہ مانگی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِی اَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ القَبرِ

اے اللہ میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

اخرج ابن شیبة و الشیخان عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَااَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھلَ القُبُورِ یُعَذَّبُونَ فِی قُبُورِھِم عَذَابًا تَسمَعُہُ البَھَائِمُ (بحوالہ ش صفحہ 66)

ابن شیبہ و بخاری و مسلم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ قبر والوں پر ان کی قبروں میں ایسا عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور سنتے ہیں۔

عذاب قبر کو جنات انسانوں سے پوشیدہ رکھنے میں حکمت الٰہیہ ہے لیکن کبھی کبھی نصیحت وعبرت حاصل کرانے کے لئے انسانوں کو بھی عذاب قبر دکھا دیا جاتا ہے۔ تا کہ اس سے بچنے کی کوشش کریں چنانچہ آئے دن ایسے واقعات سنائی دیتے رہتے ہیں اور سلف صالحین سے بکثرت منقول بھی ہیں۔

## پہلی منزل

جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو عالم آخرت کے سفر کی پہلی منزل قبر ہوتی ہے پوری زندگی کے اعمال کی جانچ یہاں سے شروع ہو جاتی ہے۔ جس کے متعلق حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرَةِ النَّارِ (ش،ص، صفحہ 47)

قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

اگر یہ پہلی منزل آسان ہوگئی تو ہر منزل آسان ہی ہوتی جائے گی لیکن جس کی یہ منزل دشوار ہوتی ہے اسے ہر منزل پر شدائد سے دوچار ہونا پڑے گا۔ قدم قدم پر اسے ٹھوکریں لگیں گی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مردہ جب قبر کے اندر دفن کر دیا جاتا ہے۔ تو قبر اس سے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ اے انسان کیا تجھے خبر نہیں تھی کہ میں فتنہ اور تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی اور کیڑوں کا مکان ہوں۔ کس نے تجھ کو میرے بارے میں مغالطہ میں رکھا تھا کہ تو مجھ پر اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اگر مردہ نیک وصالح ہوتا ہے تو اس کی طرف سے کوئی جواب دینے والا جواب دے گا کہ کیا تو دیکھتی نہیں کہ یہ شخص دنیا

میں بھلائیوں کا حکم دیتا تھا اور برائیوں سے روکتا تھا۔ یہ سن کر قبر کہے گی جب تو میں اس پر گلزار ہو جاتی ہوں اور اس کا جسم نور بن جائے گا۔ اور روح خدا کے پاس چلی جائے گی۔ (ش،ص۔صفحہ 47)

## تنہائی کی منزل

عبید بن عمر قریشی کا ارشاد ہے کہ جب انسان مرتا ہے اور قبر کے گڑھے میں مدفون ہوتا ہے تو وہ گڑھا اس سے ہم کلام ہوتا ہے کہ میں تنہائی اور تاریکی اور اکیلے رہنے کا مکان ہوں اگر تو اپنی زندگی میں خدا کا فرمانبردار رہا ہو گا۔ تو آج میں تجھ پر رحمت ثابت ہوں گا اور اگر نافرمان رہا ہو گا تو آج میں تجھ پر عذاب بنوں گا۔

میں وہ جگہ ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے میرے اندر آئے گا وہ خوش ہو کر نکلے گا اور جو گناہوں اور نافرمانیوں کے ساتھ آئے گا وہ تباہ و برباد ہو کر نکلے گا۔

قبر مردے سے کہتی ہے اے بدنصیب کیا تجھے کسی نے مجھ سے ڈرایا نہیں تھا کہ میں تنہائی کی تنگ جگہ اور ہولناک ہوں، بدبو اور کیڑوں سے بھری ہوئی ہوں میرے پاس تو کون سا سامان لایا ہے۔ (مذاق العارفین جلد 4، صفحہ 642)

## قبر کی پکڑ

جب مردہ قبر میں دفن ہو جاتا ہے تو قبر مردہ کو دباتی ہے مجرموں کو اس قدر سخت دباتی ہے کہ اس کی داہنی طرف کی ہڈی بائیں طرف کو ہو جاتی ہے اور بائیں طرف کی ہڈیاں دائیں جانب کو۔ لیکن جو مجرم نہیں ہوتا عذاب قبر سے محفوظ رہنے والا ہوتا ہے تو اس کو بھی قبر دباتی ہے۔ مگر اس طرح جیسے دوست اپنے دوست سے گلے ملتے وقت دباتا ہے یا ماں اپنے بچے کو پیار و محبت میں سینے سے چمٹا لیتی ہے۔ جس سے روتا ہوا

بچہ کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کیا گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک تسبیح پڑھتے رہے ہم سب بھی پڑھتے رہے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی ہم سب نے بھی تکبیر کی، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے کیوں تسبیح پڑھی؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس مرد صالح پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادیا۔ (مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر صفحہ ۲۶)

## بھیانک صورتیں

جب مردے کو قبر میں دفن کر چکتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہوئے آتے ہیں جو نہایت ڈراونی اور ہیبت ناک شکل والے ہوتے ہیں ان کا جسم سیاہ آنکھیں چمکیلی سیاہ اور نیلی دیگ کے برابر شعلہ زن ہوتی ہیں۔ سر کے بال پاؤں تک لٹکے ہوتے ہیں اور ان کے دانت کئی ہاتھ لمبے جس سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے ان میں سے ایک منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ مردے کو جھنجوڑتے ہوئے ڈانٹ کر اٹھاتے ہیں اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔

پہلا سوال مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟

دوسرا سوال مَادِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے؟

تیسرا سوال مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ

ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا

رَبِّیَ اللّٰہ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے سوال کا جواب دیگا
دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ تیسرے سوال کا جواب دیگا
ھُوَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ
وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

فرشتو پوچھتے کیا ہو لو سینہ چیر کر دیکھو
میرے دل میں شبیہ احمد مختار رکھی ہے

جواب باصواب سُن کر فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا اس وقت آسمان پر ایک منادی ندا کرے گا۔ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ۔ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ جنت کی نسیم اور خوشبو اس کے پاس آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اس کی قبر کشادہ کردی جائے گی اور اس سے کہا جائیگا کہ سو جیسے دلہن سوتی ہے یہ خواص کے لیے عموماً ہے اور عوام میں ان کے لیے جن کو وہ چاہے ورنہ وسعت قبر حسبِ مراتب مختلف ہے۔ بعض کے لیے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی اور بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ فرمادے حتیٰ کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔ (ملخصاً از بہار شریعت)

اور اگر مردہ منافق یا کافر و مشرک ہوگا تو ہر سوال کے جواب میں کہے گا ھَاھَا لَا اَدْرِیْ افسوس مجھے کچھ نہیں معلوم کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَاَقُوْلُ میں لوگوں کو کچھ کہتے سنتا تھا تو خود بھی کہتا تھا اس وقت ایک پکارنے والا پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو تاکہ اس کی گرمی اور لپٹ میں جھلستا رہے اور اس کو عذاب دینے کے لیے فرشتے اندھے بہرے مقرر کئے جائیں گے جو ہاتھوں میں لوہے کا گرز لیے

ہوں گے کہ اگر پہاڑ پر اس سے مار دیا جائے تو خاک ہو جائے اس سے ماریں گے اور عجیب عجیب قسم کے موزی جانور اس کو تکلیفیں پہنچانے کے لیے قبر میں مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک ایذا دیتے رہے گے۔

(ماخوذ از بہار شریعت ومشکوۃ شریف باب اثبات عذاب القبر)

## پیشاب سے نہ بچنے پر عذاب

اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی قَبرَینِ فَقَالَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیرٍا مَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَستَنزِہُ مِنَ البُولِ وَاَمَّا الاٰخَرُ فَکَانَ یَمشِی بِالنَّمِیمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیدَۃٍ رطبۃ فَشَقَّھَا نِصفَینِ فَغرَزَ فِی کُلِّ قَبرٍ وَاحِدَۃٍ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلتَ ھٰذَا قَالَ لعلہ یخفف عنھما مالم ییبا

(بخاری جلد 1، ص 35، ش ص صفحہ 67)

بخاری ومسلم کی حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہوتا ایک پر اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب سے نہ بچتا تھا۔ اور دوسرے پر اس لئے کہ چغلی کھاتا تھا پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر دو حصے کئے اور ہر قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ عمل کس لئے کیا ارشاد فرمایا کہ شاخیں جب تک خشک نہ ہوں گی بیشک عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ چغلی کھانے والے اور پیشاب میں احتیاط نہ کرنے والے پر عذاب قبر ہوتا ہے وہ مسلمان مرد و مسلم خواتین خصوصیت سے توجہ فرمائیں جو پیشاب کر کے بغیر استنجاء کے پائجامہ

پائجامہ باندھ لیتے ہیں۔اور چغلی کھانے ادھر اُدھر کی کرنے سے سخت اجتناب کریں۔ دونوں فعل بظاہر معمولی نظر آتے ہیں لیکن یہ معمولی سی تساہلی اور لغزش کتنے سخت عذاب کا موجب بنتی ہے اے نفس کے فریب میں آنے والے مسلمانو۔خدارا اپنے اُوپر رحم کرو اور ہر اس کام سے پرہیز کرو جو اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ناراضگی کا سبب ہو اسی میں دین ودنیا کی بھلائی ہے خدائی قہر سے کوئی نجات دلانے والا نہ ہوگا۔اور یقین کرلو کہ ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہنا ہے روزانہ تم دیکھتے ہو کہ جو آج چلتا پھرتا نظر آتا ہے کل اس کے مرنے کی خبر پاتے ہو۔

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج اس کی کل ہماری باری ہے

## نئی روشنی کی تاریکیاں

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! آج کل کے مسلمانوں میں جہاں دین سے بے توجہی اور بہت سی بداعمالیوں نے جنم لیا ہے وہاں اس قوم کے اندر مغربی تقلید کی ایک عام وبا پھیلی ہوئی ہے جس نے مردوں عورتوں میں ایسی ایسی بے حیائیاں پیدا کردی ہیں کہ کل تک جو دن کا غازی اور رات کا نمازی تھا آج وہ ایک لنگوٹ باندھے ہاتھ میں بجائے ڈھال وتلوار کے ہاکی لیے ہوئے میدان میں کھلاڑی نظر آرہا ہے۔اور جو عورت کل خاتون خانہ آبروئے کا شانہ تھی جس کی گود میں ولی وغوث قطب،ابدال،غازی ونمازی مچلا کرتے تھے آج وہ کریم پوڈر،اور لپ اسٹک سے ہاتھ منہ رنگے ہوئے ننگی عریانیت کو بھی شرماتے ہوئے بازاروں اور سینما ہالوں اور کلبوں کا چکر لگا کر ننگ خاندان اور شمع محفل بنی ہوئی ہے آج اس کی گود میں پلنے والا نہ غوث ہوتا ہے نہ قطب بلکہ وہ کسی فلم کا ایکٹر بنتا ہے یا کسی ٹیم کا کپتان۔آج وہ کنیز

فاطمہ کے بجائے نرگس اور ثریا کی دلدادہ نظر آتی ہے افسوس اس قوم نے اپنی ساری اسلامی خوبیوں کو مغربی بازار میں نیلام کر دیا ہے مغربی تہذیب کی تقلید کا یہ عالم ہے کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان فرق و امتیاز دشوار ہو گیا ہے چہرے دونوں کے صاف ہونٹوں پر لپ اسٹک کی سرخی، کوٹ پتلون میں دونوں کندھا سے کندھا ملائے چلے جا رہے ہیں حال یہ ہے کہ:۔

نئی تہذیب کا نقشہ عیاں ہے
میاں بیوی ہے اور بیوی میاں ہے
شباب آور ہے سُرخی اور پوڈر
کہ ستر سال کی بڑھیا جواں ہے

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! افسوس ہے کہ جو شرم و حیا کی پتلا تھی آج وہ وحشی جانوروں کی طرح چوکڑیاں بھرتی پھر رہی ہے وضو، نماز، طہارت وغیرہ تو اس سے کوسوں دور ہو کر رہ گئے۔ انگریزوں کی نقالی میں پتلون اور ٹائی میں مسلمان گھوم رہا ہے۔ اگر راستہ چلتے چلتے پیشاب کی حاجت پیش آگئی تو راستے ہی پر پتلون کی بٹن ڈھیلی کی اور جانوروں کی طرح کھڑے کھڑے ضرورت پوری کر لی اور بٹن چڑھا کر آگے بڑھ گیا۔ اب جس قدر بھی پیشاب کے قطرے ٹپکیں پتلون کا کام ہے کہ وہ جذب کرتا رہے جسم پر پھیلے پڑیں تو کوئی پرواہ نہیں۔

شمع مغرب کی جلتی ہے تاریکی نہیں جاتی

جو قوم کنتم خیر امۃ کے تاج کرامت سے سرفراز کی جا چکی ہو آج وہ دوسروں کی تھالی میں ایسی مسخ ہو چکی ہے کہ وہ پہچانی نہیں جاتی جو دوسروں کو نیکیوں کی تعلیم دینے والی قوم تھی آج غیروں کے اعمال و اطوار اپنانے کو دوڑتی نظر آتی ہے۔

مسلمانو! آج تم سے حکومت چھن گئی۔ تخت وتاج لٹ گیا۔ عزت برباد ہو گئی۔ تم دنیا کی نگاہوں میں ذلیل وخوار ہوئے۔ آخر کیوں؟ کبھی تم نے سوچا بھی کہ آخر یہ انقلاب کیوں آیا۔ یاد رکھو اور یقین کرلو کہ کسی قوم پر تباہی و بربادی اس کے ناشائستہ افعال اور اعمال بد ہی کی وجہ سے آتی ہے آج تم نے اللہ اور اس کے محبوب سرور کونین علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان سے منہ موڑ لیا۔ بزرگوں کی پیروی چھوڑ دی برائیوں میں مبتلا ہو گئے غیروں کی تقلید کرنے لگے۔ سچے دین کی پیاری تعلیم کو بھلا دیا جس کی پاداش میں عذاب خداوندی تم پر مسلط کر دیا گیا۔ اسی طرح ذلت ونکبت کے غار میں گرتے جاؤ گے۔ اب بھی وقت ہے موجودہ روش کو بدل ڈالو اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری پر کمربستہ ہو جاؤ اپنی صورتوں کو اسلامی بناؤ اور اسلامی لباس پہنو۔ نیکیوں کی تبلیغ کرو برائیوں سے خود بھی بچو اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرو۔ اگر آج تم نے اپنی روش کو بدل لیا تو یقیناً پھر انعام واکرام خداوندی عزوجل سے مالا مال ہو سکتے ہو۔ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہو عظمت وسربلندی میسر ہو سکتی ہے سنو اور گوش عبرت سے سنو۔

طریق مصطفیٰ کا چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی
ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمت پروردگار اپنی

نئی روشنی کے عاشقوں کے لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک حدیث کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس فرمان مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عبرت حاصل کریں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ (نورالانوار)

اے ایمان والو! پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

## گدھے کا سر

اصبہانی نے عوام بن حوشب سے نقل کیا کہ میں ایک مرتبہ ایک قبیلہ میں مہمان تھا۔ اس کے قریب قبرستان تھا عصر کے بعد میں نے ایک قبر کو دیکھا کہ وہ پھٹ گئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی جسم انسان کا تھا تین مرتبہ گدھے کی آواز میں چلایا اس کے بعد قبر اس پر بند ہوگئی میں نے اس واقعہ کی لوگوں سے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص شراب پیتا تھا۔ جب اس کی ماں روکتی کہ بیٹا خدا سے ڈر شراب نوشی چھوڑ دے اس پر وہ بد بخت ماں کو ڈانٹ دیتا کہ کیا ہر وقت گدھے کی طرح چلاتی ہے ماں بیچاری خاموش ہو جاتی جب اس شخص کا انتقال ہوا تو عصر کا وقت تھا چنانچہ اس وقت سے روزانہ کا یہی دستور ہے کہ ہر روز اس کی قبر پھٹتی ہے اور یہ اس میں سے نکل کر تین مرتبہ گدھے کی آواز میں ڈھینچو ڈھینچو کرتا ہے پھر قبر میں بند ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ منہ (ش، ص صفحہ 72-71)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی نا فرمانی اور شراب نوشی دونوں سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اور آپ سب کو ہر ایسے کام سے جو عذاب الٰہی وغضب خداوندی عز وجل کا موجب ہو بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## تول میں کمی پر عذاب

امام بیہقی نے شعب الایمان میں عبدالحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا

کہ چند آدمی آئے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ حضور ہم سب حج کے ارادہ سے مکان سے روانہ ہوئے جس وقت ''ذات صفاع'' کے مقام پر پہنچے ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا اس کا جنازہ تیار کر کے جب قبر کھودی تو اس کے اندر ایک کالا سانپ نظر آیا جو پوری قبر کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ قبر تیار کرنی چاہا لیکن وہاں بھی وہی منظر تھا۔ کہ کالا سانپ قبر میں پھیلا ہوا ہے ہم اس کو اسی حال میں چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ اب کیا کریں۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ کالا سانپ اس شخص کا برا عمل ہے تم واپس جاؤ اور اس کو اسی قبر میں دفن کر دو۔ قسم ہے وحدہ لا شریک کی اگر ساری دنیا کی زمین تم لوگ کھود ڈالتے تو ہر جگہ اس سانپ کو موجود پاتے عبدالحمید فرماتے ہیں کہ وہاں سے واپس آ کر ہم نے اس مردہ کو اسی حالت میں قبر میں دفن کر دیا۔ جب حج سے فارغ ہو کر واپس مکان آئے تو اس شخص کی بیوی سے اس کے حالات دریافت کئے عورت نے کہا میرا شوہر غلہ فروش تھا جب کسی کے ہاتھ غلہ بیچتا تو کچھ کٹوتی کر لیتا اور اسی کو کھاتا تھا۔ (ش۔ص۔ صفحہ 72)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! لین دین اور ناپ تول میں کمی کرنے سے بچو ورنہ زمین کے اوپر جب تک ہو اس وقت تک تو لوگوں کی نظروں سے بچ کر کچھ دن امن پا سکتے ہو۔ لیکن یاد رکھو زمین کے اندر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں ایک دن جانا ہے اور قیامت کے دن خدا عزوجل کے دربار میں حساب دینا ہے جہاں کسی مجرم کو امن اور کسی خطا کار کو پناہ نہیں اور ڈرو اس دن کے حساب سے جب کہ ساری زندگی کے ایک ایک سانس کے ذرے ذرے کا عمل تمہارے سامنے ہو گا اس وقت کیا صفائی دو گے۔

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہوتا ہے

## پھاوڑے کا حلقہ

دمشق کے بعض مشائخ کا بیان ہے کہ ہم ایک مرتبہ قافلے کے ساتھ حج کرنے جا رہے تھے راستے میں ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا قریب کی آبادی سے ہم نے ایک پھاوڑا مانگا اور قبر کھود کر مردہ کو اس میں دفن کر دیا۔ لیکن قبر سے پھاوڑا نکالنا بھول گئے یاد آنے پر اسے نکالنے کے لئے قبر کو کھودا تو عجیب منظر دیکھا اس مردے کے دونوں ہاتھ اور پاؤں اور گردن کو اکٹھا کر کے پھاوڑے کے حلقہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ ہم نے قبر کو فوراً بند کر دیا اور کدال والے کو قیمت دے کر راضی کر لیا حج سے واپسی پر اس کی بیوی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ ایک مسافر اس کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا جس کے پاس کچھ مال بھی تھا اس شخص نے مسافر کو قتل کر کے اس کا مال لے لیا اور اسی مال سے وہ جہاد و حج وغیرہ کرتا تھا۔ (ش، ص۔ صفحہ 72)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس سے پتہ چلا کہ کسی کو ناحق قتل کرنا، مال چھین لینا، دھوکا دینا، اور بد عہدی کرنا غضب الٰہی و قہر خداوندی عزوجل کے موجب ہیں اور مال حرام سے حج و جہاد وغیرہ کرنا بے سود ہے اس کا کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوگا۔ اور نہ عذاب قبر سے بچ سکے گا۔

## غافل نمازی

ابن ابی الدنیا نے عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ مدینہ طیبہ میں ایک آدمی کی بہن کا انتقال ہوا جب اس لڑکی کو قبر میں دفن کر کے لوگ واپس ہوئے تو اس کے بھائی کو خیال ہوا کہ روپیہ کا بٹوہ تو قبر ہی میں چھوٹ گیا اس شخص نے اپنے ایک دوست کو ساتھ لیا اور آکر بہن کی قبر کھودی تو روپیہ کی تھیلی مل گئی اس نے اپنے دوست سے کہا تم ذرا ہٹ جاؤ تاکہ میں اپنی بہن کو ایک مرتبہ اور دیکھ لوں۔ چنانچہ اس

مقصد سے ابھی چند ہی اینٹیں ہٹائی تھیں کہ قبر کے اندر آگ بھڑک رہی ہے جلدی سے قبر کو بند کیا اور مکان آکر والدہ سے بہن کے حالات معلوم کئے والدہ نے بتایا کہ اس کے اندر دو عیب بہت بڑے تھے ایک تو یہ کہ نماز پڑھنے میں بہت غفلت و سستی کرتی تھی وقت کی پابندی نہ کرتی تھی دوسری عادت یہ تھی کہ پڑوسیوں کے مکان پر دروازوں سے کان لگا کر اس وقت باتیں سنتی جب کہ وہ خلوت میں ہوتے اور ان کے راز کی باتوں کو دوسری سے بیان کرتی۔ (ش،ص۔ صفحہ 74)

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلٰوتِہِمۡ سَاہُوۡنَ (پ30 ع23)

تو ان نمازیوں کے لئے خرابیاں ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

اے بے نمازی مسلمانوں جب غافل نمازیوں کے لئے قرآن مجید وعید سنا رہا ہے۔ تو جو لوگ نماز بالکل ہی چھوڑ بیٹھے ہیں ان کے لئے کیا کچھ نہ ہوگا۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس دردناک واقعہ سے پتہ چلا کہ نماز میں غفلت و لاپرواہی برتنا اور دوسروں کی رازدارنہ باتیں معلوم کرنا اور ان کو لوگوں میں پھیلانا، چغلی کھانا، غیبت کرنا، عذاب قبر کے اسباب میں سے ہیں ہماری ماں بہنیں خاص کر اس جرم میں اکثر مبتلا رہتی ہیں کسی کا کتنا ہی گہرا راز کیوں نہ ہو مگر اللہ کی ان بندیوں کو بغیر کہے چین نہیں ملتا جہاں دو چار جمع ہوگئیں تو بغیر ایک دوسرے کی غیبت، شکوہ وشکایت کئے نہیں رہ سکتیں۔ خاموش ہو کر رہنا گویا ان کی فطرت کے خلاف ہے۔

اے میری محترم اسلامی بہنوں! یاد رکھو دنیا میں تو ماں، باپ، بھائی، بیٹا، بیٹی، شوہر، عزیز واقارب سبھی لوگ کچھ نہ کچھ بوقت ضرورت کام آسکتے ہیں۔ امداد و اعانت کرسکتے ہیں دُکھ درد میں شریک ہوسکتے ہیں دنیا کی سزا سے کوشش کر کے کچھ دے دلا

کر چھڑا بھی سکتے ہیں۔ مگر قبر کی اندھیری کوٹھری میں سب کے سب ہمدرد تنہا چھوڑ کر چلے آئیں گے۔ اس وقت تمہارا عمل ہی تمہارے کام آسکتا ہے۔ تنہائی میں مونس وغم خوار نیکیاں ہی ثابت ہوں گی اور اگر بدقسمتی سے برے اعمال ہمراہی ہوئے تو پھر قبر جہنم کا ایک نمونہ ہوگی۔ اس وقت کسی کی سفارش کام آئے گی نہ رشوت ہی سے نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ لہٰذا بری عادتوں سے باز آجاؤ رب کو راضی کرنے والے نیک کاموں کی طرف رغبت کرو یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو جیسا عمل کرے گا ویسا ہی اس کا پھل پائے گا۔

## عبیداللہ بن زیاد کا سر

یزید بن ابی زیاد اور عمار بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد بن نصیب اور اس کے سب ساتھی قتل کئے گئے تو سب کے سروں کو ایک کھلے میدان میں رکھا گیا اتنے میں ایک بڑا سانپ آیا جس کو دیکھ کر لوگ گھبرا کر ادھر اُدھر منتشر ہو گئے وہ عظیم اژدہا سب سروں میں چکر لگاتا ہوا عبیداللہ بن زیاد ثقفی کے سر پر آیا اور اس کی ناک میں گھس کر منہ کے راستے سے نکلا پھر منہ کے راستہ سے گھسا اور ناک کے راستہ سے نکلا اسی طرح کئی مرتبہ کیا اور چلا گیا تھوڑی دیر بعد پھر آیا اور پہلے کی طرح ناک کے راستہ سے گھس کر منہ سے اور منہ کے راستہ سے گھس کر ناک سے نکلا اور چلا گیا لیکن یہ نہ معلوم ہوسکا کہ وہ سانپ کہاں سے آیا اور کہاں چلا گیا۔ (ترمذی وش، ص صفحہ 73)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! یہ وہی عبیداللہ بن زیاد ثقفی تھا جس نے حضرت امام مسلم کو اور ان کے دو کم سن شہزادوں کو وحشیانہ طور پر شہید کرایا اور میدانِ کربلا میں امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے کوفہ سے یزیدی لشکر بھیجا تھا۔

یہ وہی بدنصیب شخص تھا جس نے یزیدی فوج سے سیدنا امام عالی مقام پر اور ان کے ہمراہیوں پر نہر فرات کا پانی بند کرایا تھا جس نے چمنستان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میدان کربلا میں تاراج کرایا۔

یہ وہی عبید اللہ ہے جس نے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے اور آپ کی اولاد کو بھوکا اور پیاسا شہید کروایا جس نے امام عالی مقام کی شان میں بے ادبی و گستاخی کی تھی یہ سب کچھ اس نے کیوں کیا تھا؟ تا کہ وہ یزید پلید کا مقرب بارگاہ بنا رہے لیکن انجام کیا ملا دنیا ہی میں ذلت وخواری مجمع عام میں حاصل ہوئی۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ (پ29ع3)

آخرت کا عذاب عظیم ابھی باقی ہے۔

خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ o ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (پ17،ع9)

کتوں کی موت مرا اور مرتے ہی عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا۔

تو نے اجاڑا حضرت زہرا کا بوستان تم خود اجڑ گئے تمہیں یہ بد دعا ملی

آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے سر کٹ گیا اماں نہ تجھے اک ذرا ملی

پائی ہے کیا نعیم انہوں نے ابھی سزا دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دم سزا ملی

## بے ادب

اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ تَغَوَّطَ رَجُلٌ عَلٰی قَبْرِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجُنَّ فَجَعَلَ یَنْبَعُ کَمَا یَنْبَعُ الْکِلَابُ ثُمَّ اَنَّهُ مَاتَ فَسَمِعَ فِیْ قَبْرِهٖ یَعْوِیْ وَیَصِیْحُ (ش،ص۔صفحہ 72)

ابن عساکر نے اعمش سے بیان کیا کہ ایک بے ادب نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر پائخانہ کر دیا وہ پاگل ہو گیا اور کتوں کی طرح بھونکتا پھرتا تھا جب وہ مرا تو اس کی قبر سے چلانے اور بھونکنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس گستاخ و بے ادب خارجی نے نواسہ

رسول جگر گوشۂ بتول کے مزار پاک کی بے حرمتی کی اس کی دنیا و آخرت دونوں تباہ و برباد ہوگئی اس سے ہمیں اور آپ کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ اولیاء اللہ، بزرگان دین کی شان میں کبھی بھول کر بھی بے ادبی و گستاخی نہ ہونے پائے۔ ورنہ ساری زندگی کا عمل برباد و اکارت ہو جائے گا۔ ایسا بے ادب غضب جبار و قہر و قہار کا سزا وار ہے۔

بہت سے گستاخوں کو اولیاء کرام کی شانِ اقدس میں بیہودہ کلمات استعمال کرنے اور ان کی تعظیم سے روکنے اور ان محبوبان خدا عزوجل کی زیارت کو شرک و بدعت کے فتوے لگانے کی عادت پڑی ہوئی ہے خاص طور سے یہ واقعہ ان لوگوں کے لئے مقام عبرت ہے جو اولیاء اللہ کے مزاراتِ طیبہ کو مٹی کا ڈھیر اور ان حضرات کو مٹی میں ملنے والا قرار دیتے ہیں اور اپنی دریدہ ذہنی کا ثبوت دیتے ہیں۔

پیرو نہیں گستاخ زمانے میں کسی کے
اعجاز کے قائل نہ کرامات ولی کے
کیا قدر بڑے پیر کی ہو ان کی نظر میں
بت خانہ سمجھتے ہوں جو روضے کو نبی کے

شمس لکھنوی

## غسل جنابت

حضرت عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی کا انتقال ہو گیا میں اس کی تجہیز و تکفین میں شریک تھا جس وقت جنازہ قبر کے قریب لایا گیا تو قبر کے اندر سے بلی کی شکل کا ایک جانور نظر آیا ہم نے اس کو بھگانے کی کوشش کی وہ نہیں بھاگا۔ قبر کھودنے والے نے ایک ڈھیلا اس کے سر پر مارا پھر بھی قبر سے نہیں نکلا لوگوں نے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ قبر بنائی اس قبر میں بھی وہی جانور نظر آیا

اسی طرح تیسری اور چوتھی قبر تیار ہوئی مگر جب قبر تیار ہو جائے تو وہ جانور اس میں موجود پایا جائے لوگوں نے کہا امر ربی یہی ہے اس سے چھٹکارا ناممکن ہے۔ لہٰذا اب اسے دفن کر دیا جائے جب قبر میں دفن کر دیا گیا تو اندر سے ایک ڈراؤنی آواز سنائی دی لوگوں نے اس کی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے شوہر کا عمل کیسا تھا عورت نے بتایا وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا۔ (ش،ص۔صفحہ 74-75)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! پتہ چلا کہ ناپاکی کی حالت میں رہنا اور غسل نہ کرنا عذاب قبر میں مبتلا کرتا ہے۔ اس میں سستی وغفلت کرنے سے فرض نماز کے بھی قضا ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے اور اس حالت میں کھانا، پینا، چلنا، پھرنا سخت معیوب ہے۔

مسئلہ:۔ انسان ناپاکی کی حالت میں نہ قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے اور نہ اسے چھو سکتا ہے۔ نہ اس کو اس حالت میں مسجد کے اندر داخل ہونا جائز ہے۔ کتب حدیث وفقہ وغیرہ کا بھی پڑھنا ممنوع ہے۔ غرض کہ جب تک انسان جنب (ناپاک) رہے گا بہت سی نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم رہے گا۔ اور سب سے بڑا وبال یہ ہے کہ اس سے عذاب قبر میں مبتلا ہونے کا خطرہ واندیشہ ہے۔

## عذاب قبر سے نجات حاصل کرو

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! احادیث نبویہ و واقعات مذکورہ سے ثابت ہو چکا کہ عذاب قبر میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اس ہیبت ناک لرزہ خیز عذاب سے نجات حاصل کرنے کے طریقے بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں کچھ اسباب تو وہ ہیں جو ہمارے اختیار وقدرت میں نہیں ہیں۔

جیسا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من قتل قتله بطنه لم يعذب في قبره (ش،ص صفحہ 77)

جوانسان پیٹ کی بیماری میں مرا قبر میں اس پر عذاب نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

(ترمذی جلد 1 صفحہ 127)

جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ فتنہ قبر سے اس کو محفوظ رکھے گا۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ

مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقِىَ عَذَابَ الْقَبْرِ (ش،ص صفحہ 76)

جس شخص کا انتقال جمعہ کے دن ہوا عذاب قبر سے بچ گیا۔

جن مسلمان مردوں پر عذاب قبر ہوتا ہے ان پر سے بھی جمعرات اور جمعہ کے دن عذاب اٹھا لیا جاتا ہے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اور رمضان المبارک کی برکت و بزرگی کی وجہ سے ان مبارک ایام میں مرنے والوں پر عذاب قبر ہوتا ہی نہیں۔ ان مبارک دنوں میں مرنا تو ہمارے اور آپ کے بس کا نہیں ہاں ان دنوں میں موت کی تمنا ضرور کرنی چاہئے۔

عذاب قبر سے نجات دلانے والے وہ امور جن پر اگر ہم عمل کریں تو عذاب سے بچ سکتے ہیں۔ وہ ہے سورہ مبارکہ تبارک الذی اور سورہ آلٓمٓ سجدہ کا پڑھنا جو شخص ان مبارک سورتوں کو یاد کرے اور روزانہ سوتے وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والے کو قبر کے عذاب سے نجات دلائینگی۔

## سورہ ملک کا پڑھنے والا

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کو پورے قرآن کریم سے تبارک الذی بیدہ الملک کی سورۃ کے سوا کچھ یاد نہ تھا جب وہ انسان قبر میں رکھا گیا اس وقت ایک فرشتہ آیا سورۃ ملک شریف نے مردہ کے چہرہ کو ڈھانپ لیا فرشتہ

نے سورۃ ملک سے کہا کہ بیشک تو کتاب اللہ سے ہے میں تیرے ساتھ کوئی ناشائستگی نہیں کر سکتا لیکن میں بھی مجبور ہوں مجھے اس شخص پر عذاب دینے کا حکم دیا گیا اگر تو اسے بچانا چاہتی ہے تو رب العزت کے دربار میں جا کر سفارش کر چنانچہ سورۃ مبارکہ دربار الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اے مولا تیرے فلاں بندے نے مجھ کو یاد کیا اور مجھ کو پڑھا کیا تو اس کو آگ میں جلائے گا؟ اور اسے عذاب دے گا؟ باوجود یہ کہ میں اس کے سینے میں موجود ہوں۔ خداوندا! اگر اس بندے پر تو عذاب دینا ہی چاہتا ہے تو مجھ کو اپنے قرآن سے الگ فرما دے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا اے سورۃ ملک تو بڑے غضب میں معلوم ہوتی ہے سورۃ مبارکہ عرض کرے گی الٰہی (میں تیرا کلام ہوں) تیرے دربار میں مجھے ایسا کرنے کا حق ہے مولیٰ تعالیٰ کا حکم ہوگا اچھا جا اس شخص کو میں نے تیرے حوالے کیا تیری شفاعت قبول کی اس وقت سورۃ پاک اس مردہ کے پاس آ کر اس کا منہ چومے گی اور کہے گی مبارک ہے یہ منہ جس نے مجھے پڑھا، مبارک ہے یہ سینہ جو میرا مسکن بنا۔ مبارک ہیں دونوں قدم جو میرے پڑھے جانے کے وقت کبھی کبھی کھڑے رہا کرتے تھے۔ مردے کو قبر کی تنہائی میں ڈھارس بندھائے گی۔

صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس وقت یہ مبارک حدیث سنی تو راوی کا بیان ہے کہ ہر چھوٹے بڑے مرد و عورت نے یہ سورۃ ملک یاد کر لی۔

اس سورہ مبارکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منجیہ نام رکھا یعنی عذاب قبر سے نجات دلانے والی۔ (ش ص۔ صفحہ 77)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! سورۃ ملک پڑھنے والا قبر میں زندہ رہتا ہے۔ اور اس کی تلاوت کرتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا اور بالخصوص اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ سورہ ملک پڑھنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس

کی برکت سے اُنس پاتا ہے۔

## دُرود پاک کے برکات

حضرت شیخ محدث احمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی کا انتقال ہو گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خداوند قدوس نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا وہ کہنے لگا کہ کیا پوچھتے ہو بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے اور منکر نکیر کے سوال وجواب کا وقت تو مجھ پر بہت ہی دشوار ہوا میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ شائد میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ہے آواز آئی کہ دنیا میں تم نے زبان کو بیکار رکھا تھا اس لئے یہ سختی پیش آئی لیکن جس وقت عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے اس وقت ایک انتہائی حسین وجمیل شخص خوشبو میں معطر میرے اور فرشتے کے درمیان آکر حائل ہو گیا اور مجھے ایمان کی حجت سکھانے لگا۔ میں نے کہا اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس پر اس نے کہا جو دنیا میں تو کثرت سے درود پاک بارگاہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کرتا رہا تیرے اسی پڑھے ہوئے درود سے میں پیدا کیا گیا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تجھ کو ہر سختی اور بے چینی سے بچاؤں اور ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (راحت القلوب ص 262)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! آقائے دو جہاں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت درود پاک کا پڑھنا بیشمار فوائد وبرکات رکھتا ہے علماء کرام نے لکھا ہے کہ

1، سکرات موت کو آسان کرنے والا 2، عذاب قبر سے نجات دینے والا، 3، دشمنوں پر فتح مند کرنے والا، 4، محتاجی کو دور کرنے والا، 5، بخل اور ظلم سے دور رکھنے والا، 6، پل صراط پر گزرتے وقت نور بڑھانے والا، 7، خواب میں سرکار دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سراپا جمال کی زیارت نصیب کرنے والا، 8، رزق میں برکت پیدا کرنے والا، 9، قیامت میں پیاس سے بے خوف کرنے والا اور 10، مرادیں پوری کرنے والا وغیرہ ان فوائد کے علاوہ بے شمار فوائد علماء کرام نے اپنی تصنیفات میں بیان فرمائے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس نعمت عظمیٰ سے غافل نہ رہیں اپنے زیادہ سے زیادہ اوقات کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں درود وسلام پیش کرنے میں صرف کریں کیونکہ اس سے آسان اور عمدہ وظیفہ کوئی نہیں درود خوانی میں جس قدر عقیدت ومحبت کی فراوانی ہوگی اسی قدر انعام واکرام خداوندی عزوجل اور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل حال ہوگی۔

مسئلہ:۔ جب کوئی کام کرنا ہو یا کوئی دعا کرنی ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد اول وآخر درود شریف ضرور پڑھ لیا جائے کیونکہ درود پاک کے صدقے میں کام کے بہ حسن وخوبی انجام پانے اور دعا مستجاب ہونے کی قوی اُمید ہے۔

صلی اللہ علیٰ النبی الامی والہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ

## اچھا پڑوسی

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو عمدہ کفن دو اور اس کی وصیت جلدی پوری کرو اور اسے قبر میں دفن کرو لیکن برے پڑوسی سے دور رکھو عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا صالح پڑوسی آخرت میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

قَالَ هَلْ يَنْفَعُ فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَذَالِكَ يَنْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا صالح پڑوسی دنیا میں نفع پہنچاتا ہے۔عرض کیاہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح دنیا میں اچھا پڑوسی نفع بخش ہوتا ہے اسی طرح آخرت میں بھی فیض رساں ہوتا ہے۔ (ش،ص۔صفحہ 42)

## ارشاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ کَمَا یَتَاَذّٰی الْحَیُّ بِجَارِهِ السُّوْءِ (ش،ص۔صفحہ 42)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو نیکوں اور صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ مردہ بُرے پڑوسی سے تکلیف پاتا ہے جس طرح زندوں کو اپنے بُرے پڑوسیوں سے اذیت و تکلیف ہوتی ہے۔

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے مردوں کو صالح اور نیک لوگوں (اولیاء کرام) وعلماء عظام کے درمیان دفن کیا کریں کیونکہ مردے اپنے برے پڑوسیوں سے اسی طرح دکھ اور اذیت محسوس کرتے ہیں جس طرح زندہ برے پڑوسیوں سے۔ (حوالہ مذکور)

## چالیس آدمیوں کی شفاعت

مدینہ طیبہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا دفن کے ایک ہفتہ بعد ایک صاحب نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان کو جہنمیوں کی حالت میں پایا یہ دیکھ کر متعجب ہوئے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ خواب میں دیکھا تو جنتیوں میں پایا حال دریافت کیا تو اس نے کہا ہمارے پڑوس میں ایک صالح اللہ والے دفن کئے گئے ہیں۔انہوں نے اپنے چالیس پڑوسیوں کی شفاعت کی ہے ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔ (ش،ص۔صفحہ 42)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! بے شک اولیاء کرام و بزرگانِ دین اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں دنیا و آخرت اور عالم برزخ ہر جگہ ان حضرات کی امداد

واعانت ہم سب کے شامل حال ہوتی ہے اور ان کے فیوض وبرکات ہماری دستگیری و رہنمائی کرتے ہیں کس قدر بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ کے ان محبوبوں سے خار کھاتے اور بغض وعناد رکھتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں ان بزرگانِ دین کے آداب واحترام کی توفیق بخشے اور دونوں جہانوں میں ان کی برکت سے نوازے۔ آمین۔

گرچہ از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام
از ریاض آفرینش رشتۂ گلدستہ ام

## حفاظت کا قلعہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جس وقت مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال آ کر اسے گھیر لیتے ہیں۔ اگر عذاب قبر سرہانے آنا چاہتا ہے تو تلاوت قرآن کی نیکیاں روک دیتی ہیں۔ اور اگر پائنتیں کی جانب سے آنا چاہے تو نیک کاموں میں کھڑے رہنے کا ثواب اسے روک دیتا ہے اگر ہاتھوں کی طرف سے آنے کا قصد کرتا ہے تو دونوں ہاتھ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم صدقہ دیتے وقت اور دعا کرتے وقت ہم کو پھیلاتا تھا لہٰذا ہماری طرف سے اس کے جانے کا راستہ نہیں ہے اور اگر عذاب منہ کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو اس کی دعائیں اور روزے رکاوٹ بنتے ہیں اور نماز بھی اس کے لئے محافظ بنتی ہے اور صبر کی نیکی ایک طرف کنارے کھڑی نگرانی کرتی رہتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر کسی طرف سے نیکیوں کو کمزور دیکھوں گی تو اس کی مدد کروں گی۔

مردے کے اعمال صالحہ عذاب قبر کو دفع کرتے ہیں جس طرح انسان اپنے بھائی اور اہل وعیال سے مصائب کو دفع کرتا ہے۔ پھر اعمال صالحہ مردے سے کہیں گے کہ اللہ رب العزت تیری قبر میں برکت عطا فرمائے بلاشبہ نیکیاں بہترین دوست اور اچھے ساتھی ہیں۔ (ش۔ص۔ صفحہ 55)

## عصر کا وقت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت مردہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے سورج اس کو ڈوبتا ہوا دکھائی دیتا ہے مردہ جب اٹھ کر بیٹھتا ہے دونوں آنکھیں ملنے لگتا ہے اور کہتا ہے اے نکیرو مجھ سے ابھی بات نہ کرو۔ ٹھہرو میں نماز پڑھ لوں۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 26)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! مردہ یہ بات اسی وقت کہہ سکتا ہے جب کہ دنیا میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کا عادی رہا ہوگا۔ تو جب قبر میں اسے سورج ڈوبتا ہوا نظر آئے گا اور فرشتے اٹھا کر اس سے سوال کرنا چاہیں گے تو نماز عصر قضا ہوتے دیکھ کر بے چین ہو جائے گا اور نماز پڑھنے کے لئے فرشتوں کو سوال کرنے سے روک دے گا کہ ابھی رُک جاؤ پہلے نماز ادا کرلوں پھر جو سوال کرنا ہوگا کر لینا لیکن جو بے نمازی ہوگا یا کبھی کبھی پڑھ لیتا رہا ہوگا۔ اس کو یہ ہمت اور جرأت کہاں سے ہوگی کہ فرشتوں سے نماز پڑھنے کی مہلت لے سکے۔

مسلمانوں! نماز بڑی عظیم دولت ہے اس کی پابندی کرو سستی اور غفلت باعث خسران و موجب غضب سبحان ہے۔

## خاتمہ

### بیانِ موت اور اس کے خیر و سوٴ کی علامت میں زندگی کا آخری سفر

لَنَا مَلَکٌ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ
لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ہر روز ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ غافل انسانو! موت سے چھٹکارا نہیں ہر پیدا ہونیوالے کو موت ہے اور ہر عمارت کو کسی

نہ کسی دن ڈھلنا ہے زندگی کے مقررہ وقت سے نہ ایک منٹ کمی ہو سکتی ہے۔ نہ زیادتی، انسان دنیا کی رنگینیوں میں پھنسا رہتا ہے۔ مگر اس کی زندگی کی گھڑی برابر چلتی رہتی ہے۔ جو منٹوں اور گھنٹوں دنوں اور ہفتوں کو طے کرتی ہوئی مقررہ عمر کو گھٹاتی رہتی ہے۔ اور غافل انسان خیال کرتا ہے کہ آج نوجوانی ہے۔ کل جوانی ہے ابھی بڑھاپا منزلوں دور ہے اس وقت دنیا کے مزے اڑالو، عیش وعشرت کی زندگی بسر کرلو، جوانی دوبارہ تھوڑی ملے گی۔ جب بڑھاپا آئے گا تو اخیر عمر میں توبہ واستغفار کرلیں گے۔

غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتی ہیں منادی

گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

افسوس بڑھاپے کا منتظر غفلت شعار انسان یہ نہیں سمجھتا کہ آج جوانی اپنے قبضہ میں ہے کل معلوم نہیں بڑھاپا دیکھنا نصیب ہو یا نہ ہو اور اگر بڑھاپا ملا بھی تو کیا خبر ہاتھ پیر، آنکھ، وغیرہ اعضاء سلامت رہیں یا نہ رہیں اور پھر جوانی اور بڑھاپے کے عمل میں بڑا فرق ہے۔

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں

جب بڑھاپا آگیا پھر بات بن پڑتی نہیں

## کسی قلعہ میں پناہ نہیں

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملک الموت علیہ السلام داخل ہوئے اور آپ کی مجلس میں ایک آدمی کو گھور گھور کر دیکھنے لگے جب وہ دربار سے باہر چلنے لگے تو اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ آنے والا کون تھا؟ جو مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتہ موت حضرت عزرائیل علیہ السلام تھے۔ اس شخص نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ میری تلاش میں

تھے۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم دے دیں کہ وہ مجھے ہندوستان پہنچا دے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا ہوا نے اس کو اٹھا کر ہندوستان پہنچا دیا۔ تھوری دیر بعد ملک موت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پھر آئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میری مجلس کے ایک آدمی کو تم بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کیا بات تھی؟ ملک الموت نے کہا اس کو آپ کی مجلس میں دیکھ کر حیران تھا کیونکہ مجھے حکم مل چکا تھا کہ اس شخص کی روح ہندوستان میں قبض کروں اور وہ ابھی آپ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔

(ش،ص۔ صفحہ 19۔ مذاق العارفین جلد 4 صفحہ 604)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اِذَا قَضَی اللّٰہُ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَہٗ اِلَیْھَا حَاجَۃً

جب اللہ رب العزت کسی بندے کی موت کے لیئے کسی مقام خاص کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس کی کوئی ضرورت اس مقام پر پیدا کر دیتا ہے۔ (ش،ص۔ صفحہ 42)

تا کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وہاں جائے اور موت سے ہمکنار ہو جائے

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ساری دنیا کے بسنے والے ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کی نگاہوں کے سامنے ہوتے ہیں جس جگہ پر جس وقت کسی کی روح قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے اس مقررہ وقت پر اسی مقام سے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں کوئی ان کی گرفت سے بچ کر نہیں نکل سکتا جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں آپ نے دیکھا کہ اس شخص کی موت ہندوستان میں لکھی تھی۔ ملک الموت نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں دیکھا حالانکہ اس کی موت کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ عالم حیرت میں ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر فوراً ہندوستان پہنچا دیا

قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (پ5ع8)

کتنے ہی مضبوط قلعہ میں تم محفوظ ہو جاؤ لیکن موت تم کو پا لے گی۔

## انسان کی تدبیر

علامہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 905ء کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو نجومیوں نے بتایا کہ فلاں سال کے فلاں مہینہ میں فلاں دن فلاں وقت بچھو کے ڈنگ مارنے سے تمہاری موت ہوگی۔ پیشگوئی کے مطابق جب وہ دن آیا اس وقت بادشاہ نے اپنے جسم سے شاہی لباس اتار دیا اور ایک معمولی کپڑے سے ستر چھپا لیا گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر دریا کے اندر پانی میں کھڑا ہو گیا تاکہ بچھو کے ڈنگ سے محفوظ رہ سکے لیکن یک بیک گھوڑے کو چھینک آئی اور اس کی ناک سے ایک بچھو نکلا جس نے بادشاہ کو ڈنگ مارا اور اس کے زہر سے جانبر نہ ہو سکا اور اس کی ساری تدبیریں قضا و قدر کے سامنے فیل ہو کر رہ گئیں۔ (ماخوذ از حیوۃ الحیوان مصری جلد 2 صفحہ 46)

## سکرات موت

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! انسان کی موت جب قریب ہوتی ہے تو اس پر غیب کی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں فرشتے نظر آنے لگتے ہیں جب جسم سے روح کی جدائی کا وقت ہوتا ہے تو اُسے اپنے اس پنجرے کو جس میں سالوں رہ چکی ہوتی ہے چھوڑتے ہوئے گھبراہٹ ہوتی ہے مرنے والے کو سکرات کے عالم میں اس شدت کی پیاس لگتی ہے کہ اگر اسے کتنا ہی پانی پلا دیا جائے مگر تسکین نہیں ہو سکتی اس وقت ماں، باپ، اولاد، عزیز و اقارب اور دنیا کی تمام چیزوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ دنیا اور دنیا والوں کی محبت اپنی طرف دعوت دیتی ہے ادھر خدائی قاصد ملک الموت تعمیل حکم پر آمادہ ہے لہٰذا مرنے والے سے اس کش مکش کے عالم میں کوئی بات نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کے سامنے اچھی باتیں کی جائیں اور درود شریف و کلمہ

طیبہ پڑھا جائے قرآن مجید کی تلاوت با آواز بلند کی جائے تاکہ وہ سنے اور موت کی سختی آسان ہو اور آخری وقت یاد الٰہی کرتا اور ذکر سنتا ہوا دنیا سے سفر کرے۔ خاتمہ بالخیر ہو۔ اس سے کلمہ وغیرہ پڑھنے کو نہ کہا جائے خود ہی بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ سن کر وہ بھی پڑھنے لگے۔ اکثر لوگ اس موقعہ پر کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اگر اس سکرات کی سختی میں بدقسمتی سے انکار کر بیٹھا۔ تو ساری زندگی کا کیا ہو عمل بیکار ہو جائے گا۔ مرنے والے کے لئے یہ گھڑی بڑی کھٹن ہوتی ہے ایک طرف تو فرشتہ روح قبض کرنے میں لگا ہوتا ہے اور جسم کے جوڑ جوڑ سے روح کھینچتی ہوتی ہے دوسری طرف دشمن ازلی شیطان ملعون کھڑا اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بہکاتا ہے اور دین اسلام سے پھیرنے کی سعی کرتا ہے ذرا سوچئے کہ کس قدر خطرناک وقت ہوتا ہے اس وقت معمولی سی لغزش تباہ و برباد کر سکتی ہے۔ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

راہ پرخار ہے کیا ہونا ہے　　پاؤں فگار ہے کیا ہونا ہے
نزع میں دھیان نہ ہٹ جائے کہیں　　یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے
اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت　　گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے

## دنیا پرست بادشاہ

وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا اس کو کہیں جانا تھا پہلے کپڑوں کو منگایا وہ ناپسند ہوئے دوسرے آئے وہ بھی ناپسند ہوئے یہاں تک کہ سب سے عمدہ جوڑا پہنا۔ اس کے بعد سواری کے جانور لائے گئے۔ بہت چھان بین کے بعد سب سے عمدہ گھوڑے کا انتخاب کیا اور سوار ہو کر لشکر کے ساتھ مغرورانہ انداز میں روانہ ہوا۔ مارے غرور اور گھمنڈ کے کسی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھتا اتنے میں ایک آدمی پرانی وضع اور معمولی صورت کا آیا اور اس نے سلام کیا۔ متکبر بادشاہ نے سلام کا جواب نہ دیا اس شخص نے بادشاہ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی بادشاہ نے غصہ اور جلال میں آکر

کہا تو نے بڑی گستاخی کی ہے فوراً باگ چھوڑ دے۔ اس نے کہا مجھے تم سے کچھ کام ہے بادشاہ نے کہا اچھا ٹھہرو میں گھوڑے سے نیچے اتر آؤں اس نے کہا نہیں اسی وقت ضرورت ہے اور لگام کو خوب مضبوط پکڑ لیا بادشاہ نے کہا اچھا کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا راز کی بات ہے آہستہ کان میں کہونگا بادشاہ نے سر جھکا دیا اس شخص نے کہا میں ملک الموت ہوں یہ سن کر بادشاہ کا رنگ فق ہو گیا ہوش اڑ گیا۔ زبان لڑکھڑانے لگی اور کہا اچھا اتنی مہلت مجھے دے کہ میں اپنے گھر جا کر اپنی حاجت پوری کر لوں اور گھر والوں سے رخصت ہو لوں اس نے کہا جی نہیں اب مہلت نہیں ملے گی۔ اب گھر و اسباب کو دیکھنا کبھی نصیب نہ ہوگا۔ یہ کہہ کر اس کی روح قبض کر لی اور بادشاہ گھوڑے کی پشت سے لکڑی کے کندے کی طرح زمین پر گر پڑا۔

## پرہیز گار عابد اور ملک الموت

اس بادشاہ کا کام تمام کر کے ملک الموت آگے بڑھے اور ایک ایماندار عابد بندے کے پاس پہنچے اس کو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا ملک الموت نے کہا کہ مجھ کو تم سے کچھ کان میں کہنا ہے۔ اس نے کہا بہت بہتر ملک الموت نے آہستہ سے کان میں کہا کہ میں ملک الموت ہوں اس نے کہا کہ آپ کی تشریف آوری مبارک ہو میں تو مدت سے آپ کا منتظر ہوں۔ اور آپ کی ملاقات کا شائق ہوں۔ ملک الموت نے کہا جس ضرورت کے لئے گھر سے نکلے ہو پوری کر لو اس نے کہا مجھے اللہ رب العزت سے ملنے سے زیادہ محبوب کوئی کام نہیں۔ ملک الموت نے اس نیک بندے سے کہا اپنی جان نکلنے کی کوئی حالت پسند کرنا چاہو تو پسند کر لو تا کہ اسی حالت میں تیری جان قبض کروں۔ اس نے پوچھا کیا ایسا کر سکتے ہو؟ کہا ہاں مجھ کو حکم خداوندی یہی ہے نیک بندے نے کہا اچھا تو اتنی مہلت دے دو کہ میں وضو کر کے نماز پڑھوں اور جب میں سجدے میں جاؤں اس وقت میری جان نکال لینا چنانچہ ملک الموت نے ایسا ہی کیا۔ (مذاق العارفین جلد 4 صفحہ 602)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! سبحان اللہ۔ کیا پیاری تمنا ہے کہ دم نکلے تو سر سجدے میں ہو اور زبان اللہ کی یاد میں۔ کسی کو بیوی بچوں کی یاد آتی ہے کسی کو مال و دولت چھوڑنے کا غم ہوتا ہے۔ مگر ایماندار متقی پرہیزگار جب دنیا سے سفر کرتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے ہوئے جانے کی تمنا کرتا ہے۔

## مومن کی موت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے راضی ہوتا ہے تو ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ میرے فلاں بندے کے پاس اور اس کی روح میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسے راحت و آرام دوں کیوں کہ میرے امتحان و آزمائش میں وہ پورا اترا اور جس قدر اطاعت و فرمانبرادی وہ کر چکا ہے۔ میرے انعام و اکرام کے لئے کافی ہے۔ ملک الموت پانچ سو فرشتوں کا لشکر لے کر اس بندے کے پاس آتے ہیں۔ اور ہر فرشتے کے پاس پھول کی چھڑی اور زعفران کی شاخ ہوتی ہے۔ جب اس بندہ مومن کے پاس یہ لشکر پہنچتا ہے تو دو صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شیطان مردود اس بندہ مومن کا یہ شاندار استقبال دیکھ کر سر پر ہاتھ رکھ کر چیختا اور دھاڑیں مارتا ہوا مایوس ہو کر راہ فرار اختیار کرتا ہے اور اپنے لشکریوں سے کہتا ہے تم کیا جھک مارتے رہے اس کی خبر نہ لی۔ دیکھو آج اس بندے کو کتنا عظیم مرتبہ حاصل ہوا اور تم کچھ نہ کر سکے۔ ابلیس کے متبعین کہتے ہیں کہ ہم نے تو بہت کچھ ہاتھ پیر مارا۔ کتنی تدبیریں کیں۔ لیکن اس بندہ مومن کو بہکانے میں ناکام رہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایماندار بندے کو سوائے دیدار الٰہی کے راحت اور چین نہیں ملتا لہٰذا موت کا دن اس کے واسطے شادمانی و مسرت کا دن ہوتا ہے جس کے لئے وہ ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور خندہ پیشانی سے موت کا استقبال کرتا ہے۔ (ملخص مذاق العارفین جلد 4 صفحہ 600)

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر نیک روزی بود خاتمت

## خاتمہ بالخیر کی علامت

امام ترمذی وحاکم نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اِذَا اَرَادَاللّٰہ بِعَبۡدٍ خَیۡرًا اِسۡتَعۡمَلَہ قِیۡلَ کَیۡفَ اِسۡتَعۡمَلَہٗ قَالَ یُوَفِقُہٗ لَعَمَلٍ صَالِحٍ" قَبۡلَ الۡمَوۡتِ (ش،ص۔ صفحہ 11)

جب خداوند قدوس کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو مرنے سے پہلے اس کو کار خیر کی توفیق عنایت فرماتا ہے۔

وہ بندہ برے کاموں سے توبہ کر کے غلط راستوں کو چھوڑ کر راہ راست پر آجاتا اور نیک اعمال کرنے لگتا ہے اگر کچھ گناہ اس کے رہ جاتے ہیں تو۔

فشد درہ عَلَیۡہِ الۡمَوۡتُ حَتّٰی یَفۡضِیُ اِلٰی کَیَوۡمٍ وَلَدَتۡہُ اُمُّہٗ

اس پر موت میں سختی کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ بندہ میرے حضور گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اس حال میں آتا ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(ش،ص۔ صفحہ 12)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مرنے والے کی تین چیزیں دیکھو اگر پیشانی پر پسینہ آجائے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں اور ناک کے نتھنے پھیل جائیں تو سمجھ لو کہ اس پر اللہ کی رحمت ہے اس کا خاتمہ بالخیر ہے۔ (حوالہ مذکور)

عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ اَنَّ الۡمُؤمِنَ یَبۡقٰی عَلَیۡہِ خَطَایَا مِنۡ خَطَایَاہُ یُجَاذِیُ بِھَا عِنۡدَالۡمَوۡتِ فَیَعۡرِقُ لِذَالِکَ جَبِیۡنُہٗ (حوالہ مذکورہ)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مومن کے گناہوں سے کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت کے وقت اس کا بدلہ پورا کر دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے موت کے وقت اس کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔

عَنۡ سَھۡلِ ابۡنِ سَعۡدٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الۡعَبۡدَ لَیَعۡمَلَ عَمَلَ اَھۡلَ الۡجَنَّۃِ وَاَنَّہٗ مِنۡ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ وَیَعۡمَلَ عَمَلَ اَھۡلَ

اَلْجَنَّةِ وَاَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مفق علیه (مشکوۃ صفحہ 60)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ دوزخیوں کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور ایک بندہ جنتیوں کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جہنمی ہے کیونکہ اعتبار خاتمہ کے اعمال کا ہے۔

یعنی اگر خاتمہ اس کا اعمال صالحہ کے ساتھ ہوا ہے وہ جنتی ہے اور اگر معاذ اللہ خاتمہ کے وقت اعمال بد وافعال ذمیمہ کا مرتکب رہا تو جہنمی ہوگا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ وَمِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُدْخِلُ النَّارَ.

اللہ رب العزت اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل تمام مومنین کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر کرے۔

جب دم واپسیں ہو یا اللہ
لب پہ ہو لا الہ الا اللہ

## سؤ خاتمہ کی علامت

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! جس کا خاتمہ برائی پر ہونے والا ہوتا ہے تو اگرچہ ساری زندگی نیکیاں کرتا رہا ہو آخر میں نیکیوں کو ترک کر کے بھلائیوں کو چھوڑ کر برے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور اسی عصیان ونافرمانی پر اس کو موت آجاتی ہے اور پورا عمل اس کا برباد واکارت ہو جاتا ہے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ.

حکایت:۔ ملک مصر میں ایک صالح پرہیز گار آدمی مسجد میں اذان دیا کرتا تھا مسجد کے قریب ایک عیسائی کا مکان تھا ایک دن عابد نے مسجد کی چھت سے عیسائی کی لڑکی کو دیکھا اور اس پر عاشق ہو گیا لڑکی نے ایک مقررہ وقت پر ملنے کا وعدہ کیا جب یہ عابد اس کے مکان پر پہنچا لڑکی نے دروزاہ کھول کر اندر بلا لیا اس شخص نے عیسائیہ سے اظہار محبت شروع کیا کہ جان من تمہارے عشق ومحبت میں دنیا وآخرت کو فراموش کر چکا ہوں تیرے بغیر مجھے چین نہیں۔ چاہتا ہوں کہ تم سے شادی کرلوں لڑکی بولی جب

تک تم اپنے دین ومذہب پر قائم ہو میرا باپ ہرگز اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم اپنے دین کو چھوڑ کر ہمارے دین میں آجاؤ اور عیسائی مذہب اختیار کر لو تو مجھے حاصل کر سکتے ہو۔ چنانچہ اس بدنصیب نے دین عیسائیت قبول کر لیا۔ لیکن ابھی مقصد بھی حاصل نہ کر سکا تھا کہ مکان کی چھت پر چڑھ کر شہر کا منظر دیکھنے گیا اور چھت سے گر کر بے دینی کی حالت میں مر گیا۔ (م ت قرطبی ص 12)

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا

## ماں کی ناراضگی

عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ایک شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جوان پرسکرات موت کی حالت ہے اس کو کلمہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے مگر اس کی زبان نہیں چلتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا وہ زندگی میں کلمہ نہیں پڑھتا تھا؟ عرض کیا یارسول اللہ پڑھتا تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب زندگی میں پڑھتا تھا تو موت کے وقت کس چیز نے اسے روک دیا اتنا فرما کر اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوراً مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے ہم سب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل پڑے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جوان کے مکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے لڑکے کہہ لاالٰہ الا اللہ لڑکے نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبان نہیں چلتی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماں کی نافرمانی کے باعث۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تیری ماں زندہ ہے کہا ہاں۔ حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی والدہ کو بلا کر فرمایا کہ کیا یہ تیرا لڑکا ہے؟ بڑھیا نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آگ کا دھکتا ہوا الاؤ ہو اور تم سے کہا جائے کہ لڑکے کو معاف

کر دے ورنہ تیرے سامنے اس آگ کے الاؤ میں لڑکے کو ڈال کر جلا دیا جائے گا تو تم کیا کرو گی بڑھیا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاف کر دوں گی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو سُن لے دنیا کی آگ سے کہیں زیادہ سخت جہنم کی آگ ہے کیا اپنے لڑکے کو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اور اس کے دہکتے ہوئے انگاروں میں جلتا ہوا پسند کرے گی؟

بڑھیا کی ماما تا جوش میں آگئی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے اپنے لختِ جگر و نورِ نظر کو معاف کر دیا اور اس سے راضی ہو گئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوان سے کلمہ پڑھنے کو فرمایا۔ فوراً اس کی زبان کھل گئی اور پورا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا فضل ہے کہ میری وجہ سے یہ لڑکا جہنم کے دردناک عذاب سے نجات پا گیا۔ (ماخوذ از تنبیہ الغافلین للفقیہ ابو اللیث)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک اور اس میں مذکورہ واقعہ سے ظاہر ہوا کہ والدین کی نافرمانی کرنے اور انھیں ناراض کرنے سے سوء خاتمہ کا خطرہ عظیم ہے مقام عبرت ہے ہمارے ان نوجوانوں کے لیے جو والدین کی نافرمانی میں مبتلا ہیں انھیں ستا کر ناراض کر کے کتنا عظیم خطرہ مول لے رہے ہیں انھیں خبر نہیں کی ماں باپ کی ناراضگی سے اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی ہے اور ان کی خوشی میں اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے ماں کے متعلق سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ۔

اِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا

بے شک جنت اس کے قدموں میں ہے۔

نیز ارشاد فرمایا

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

جنت ماؤوں کے قدموں کے نیچے ہے۔

یہ بھی ارشاد ہو کہ

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ

وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔ (مشکوٰۃ ص 421)

جنت ماں و باپ کی قدم بوسی، ان کی اطاعت و فرمانبرداری، ان کی خوشنودی سے حاصل ہوتی ہے والدین حصول جنت کا ذریعہ ہیں اور جہنم میں بھی پہنچانے کے۔ یعنی خدمت گزاری واطاعت و فرمانبرداری کرنے والا، ادب واحترام کرنے والا جنت کا مستحق ہوگا اور بے ادبی گستاخی کرنے والا نافرمانی کرنے والا ناراض کر کے جہنم کا حقدار ہوگا۔

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! کتنے ناعاقبت اندیش ایسے بھی ہیں جو گالی تک دیتے اور مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور طرح طرح سے انہیں ستاتے اور پریشان کرتے ہیں اذیتیں پہنچاتے ہیں وہ اپنے انجام کو سوچیں اور ان افعال قبیحہ سے باز آئیں مولیٰ تعالیٰ انھیں توفیق خیر بخشے۔ آمین

## خواجہ غریب نواز

حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم ایک صومعہ (عبادت خانہ) میں پہنچے جس میں شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانی قیام فرماتھے یاد حق میں ان کا استغراق حد سے زیادہ تھا میں کئی روز ان کی خدمت میں رہا جو کوئی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا محروم نہ جاتا اسے کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے اور فرماتے کہ میرے حق میں دعا خیر کرو کہ اپنا ایمان قبر تک سلامت لے جاؤں۔ ان بزرگ کا حال یہ تھا کہ قبر اور موت کی سختی کا حال سنتے تو بید کی طرح کانپنے لگتے اور روتے روتے ان کی یہ حالت ہوتی کہ آنکھوں سے خون بہنے لگتا جیسے کسی چشمہ سے پانی جاری ہو اسی طرح سات سات دن تک روتے رہتے آسمان کو دیکھ دیکھ کر ایسا روتے کہ ان کے رونے سے لوگوں کو رونا آتا ایک مرتبہ جب رونے سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عزیز! جس کو موت آنے والی ہو اور اس کا حریف ملک

الموت ہو تو اس کو سونے ہنسنے اور خوش رہنے سے کیا کام اس کے بعد ارشاد فرمایا اے عزیز! اگر تمہیں ان لوگوں کا ذرا بھی حال معلوم ہو جو زیر خاک ایسی کوٹھری میں سوتے ہیں جس میں بچھو بھرے ہوئے ہیں تو اس کو معلوم کرتے ہی تم اس طرح پگھل جاؤ گے جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک وقت ایک کامل بزرگ کے ساتھ میں بصرہ کے قبرستان میں بیٹھا ہوا تھا پاس ہی قبر میں ایک مردے پر عذاب ہو رہا تھا ان بزرگ پر جب عذاب کا انکشاف ہوا تو زور سے ایک نعرہ مار کر زمین پر گر پڑے میں نے ان کو اٹھانا چاہا تو ان کی روح قالب سے پرواز کر چکی تھی اور تھوڑی دیر میں ان کا جسم بھی پانی ہو کر بہہ گیا اس واقعہ کے بعد مجھ پر قبر کی بڑی ہیبت طاری ہوئی اس لیے اے عزیز! دنیا میں اتنا مشغول نہ ہونا کہ حق سے غافل ہو جاؤ۔

(بحوالہ بزم صوفیہ صفحہ 38,37)

## ملک الموت کی صورت

موت کا وقت ہر ایک کے لیے مقرر ہے اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں لیکن مثل مشہور ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو مرتبہ خلت سے نوازا تو ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے مبارباد پیش کرنے کے لیے دربار خداوندی میں اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر خوش خبری پیش کی۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت مجھے اپنی صورت دکھاؤ جس میں کفار کی روح قبض کرتے ہو عرض کیا آپ اسے دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں گے۔ فرمایا تاب کیوں نہ لا سکوں گا۔ ملک الموت نے کہا اچھا تو آپ ذرا منہ پھیر لیں جب آپ نے دوبارہ ادھر کو دیکھا تو دیکھتے ہیں ایک کالا سیاہ آدمی ہے جس کا سر آسمان تک پہنچا ہوا ہے اس کے منہ سے آگ کی لپٹ نکل رہی ہے اور آدمی کے جسم کے برابر اس

کے بال ہیں اور ہر بال کی جڑ سے آگ کی لپٹ نکل رہی ہے یہ منظر دیکھ کر ابراہیم علیہ السلام پر غشی طاری ہوگئی جب آپ سنبھلے تو ملک الموت اپنی حالت میں آچکے تھے آپ نے فرمایا۔ اے ملک الموت اگر کافر کو مرتے وقت کوئی تکلیف اور مصیبت نہ ہو جب بھی اس کی گھبراہٹ و پریشانی کے لیے تمہاری یہ ہیبت ناک ڈراونی صورت کافی ہے۔

آپ نے فرمایا اچھا اپنی وہ صورت جس میں ایماندار کی روح قبض کرتے ہو اسے بھی دکھاؤ۔ ملک الموت نے کہا آپ منہ پھیر لیجئے۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ ان کی طرف منہ کیا تو دیکھا کہ ایک بہت ہی حسین وجمیل خوبصورت نوجوان کی شکل میں آپ ہیں اور جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہے عمدہ سفید کپڑا پہنے ہوئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت اگر مومن مرتے وقت کوئی بزرگی اور کرامت نہ بھی دیکھے تو صرف تمہاری یہ نورانی صورت ہی کا دیکھنا اس کے سکون و اطمینان کے واسطے کافی ہوگا۔ (ش ص صفحہ 18، مذاق العارفین جلد 4 صفحہ 598)

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! افسوس ہے کہ انسان دنیا کی نیرنگیوں میں منہمک ہو کر ایسا بداعمالیوں میں مشغول رہتا ہے کہ اسے موت اور اس کی سختیوں کا خیال تک نہیں رہتا اس بات کو فراموش کر دیتا ہے کہ ایک دن اسے بھی مرنا ہے اس وقت نہ دنیا کام آئے گی نہ دنیا والے۔ موت کے ایک ہی جھٹکے میں دنیا کی ساری لذتیں بھول جائیں گی اور تمام راحتیں اور خوشیاں کافور ہو جائیں گی موت کی تلخی قیامت تک یاد رہے گی۔

## توبہ کی برکت

عَنْ الاَ غَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

(مسلم مشکوٰۃ ص 203)

صحابی رسول اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کے دربار میں توبہ کرو۔ تحقیق میں (باوجود معصوم ہونے

کے) روزانہ سو مرتبہ اپنے رب کے حضور توبہ رکرتا ہوں توبہ کہ توفیق بڑی نعمت ہے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهٗ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا گناہ کیا ہی نہیں۔

دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

کُلُّ بَنِی اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرًا الْخَطَّائِیْنَ التَّوابُوْنَ (مشکوۃ صفحہ 204)

ہر انسان سے (سوائے معصومین کے خطا و گناہ سرزد ہوتا ہے مگر بہترین خطا کار وہ ہیں جو گناہوں سے توبہ واستغفار کرلیں۔

میرے پیارے محترم اسلامی بھائیو! یعنی پتا چلا کہ ہر گناہ جرم ہے لیکن اگر کسی سے پایا جاوے اور وہ دربارِ خداوندی عزوجل میں شرمندگی اور ندامت سے حاضر ہو جائے اور آہ وزاری کرے اور آئندہ اس جرم سے باز آنے کا پکا عزم کرے اور ہمیشہ اجتناب کی کوشش کرے تو یقیناً وہ بندہ قابل فخر ہے مگر صد افسوس ان بدقسمتوں پر کہ سینما دیکھتے اور ناچ رنگ کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ سیہ کاریاں کرتے اور بداعمالیوں میں ہوتے ہیں لیکن توبہ واستغفار کرنے کی بجائے اپنی انتہائی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ سینہ تان کر فخر سے دوستوں میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا میں نے یہ کیا۔ اپنی بدکاری پر دوسروں کو گواہ مقرر کرلیا۔ جو بے خبر تھے ان کو بھی خبردار کر دیا اور دربارِ خداوندی عزوجل میں اپنی تباہی و بربادی کا سامان تیار کر لیا۔ والعباذ باللہ تعالیٰ

دانش مندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہوتا اور کیئے پر پچھتا تا دربار الٰہی عزوجل میں ندامت سے آنسو گراتا اور رب کو راضی کرتا۔

## چھٹا باب

## دعاء اسم اعظم

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگوں کو اسم اعظم بتا دوں۔؟ وہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے۔

لاَاِلٰهَ اِلاَّاَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ.

جس مسلمان نے اپنے مرض موت میں چالیس مرتبہ اس دعا کو پڑھا اور اسی بیماری میں مرگیا تو شہید کا مرتبہ پائیگا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ش ص صفحہ 16)

یہ مبارک دعا آیت کریمہ کے نام سے بھی مشہور ہے اس کے بیشمار فوائد ہیں اگر اس کو سوا لاکھ بار پڑھ کر کسی مردہ کے لیے ایصال ثواب کر دیا جائے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت ہو جائے اور اگر کسی حاجت کے لیے دعا مانگی جائے تو اس کی حاجت پوری ہو۔ مقدمات میں کامیابی اور امتحان میں کامرانی حاصل ہو غرض کہ یہ دعا بہت ہی مفید و کارآمد ہے اس سے صحیح معنی میں فائدہ حاصل کرنا آپ کا کام ہے کہ کامل طہارت اور پورے خلوص سے دعا پڑھیں اور انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کیجئے۔

## مفید و کارآمد دعائیں

### سکرات موت آسان ہوگی:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِالنَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ.

اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے اچھے کام کرنے اور برے کاموں کے ترک کرنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں۔ اور جب تو لوگوں کے فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھے اپنی طرف بغیر فتنہ کے موت دے دے۔ (یہ تعلیم امت کے لئے ہے)۔

اس کی کثرت سے سکرات موت آسان ہوگی اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

دین ودنیا کی حاجتیں پوری ہونگی :۔

جو ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پابندی سے پڑھتا ہے اس کی ہر حاجت پوری ہوگی۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

اے حی وقیوم تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

دشمن سے حفاظت کیلئے :۔

صبح وشام گیارہ گیارہ بار پڑھے دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

اے اللہ (عزوجل) ہم ان (کفار ومشرکین) کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

ہر مرض سے بچنے کا علاج :۔

جب کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو اس دعا کو پڑھ لیا کرے انشاء اللہ خود اس مرض سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً

اے اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

کشائش رزق کے لیئے :۔

صبح وشام سو سو بار پڑھے رزق میں زیادتی ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اے اللہ (عزوجل) مجھے کفایت دے اپنا حلال رزق دے کر حرام رزق سے بچا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کردے۔

سوتے وقت پڑھے :۔

جب بستر پر آئے تو داہنی کروٹ قبلہ رو لیٹے اور یہ دعا پڑھے۔

بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَحْیٰی وَاَمُوْتُ

اے اللہ (عزوجل) میں تیرے نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں۔ (یعنی بیدار ہوتا ہوں

اور سوتا ہوں)

نیند سے بیدار ہو تو یہ پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَا نَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لیئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی۔ اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔

سخت آندھی کے وقت:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هَا وَخَیْرَ مَافِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ پڑھے شر سے محفوظ رہے گا۔

اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے اس (آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

چور سے حفاظت ہو:۔

سوتے وقت آیت الکرسی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پوری پڑھے۔ جان و مال، مکان سب محفوظ رہے گا۔

طاعون وغیرہ بلاؤں سے حفاظت ہو:۔

اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر دروازہ پر چسپاں کردے اور کثرت سے پڑھتا رہے محفوظ رہے گا۔

یَالَطِیْفُ لَمْ یَزَلْ اُلْطُفْ بِنَا فِیْمَا نَزَلَ اَنْتَ قَوِیّ" نَجِّنَا عَنْ قَهْرِکَ یَوْمَ الْخَلَلِ لِیْ خَمْسَة" اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوُبَاءِ الْحَاطِمَه اَلْمُصْطَفٰے وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَا هُمَا وَالْفَاطِمَه

بچوں کو محفوظ رکھنے کے لیئے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآ مَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَا مَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَآ مَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

صبح وشام سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کردیا جائے بچہ نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔

مقدمہ میں کامیابی حاصل ہو:۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ہمارے لئے اللہ (عزوجل) کافی ہے۔اور بہترین کارساز ہے۔

بعد نماز عشاء ساڑھے چارسو 450 مرتبہ پابندی سے پڑھے اور جب کسی حاکم کے پاس جائے تو آہستہ آہستہ پڑھتا رہے کامیاب ہوگا۔

## زہر کھالے تو اثر نہ ہو:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

اللہ (عزوجل) کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ زندہ (اور) اے قائم رہنے والے۔

جب کوئی چیز کھانا پینا ہو تو اس دعا مبارکہ کو پڑھ لیجئے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دعا مقدس کو پڑھ کر زہر قاتل کھالیا مگر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔

## غلہ گھن سے محفوظ رہے:۔

مدینہ طیبہ کے ساتوں فقہا کرام کے اسماء مبارکہ کاغذ پر لکھ کر غلہ میں رکھ دیا جائے تو جب تک کاغذ اس میں موجود رہے گا غلہ میں گھن نہیں لگ سکتا اسماء یہ ہیں۔

1۔عبیداللہ، 2۔عروہ، 3۔قاسم، 4۔سعید، 5۔ابوبکر، 6۔سلیمان، 7۔خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

## سو حاجتیں پوری ہوں گی:۔

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جمعرات کو مجھ پر سو بار درود پڑھے گا۔اس کی سو حاجتیں پوری ہوگی۔ستر دنیا کی اور تیس آخرت کی۔

## کبھی محتاجی نہ ہو:۔

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعرات کو دن میں مجھ پر سو مرتبہ درود پابندی سے پڑھتا رہے گا کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب صفحہ 271)

## یاد رکھئے:۔

ہر دعا کے اول وآخر درود شریف ضرور پڑھے اور اپنا اعتقاد درست رکھئے اور یقین کے ساتھ قائم رہے دعا کا اثر ضرور ہوگا۔

## دولت لازوال

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو مرتبہ پڑھیں جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو جمعہ کے دن صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے یونہی عورتیں اپنے گھروں میں پڑھیں۔

**فوائد:**

۱۔ اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔
۲۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔
۳۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا۔
۴۔ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔
۵۔ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔
۶۔ اس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں
۷۔ اس کے ماتھے پر یہ تحریر فرمادے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔
۸۔ اللہ اسے قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔
۹۔ اس کے مال میں ترقی کر دے گا۔
۱۰۔ اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔
۱۱۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔
۱۲۔ دلوں میں اس کی محبت رکھے گا۔
۱۳۔ کسی دن خواب میں زیارت اقدس کی برکت سے مشرف ہوگا۔
۱۴۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔
۱۵۔ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کے لیے واجب ہوگی۔
۱۶۔ اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

(الوظیفہ الکریمہ امام احمد رضا فاضل بریلوی)



فیصلہ کیجئے
امام احمد رضا
مخالفین کی نظر میں
تحفہ شادی
مع
علاج و امراض
کفن بنانے کا طریقہ اور مسائل
غسل میت
کا طریقہ اور مسائل
تحفہ دلہن
کامیاب شادی کے راز
صحاح ستہ
اور
علم غیب
ہمارا دین
تحفہ خواتین
مع
علاج الامراض
علمائے دیوبند کے مکروفریب
منکرین رسالت
کے
مختلف گروہ